UNIVERSAL LIBRARY
OU_226180
UNIVERSAL LIBRARY

از کتب مقدسہ حضرت بہاءاللہ

کتاب

لوح ابن ذئب

(اردو ترجمہ)

مطبوعہ جدید برقی پریس دہلی۔ طبع و اشاعت ادارہ کوکب ہند دہلی

بسم اللہ الفرد الواحد المقتدر العلیم الحکیم

سب تعریف خدا کے لئے جو باقی ہے۔ غیر فانی ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ لازوال ہے۔ اور قائم ہے۔ بے تغیر ہے۔ اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے اور اپنی آیات سے ظاہر ہے اور اپنے اسرار میں پوشیدہ ہے۔ جسکے حکم سے کلمۂ علیا کا جھنڈا عالمِ ہستی میں بلند ہو رہا ہے۔ اور عالمِ خلق میں "یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ" (جو چاہے کرے) کا علم نصب کیا گیا۔ وہی ہے جسنے اپنا امر اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے ظاہر فرمایا۔ اور اپنی آیات کو اپنی حجت و برہان ظاہر کرنے کے لئے نازل فرمایا۔ اور کتاب انسان کے دیباچہ کو بیان کر مزین فرمایا۔ جیساکہ وہ فرماتا ہے (الرحمٰن نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا اور اُسے بیان کی تعلیم دی) اُس خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ یگانہ ہے یکتا ہے۔ صاحبِ قدرت ہے۔ غالب ہے۔ محسن ہے۔ آسمانِ عطا کے اُفق سے چمکنے والا نور اور کائناتِ اسماء کی مالک خدا کے مطلعِ ارادہ سے جلوہ گر ہونیوالی رحمت اُس واسطۂ کبریٰ اور قلمِ اعلیٰ پر جسکو خدا نے اپنی اسماء حسنیٰ کا مطلع اور اپنی صفاتِ علیا کا مشرق بنایا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ اُفقِ عالم سے

توحید کی روشنی اور شانِ تنزیہہ اُن لوگوں میں جلوہ گر ہوئی جو روشن چہروں کے ساتھ اُفقِ اعلیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور جو کچھ لسانِ بیان نے ملکوتِ عرفان میں سخن آرائی فرمائی اسکا اعتراف کیا۔ مُلک و ملکوت اور عظمت و جبروت اُسی خدا کے لئے ہے جو صاحب اقتدار ہے۔ غالب ہے۔ فیاض ہے۔

اے عالمِ جلیل! اس مظلوم کی ندا سن کہ وہ تجھے محض خدا کے لئے نصیحت کرتا ہے اور تجھے اس چیز کی ہدایت فرماتا ہے جو تمام حالات میں تجھے خدا کے قریب کر دے۔ یقیناً خدا بے نیاز (و) برتر ہے۔ آگاہ ہو کہ اس نداء کے سننے کے لئے ہی کان پیدا کئے گئے ہیں جو آج ایسے دن میں بلند ہوئی ہے جو تمام کتب و زبر و الواح میں مذکور تھا۔ سب سے اول تو اپنی آنکھ کو آبِ انقطاع کے ذریعہ پاک کر اور اپنا سر تقویٰ کے تاج سے مزین کر اور اپنے جسم کو توکل کے لباس سے آراستہ کر۔ پھر اپنی جگہ سے اس بیتِ اعظم کی طرف رُخ کئے ہوئے اُٹھ کھڑا ہو جو خداوند مالکِ قِدم کی جانب سے کُل اہلِ عالم کا طواف گاہ ہے اور یوں عرض کر۔

اے میرے خدا! اے میرے خدا! اے میرے مقصود! اے میرے معبود! اے میرے آقا! اے میرے سہارے! اور اے میری اُمید و آرزو کی انتہا۔ تو دیکھتا ہے کہ میں تیری طرف متوجہ ہوں۔ اور تیری بخشش کی رسی پکڑے ہوئے ہوں۔ اور تیرا دامنِ عطا تھامے ہوئے ہوں۔ اور تیری تقدیسِ نفس اور تنزیہہ ذات کا معترف ہوں۔ اور تیری وحدانیت و یکتائی کا اقرار کر رہا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تو ایک۔ اکیلا۔ یکتا بے نیاز ہی تو نے اپنی بادشاہی میں کوئی اپنا شریک اور زمین پر اپنا کوئی نظیر نہیں بنایا۔ بیشک تمام کائنات وہی گواہی دے رہی ہے جو اس سے پہلے تیری زبانِ عظمت دے چکی یقیناً تو ہی خدا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہمیشہ اپنے بندوں کے ذکر سے مقدس

اور اپنی خلق کی تعریفوں سے بالاتر رہا ہے۔ ای پروردگار! تو دیکھتا ہے کہ جاہل تیرے دریائے علم کا قصد کر رہا ہے۔ اور پیاسا تیرے کوثرِ بیان کا اور ذلیل تیرے خیمۂ عزت کا اور محتاج تیرے خزانۂ غنا کا۔ اور سائل تیرے مشرقِ حکمت کا۔ اور ضعیف تیرے مطلعِ قدرت کا اور مسکین تیرے آسمانِ کرم کا۔ اور بے زبان تیرے ملکوتِ ذکر کا (طلبگار ہے)

اے میرے معبود! اے میرے بادشاہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے مجھے اپنی یاد اور اپنی تعریف اور اپنے امر کی مدد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اور میں نے تیرے اُن دشمنوں کی مدد کی جنہوں نے تیرے عہد کو توڑ دیا۔ اور تیری کتاب کو چھوڑ دیا اور تیرا اور تیری آیات کا انکار کر دیا۔ آہ۔ آہ۔ میری غفلت۔ میری خجالت۔ میری خطا کاری اور گنہگاری جنہوں نے مجھے تیرے دریائے احدیت کی گہرائیوں میں پہنچنے سے اور تیرے سمندرِ رحمت کی موجوں سے محروم رکھا۔

آہ آہ۔ افسوس افسوس۔ میری بدحالی اور میرے گناہ کی کثرت پر صد حیف اے خدا تو نے مجھے اپنا کلمہ بلند کرنے کے لئے اور اپنے امر کے اظہار کیلئے ظاہر کیا مگر میری غفلت نے مجھے دالیا، روکا اور گھیر لیا کہ میں تیرے آثار مٹانے کے لئے اور تیرے اولیاء اور تیرے مطالعِ آیات اور مشارقِ وحی اور مخازنِ اسرار کے خون بہانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اے پروردگار۔ اے پروردگار۔ اے پروردگار۔ اے پروردگار۔ ای پروردگار اے پروردگار۔ اے پروردگار۔ اے پروردگار۔ اے پروردگار۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میری ظلم سے تیرے درختِ انصاف کے پھل ٹوٹ پڑے ہیں اور میرے گناہ کی آگ سے تیری خلق میں سے مقربوں کے سینے جل گئے ہیں اور تیرے مخلص بندوں کے جگر پگھل گئے ہیں۔ افسوس آہ۔ آہ میری بدبختی۔ آہ آہ میرا ظلم۔ آہ آہ میری دوری اور غفلت میری جفا

اور ذلت ۔ اور میرے اعراض و اعتراض (پر افسوس) بہت سے دنوں میں ایسا ہوا کہ تونے اپنے بندوں اور دوستوں کو میری حفاظت کا حکم دیا اور میں نے انہیں تجھے اور تیری امانتداری کو ضرر پہنچانے کا حکم دیا اور بہت راتوں کو یوں ہوا کہ تو نے مجھے اپنے فضل سے یاد کیا اور اپنی راہ دکھلائی اور میں نے تجھ سے اور تیری آیات سے منہ پھیر لیا۔ تیری عزت کی قسم اے موحدین کی آرزو! اور اے منقطعین کی دلی امید! میں اپنے لئے بجز تیرے کوئی مددگار نہیں پاتا اور نہ تیرے سوا کوئی بادشاہ نہ کوئی جائے پناہ نہ کوئی ٹھکانا پاتا ہوں۔ سو آہ آہ۔ میری روگردانی نے میرا ستر عصمت جلا دیا۔ اور میرے اعتراض نے میرا پردۂ حرمت چاک کر ڈالا۔ کاش میں تہ بتہ مٹی کے نیچے ہوتا اور میری بداعمالی تیرے بندوں میں ظاہر نہ ہوتی۔ اے پروردگار! تو دیکھتا ہے کہ گناہگار تیرے مطلع عفو و عطا کی جانب رُخ کر رہا ہے۔ اور ظلم کا پہاڑ تیری رحمت و بخشش کے آسمان کو رجا رہا ہے، سو آہ آہ۔ میری بڑی جرأتوں نے مجھے تیری بساطِ رحمت کی نزدیکی سے رد کر دیا۔ اور میری بڑی خطا کاریوں نے تیری ساحتِ قرب سے دور رکھا۔ میں نے تو تیرے حقوق کے بارے میں بہت کوتاہی کی اور تیرا عہد و میثاق توڑ دیا اور میں نے وہ کرتوت کئے جنسے تیرے عدل کی بستیوں کے باشندے اور تیرے شہروں میں تیرے مطالعِ فضل نوحہ گر ہوئے۔ میں شہادت دیتا ہوں ای میرے معبود! میں نے تیرے احکام کو ترک کر دیا اور اپنے نفس کے احکام کو پکڑا اور تیری کتاب کے حکموں کو چھوڑ دیا۔ اور اپنی خواہش کی کتاب کا پابند رہا۔ سو آہ آہ جتنی میری سخت دلی زیادہ ہوتی گئی تیرا حلم بڑھتا گیا۔ اور جسقدر میری آتشِ عصیان کے شعلے بھڑکے تیرے عفو و فضل نے انہیں ڈھانپ دیا۔ اور تیری عزت کی قسم ای تمام عالم کے مقصود! اور تمام امتوں کی محبوب! تیرے صبر نے مجھے گھمنڈ میں ڈالدیا۔ اور تیرے تحمل نے مجھے دلیر کر دیا۔ ای میری معبود!

تو میری شرمندگی کے بہتے ہوئے آنسو دیکھ رہا ہے۔ اور میری غفلت پر میری سرد آہیں تیرے روبرو ہیں۔ تیری عظمت کی قسم! میں اپنے لئے تیرے بساطِ کرم کے سایئے کے سوا کوئی جائے قرار اور تیرے خیمۂ رحمت کے سوا کوئی جائے فرار نہیں پاتا۔ تو مجھے یاس و ناامیدی کے سمندر میں ڈوبا ہوا دیکھ رہا ہے۔ باوجودیکہ تو مجھے کلمۂ لاتقنطوا سنا چکا ہے۔
مایوس نہ ہو

تیری عزت کی قسم۔ میرے ظلم نے میری امید کی رسّی کاٹ ڈالی ہے۔ اور میری گناہگاری نے تیری کرسیِ عدالت کے روبرو مجھے روسیاہ کر دیا ہے۔ اے پروردگار! تو اِس مردے کو اپنے دروازۂ عطا پر پڑا ہوا دیکھتا ہے۔ اور یہ تیرے دستِ عنایت سے تیرا کوثرِ بخشش مانگتے ہوئے شرماتا ہے۔ تو نے مجھے اپنے ذکر و ثنا کے لئے زبان عطا فرمائی سو وہ ایسی باتوں میں مشغول ہوئی جن سے تیرے صفیائے مقرّبین کے جگر پگھل گئے۔ اور تیرے مقاماتِ قدس میں رہنے والے مخلصوں کے دِل سوختہ ہو گئے۔ اور تو نے مجھے اپنے آثار کے مشاہدے کے لئے اور اپنی آیات اور صنعت کے مظاہر کو دیکھنے کے لئے نظر دی اور میں نے تیرے ارادے کو چھوڑ دیا۔ اور وہ کام کئے جن سے تیری خلق میں سے تیرے مخلص اور خالص بندے نوحہ گر ہوئے۔ اور تو نے مجھے کان عطا فرمائے کہ میں تیرا ذکر و ثنا اور جو تو نے اپنے آسمانِ کرم اور ہوائے ارادہ سے نازل فرمایا ہے اُسے سنوں۔ سو آہ آہ۔ میں نے تیرے حکم کو ترک کر دیا۔ اور تیرے بندوں کو تیرے امانت داروں اور دوستوں پر لعن طعن کرنے کا حکم دیا۔ اور تیری کرسیِ عدل کے روبرو میں نے ایسے اعمال کئے جن سے تیری مملکت کے موحدین و مخلصین کی آہیں بلند ہوئیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا اے میرے معبود! میں اپنے کون کون سے گناہ تیرے دریائے بخشش کی موجوں کے سامنے یاد کروں اور اپنی کون کون سی خطائیں تیری عنایات و کرم کے آفتابوں کی تجلّیاتِ انوار کے روبرو بیان کروں۔ اب میں تیری کتاب کے اسرار کا اور جو تیرے علم میں مخفی تھا

اسکا اور تیرے دریائے رحمت کی سیپیوں کے چھپے ہوئے موتیوں کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جن کا تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ اور اپنی الواح میں انکے اوصاف بیان کئے۔

اے میرے معبود! کیا اس غم کے بعد کوئی خوشی اور اس تنگی کے بعد کشادگی اور اس مشکل کے بعد آسانی تو نے میرے لئے مقدر فرمائی ہے؟ سو آہ آہ منبر بنائے گئے تیرے ذکر کے لئے اور تیرا کلمہ بلند کرنے کے لئے اور تیرے امر کے اظہار کے لئے۔ اور میں ان پر تیرا عہد توڑنے کی صدا بلند کرنے کو چڑھا اور میں نے بندوں کو ایسی باتیں سمجھائیں جن سے تیری عظمت کے خیموں والے اور تیرے علم کی بستیوں والے نوحہ گر ہوئے۔ بہت وقت ایسا ہوا کہ تو نے اپنے آسمانِ عطا سے اپنا مائدۂ بیان نازل فرمایا۔ اور میں نے اسکی ناشکری کی۔ اور بہت سے اوقات تو نے اپنی فراتِ رحمت کی طرف مجھے پکارا اور میں اس سے روگردان ہوا کہ ہوا و ہوس کی پیروی کی۔ تیری عزت کی قسم۔ میں نہیں سمجھتا کہ اپنے کن کن گناہوں سے استغفار و توبہ کروں۔ اور کس کس ظلم سے باز رہکر تیری بساطِ عنایت اور بارگاہِ کرم کی طرف متوجہ ہوں۔ میری بیباکیاں اور خطاکاریاں اس حد تک پہنچ گئی ہیں کہ گننے والے اسکی گنتی سے اور لکھنے والے انکے لکھنے سے عاجز آگئے۔ ای تاریکی کو نور سے بدلنے والے اور طور پر اسرار ظاہر کرنیوالے میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے تمام حالات میں ایسی توفیق عطا فرما کہ میں تجھی پر بھروسہ رکھوں اور تمام کام تیرے حوالے کر دوں۔ پھر تو مجھے ای میرے معبود! ان باتوں پر راضی بنا دے جو تیری قلمِ قضا اور کلکِ تقدیر سے مرقوم ہوئے ہیں۔ یقیناً تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور تیرے قبضہ میں ہی تمام آسمانوں اور زمینوں والوں کی باگ ڈور ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی علیم و حکیم۔

اے شیخ! آگاہ ہو کہ بندوں کے افترآت اور انکی روگردانی اور انکے اعتراض اللہ کو

کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو عنایتِ خداوندی کی رسی اور مالکِ جہان کی رحمت کے دامن تھامے ہوئے ہیں۔ خدا کی پائندہ زندگی کی قسم کہ بہاء اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتا۔ اسکو تو اُسی نے سخن آرا کیا ہے جس نے تمام اشیاء کو اپنے ذکر و ثنا میں گویائی بخشی۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی یگانہ۔ یکتا۔ صاحبِ اقتدار مختار۔

جو لوگ تیز نظر۔ گوشِ ہوش۔ روشن دل۔ کھلے ہوئے سینے رکھتے ہیں سچائی کو جھوٹ سے الگ کر کے پہچان لیتے ہیں۔ آپ اس مناجات کو پڑھیں جو مظلوم کی زبان سے نکلی ہے۔ اور فارغ دل اور پاک و مقدس کان سے اسپر غور و فکر کریں تاکہ آپ انقطاع کی خوشبو پائیں اور اپنے آپ پر اور بندوں پر رحم کریں۔

اے خدا! اے معبود! اے مقصود! اے کریم۔ اے رحیم!

تمام جانیں تیرے ہی سہارے قائم ہیں۔ ہر قسم کا اقتدار تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ تو جسے اونچا کرتا ہے وہ فرشتوں سے بھی اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اور مقامِ "ورفعناہ مکاناً علیاً" میں پہنچ جاتا ہے۔ اور تو جسے گرا دیتا ہے وہ خاک سے بھی کمتر بلکہ ہیچ بھی اس سے بہتر ہوتا ہے اے پروردگار! اگرچہ ہم تباہ کار اور گناہگار اور ناپرہیزگار ہیں۔ پھر بھی سچائی کی نشست کے طالب اور ملیکِ مقتدر کی ملاقات کے جویا ہیں۔ اختیار تجھی کو ہے اور حکم فرمانا تیری ہی شان ہے اور سارا عالمِ قدرت تیرے فرمان کا تابع ہے۔ تو جو کچھ کرے سراسر عدل بلکہ فضلِ محض ہے۔ تیرے اسمِ رحمٰن کی تجلیات میں سے ایک تجلی۔ گناہ کی رسم کو دنیا سے اٹھانے اور نابود کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور تیرے یومِ ظہور کی ایک نسیم سارے جہان کو نئی خلعت سے مزین فرما سکتی ہے۔ اے قدرت والے! کمزوروں کو طاقت دے اور مردوں کو زندگی عطا فرما شاید تجھے پائیں اور تیری معرفت کے دریا پر جا پہنچیں اور تیرے امر پر ثابت قدم رہیں۔

اگر دنیا کی مختلف زبانوں سے تیری مدح سرائی کی خوشبو آئے تو یہ سب جان کو پیاری ہیں اور روح کی مقصود ہیں۔ کیا عربی کیسا فارسی لیکن اگر تیری ثنا کی خوشبو سے محروم ہوں تو قابل ذکر نہیں۔ کیا الفاظ کیسا معانی۔ اے پروردگار ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو سب کی رہنمائی کر اور سب کو ہدایت فرما۔ تو ہی قوت و قدرت والا اور جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ وہ تجھے عدل و انصاف کی توفیق عطا فرمائے اور تجھے اسکی معرفت بخشے جو آنکھوں اور نظروں سے پوشیدہ ہے۔ یقیناً وہ خدا غالب و مختار ہے۔

مدعا یہ ہے کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے اسپر غور کریں اور عدل و انصاف سے گفتگو کریں تاکہ آفتاب صدق و صفا کی نورانی تجلیات اپنا پرتو ڈالیں اور نادانی کے اندھیرے سے نجات بخشیں اور تمام جہان کو نور دانائی سے روشن کریں۔ یہ مظلوم مدارس میں نہیں گیا۔ مباحث نہیں دیکھی۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں نے اپنے آپکو خود ظاہر نہیں کیا بلکہ خدا نے جیسا چاہا مجھے ظاہر فرمادیا۔ لوح حضرت سلطان ایدہ اللہ تبارک و تعالیٰ میں یہ کلمات مظلوم کی زبان سے جاری ہوئے ہیں۔

اے سلطان! میں اور بندوں کی طرح ایک معمولی بندہ تھا اور راحت کے بستر پر آرام سے سویا ہوا تھا۔ کہ یکایک خدا کی نسیم لطف مجھپر ہو کر گذری اور جو کچھ ابتدائے آفرینش سے ابتک ظہور میں آیا اسکا اسنے مجھے علم دیا۔ یہ بات میری طرف سے نہیں ہے بلکہ اسی غالب باخبر کی طرف سے ہے اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دنیا میں اسکے نام کی منادی کروں۔ اس حکم کی بجا آوری میں مجھے وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں کہ انہیں دیکھکر عارفوں کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ میں نے نہ وہ علوم پڑھے ہیں جو لوگوں میں مروج ہیں اور نہ میں کبھی مدرسوں میں داخل ہوا جس شہر میں میرا مقام تھا آپ

وہاں کے باشندوں سے دریافت کرلیجئے آپکو ثابت ہوجائیگا کہ میں ہرگز جھوٹا نہیں ہوں۔ یہ ایک پتا ہے جسے تیرے اُسی پروردگار کے ارادہ کی ہواؤں نے حرکت دی ہے جو سب پر غالب اور ہر طرح قابل تعریف ہے کیا تیز و تند ہواؤں کے جھونکوں کے سامنے ایک پتا بھی ٹھہر سکتا ہے؟ نہیں اسماء وصفات کے مالک کی قسم ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ ہوائیں جس طرح چاہیں گی اُسے اڑائے پھرینگی۔ قدیم کے سامنے فانی چیز کا وجود نہیں اُسکا حکم آیا جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔ اور اسی نے مجھے جہان والوں میں اپنے ذکر کیساتھ گویا کیا۔ میں اسکے حکم کے آگے بے اختیار ہوں تیرا پروردگار جو نہایت مہربان رحم والا ہے اُسی کے ارادہ کے ہاتھ نے مجھے جدھر چاہا پھیر دیا۔

اب بہتر یہ ہے کہ آنجناب اپنے آپکو اُس آبِ انقطاع کے ذریعے جو قلمِ اعلیٰ کے سرچشمے سے جاری ہے پاک کریں۔ اور محض خدا کے لئے جو کچھ پہلے اور بعد کو ظاہر یا نازل ہوا ہے اسپر غور کریں۔ اور پھر قوموں کے دلوں میں بغض وکینہ کی آگ جو پوشیدہ ہے حکمت و بیان کے ساتھ حتی المقدور اسکے بجھانے میں کوشش اور جدوجہد کریں۔ رسولوں کے بھیجنے اور کتابوں کے نازل کرنے کا مقصد خدا کی معرفت اور بندوں میں الفت واتحاد ہے۔ اب دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں نے شریعتِ الٰہی کو بغض وعناد کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ نہایت حسرت و ندامت کا مقام ہے کہ اکثر لوگ اپنے اوہام وخیالات میں گرفتار اور خدائی حقائق سے غافل و محجوب ہیں۔ یوں عرض کر۔

اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ میرے سر کو عدل کے تاج سے اور میرے جسم کو انصاف کے لباس سے آراستہ فرما۔ یقیناً تو بخششوں اور مہربانیوں کا مالک ہے۔ عدل وانصاف بندوں کی حفاظت کے لئے دو نگہبان ہیں۔ اور ان دو کلمات سے وہ محکمۂ مبارکہ ظاہر ہوگا جو عالم کی بہبودی اور امتوں کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ایک لوح میں مظلوم کی قلم سے یہ کلمات جاری ہوئے ہیں کہ خداوند جل جلالہٗ معدنِ انسانی سے جواہرِ معانی کے ظہور کے لئے آیا ہے۔ یعنے

اسکے مشارقِ امر اور اسکے علمی جواہر کے خزانے ظاہر ہوئے ہیں۔ کیونکہ خود وہ غیب مکنون نظروں سے پوشیدہ ہے۔ جو قرآن میں رحمٰن نے نازل فرمایا ہے اسے دیکھ کہ بصیرتیں اُسکو نہیں پا سکتیں اور وہ بصیرتوں پر محیط ہے۔ وہ لطیف و خبیر ہے)

آج خدا کا دین اور خدا کا مذہب یہ ہے کہ مختلف مذاہب اور متفرق راستوں کو بُغض و عداوت کا ذریعہ نہ بنائیں۔ یہ اصول و قوانین اور محکم و متین راستے ایک ہی مطلع ظاہر اور ایک ہی مشرق سے نمودار ہوئے ہیں۔ اور یہ اختلافات وقت اور زمانہ اور قرون و اعصار کی مصلحتوں کے لحاظ سے تھے۔ اے اہل بہاؤ! کمر ہمت مضبوط باندھو تاکہ مذہبی لڑائی جھگڑے دنیا کے لوگوں میں سے اُٹھ جائیں اور نابود ہو جائیں۔ خدا اور اسکے بندوں کی محبت میں اس عظیم الشان کام کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ مذہبی بُغض و کینہ ایک عالم کو جلانیوالی آگ ہے۔ اور اسکا بجھانا بہت دشوار مگر قدرتِ الٰہی کا ہاتھ لوگوں کو اس سخت بلا سے نجات بخشے گا۔

دونوں حکومتوں میں واقع ہونیوالی لڑائی پر غور کیجئے کہ دونوں طرف سے کسقدر جان و مال ضائع ہوئے۔ کسقدر آبادیاں ویران ہو گئیں۔ گویا وہ تھی ہی نہیں۔ بیان کے فانوس کیلئے یہ کلمہ چراغ کی مانند ہے کہ "اے تمام عالم کے لوگو تم سب ایک درخت کے پھل اور ایک شاخ کے پتے ہو"۔ نہایت محبت و اتحاد اور کمال مودت و اتفاق سے باہم سلوک کرو۔

آفتاب حقیقت کی قسم۔ نورِ اتفاق آفاق کو روشن و منور کر دیتا ہے۔ خداوند آگاہ اسبات کا گواہ ہے۔ کوشش کرو تاکہ تم اس بلند مقام پر جو عالمِ انسانی کی حفاظت و حمایت کا مقام ہے فائز ہو جاؤ۔ یہ قصد تمام مقاصد کا بادشاہ اور یہ امید تمام امیدوں کی شہنشاہ ہے لیکن جبتک آفتابِ عدل کا اُفق ظلم کی سیاہ بدلیوں سے صاف نہ ہوگا اس مقام کا ظہور مشکل نظر آتا ہے۔ اور سیاہ بدلیاں وہ لوگ ہیں جو ظنون و اوہام کے مظاہر ہیں یعنی علمائے ایران

ہم نے کبھی شریعت کی زبان میں اور کبھی حقیقت و طریقت کی زبان میں گفتگو کی اور ہمارا انتہائی مقصد اور آخری غرض اسی بلند و اعلیٰ مقام کا ظہور تھا۔ اور خدا اسکا کافی گواہ ہے اے اہل بہاؔ تمام عالم کے ساتھ روح و ریحان سے زندگی بسر کرو۔ اگر تمہارے پاس کوئی کلمہ یا کوئی جوہر ہے جس سے لوگ محروم ہیں تو محبت و شفقت کی زبان سے تلقین کرو۔ اور دکھاؤ اگر قبول ہو اور اثر کرے تو مقصد حاصل ورنہ اسے اسکے حال پر چھوڑ دو۔ اسکے حق میں دُعا کرو نہ کہ جفا۔ شفقت کی زبان دلوں کو کھینچنے والی اور روح کے لئے خوانِ نعمت ہے۔ اور الفاظ کیلئے بمنزلہ معانی کے ہے اور آفتاب حکمت و دانائی کے چمکنے کے لئے اُفق کی مانند ہے۔ اسجگہ جو علماء کا ذکر کیا گیا تو اس سے مقصود وہ لوگ ہیں جو اپنے آپکو ظاہر میں لباسِ علم سے آراستہ کرتے ہیں اور باطن میں اُس سے بے بہرہ ہیں۔ اس مقام کے ذکر میں لوح حضرت سلطان کے اندر چند فقرے کلماتِ مکنونہ کے جو صحیفۂ فاطمیہ صلوات اللہ علیہا کے نام سے قلمِ ابہیٰ سے ظاہر ہوا ہے ذکر کئے جاتے ہیں۔

اے بیوفا لوگو! تم کیوں ظاہر میں گلہ بانی کا دعویٰ کرتے ہو اور باطن میں میری بکریوں کے بھیڑئیے بن رہے ہو۔ تمہاری مثال اُس ستارۂ صبح کی سی ہے جو ظاہر میں چمکتا ہوا اور روشن ہے اور باطن میں میری بستی اور شہروں کے قافلوں کی ہلاکت و گمراہی کا سبب ہے۔ اور اسی طرح فرماتا ہے

اے ظاہر میں بنے ہوئے اور باطن میں بگڑے ہوئے تیری مثال اس گدلے صاف پانی کی سی ہے جسکے ظاہر میں کمال لطافت و صفائی دکھائی دیتی ہے۔ اور جب احدیت کے ذائقہ شناس کے ہاتھ میں پہنچتا ہے تو وہ اسمیں سے ایک قطرہ بھی قبول نہیں فرماتا۔ آفتاب کی تجلی مٹی اور آئینہ دونوں میں موجود ہے۔ لیکن دونوں میں زمین آسمان کا فرق بلکہ بے انتہا فرق ہے

اے پسرِ دنیا! بہت سے صبح کے وقتوں میں میری عنایت کی تجلی مشرقِ لامکان سے تیرے مکان میں آئی اور تجھے بسترِ راحت پر غیر کے ساتھ مشغول دیکھا اور روحانی بجلی کی طرح اپنے نورانی مقامِ عزت کی طرف لوٹ گئی۔ اور میں نے قرب کی خلوت گاہوں میں قدسی لشکروں کے سامنے (اسبات کا) اظہار نہ کیا اور تیری خجالت کو گوارا نہ کیا۔ اور اسی طرح فرماتا ہے

اے میری دوستی کے دعویدار! اوقاتِ سحر میں میری نسیم عنایت تجھ پر ہو کر گذری اور تجھ بسترِ غفلت پر سویا ہوا پایا اور تیرے حال پر روئی اور لوٹ گئی۔

لیکن وہ علماء جو حقیقت میں علم و اخلاق کے لباس سے آراستہ ہیں وہ جسمِ عالم کیلئے بمنزلہ سر کے ہیں۔ اور قوموں کے لئے آنکھ کی مانند ہیں۔ ہمیشہ بندوں کی ہدایت انہیں پاک نفوس کے ذریعہ ہوتی رہی ہے۔ ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی محبوب اور پسندیدہ باتوں کی توفیق عطا فرمائے۔ بیشک وہ کائنات کا آقا اور دنیا و آخرت کا پروردگار ہے۔

اے شیخ ہم نے سنا ہے کہ جناب ہم سے روگردان ہیں اور ہم پر اعتراض کرتے ہیں کیونکہ آپ نے مجھے گالیاں دینے کا لوگوں کو حکم دیا ہے۔ اور خدا کے بندوں کے خون بہانے کا فتویٰ دیدیا ہے۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

میں اس قاضی کے حکم پر راضی ہوں جس نے ایک عجیب حکم دیا ہے
حل و حرم میں میرے خون بہانے کا عام فتویٰ لگا دیا ہے ؎

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ راہِ خدا میں جو کچھ پیش آئے وہ جان کے لئے محبوب اور روح کا مقصود ہے اسکی راہ میں ہلاک کرنیوالا زہر بھی بہترین شہد ہے اور عذاب عذب لائق (یعنی عمدہ شیرینی) ہے۔

لوحِ حضرتِ سلطان میں ذکر ہوا ہے (کہ)

اسکی ذاتِ برحق کی قسم۔ میں اسکی راہ میں بلاؤں سے نہیں گھبراتا اور نہ اسکی محبت میں

ہر قسم کی سختیاں جھیلنے کے لئے تیار ہوں۔ بیشک خدا تعالیٰ نے اس دین کے ہر سبز کھیت کیلئے بلاء کو صبح کے وقت پانی برسانے والا ابر بنایا ہے اور اپنے اس چراغ کے حق میں جسکے ذریعہ زمین اور آسمان روشن ہیں اس درد مصیبت کو روغن اور بتی قرار دیا ہے۔ خداوند مہیمن و قیوم کے کعبہ کی جانب دل سے متوجہ ہو۔ پھر اپنے ہاتھوں کو ایسی استقامت کے ساتھ اٹھا جس کے اثر سے تمام ممکنات کے ہاتھ خداوند رب العلمین کے آسمانِ فضل کیجانب اٹھ پڑیں۔ پھر اسکی جانب ایسی توجہ کیساتھ متوجہ ہو جسکے اثر سے تمام کائنات اسکے اُفقِ معمور و منیر کی جانب متوجہ ہو جائے۔ اور یوں عرض کر۔ اے پروردگار! تو مجھے دیکھ رہا ہے کہ میں تیرے آسمانِ بخشش اور دریائے عطا کی طرف بڑھ رہا ہوں اور تیرے ماسوا سے منہ پھیرے ہوئے ہوں۔ طور پر تیرے آفتاب ظہور کی تجلیات اور تیرے اسمِ غفور کے اُفق سے تیرے آفتابِ فضل کے اشراقات کے وسیلہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ پر بخشش و رحمت فرما۔ پھر تو میرے لئے اپنی قلم اعلیٰ سے وہ چیز لکھ دے جو مجھے عالمِ دنیا میں تیرے نام کے ذریعہ بلند کرے۔ اے پروردگار! تو مجھے ایسی توفیق عطا فرما کہ میں تیری جانب متوجہ رہوں اور تیرے اولیاء کی نداء سن سکوں جنہیں عالم کی قوتیں کمزور نہ کر سکیں اور تمام امتوں کی سطوت اُنہیں (حق سے) نہ روک سکی۔ وہ شوق سے آگے بڑھے اور بول اٹھے خدا ہی ہمارا رب اور تمام آسمانوں اور زمینوں والوں کا پروردگار ہے۔

اے شیخ! میں سچ سچ کہتا ہوں رحیق مختوم کی مہر خدائے قیوم کے نام سے کھولدی گئی ہے۔ اپنے آپکو محروم نہ کر۔ یہ مظلوم محض للہ بیان کرتا ہے جو کچھ نازل اور ظاہر ہوا تو بھی اسپر محض للہ غور کر۔ تاکہ تو شناسائی حقیقی کے فیوض سے اس مبارک دن میں بہرہ ور ہو اور محروم نہ رہے۔ خدا کو یہ کام کچھ بھاری نہیں۔ آدم خاکی ایک کلمۂ خداوندی سے عرشی ہو گیا۔ اور مچھلیاں پکڑنے والا صاحبِ حکمتِ ربانی بن گیا۔ حضرت ابوذر بکریاں چرانے والے تھے امتوں کے سردار ہوئے۔

اے شیخ! آج ظاہری علوم و فنون کا دن نہیں ہے۔ کیونکہ مشاہدہ ہو چکا ہے کہ ایسا شخص جو ان علوم کے ایک کلمہ سے بھی واقف نہ تھا زرین کرسی پر بزم عرفان میں صدر مقام پر بیٹھا ہوا ہے اور علوم و فنون والے محروم ہیں۔ یہاں علوم سے وہ علوم مراد ہیں جو لفظ سے شروع ہوتے اور لفظ ہی پر ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جن سے اچھا اثر و ثمر نمودار ہوتا ہے اور بندوں کے آرام و آسائش کا ذریعہ بنتا ہے وہ علوم خدا کے نزدیک مقبول تھے اور ہیں۔ اگر تو میری ندا سن لے تو اپنی چیزوں کو چھوڑ دے اور ایسے مقام کی طرف متوجہ ہو جائے جہاں حکمت و بیان کا سمندر موجیں مار رہا ہے اور تیرے پروردگار مہربان کی ہوائے عنایت کے خوشگوار جھونکے چل رہے ہیں۔

اس جگہ یہ مناسب سمجھا گیا کہ کسی قدر گذشتہ واقعات کا ذکر کیا جائے تاکہ یہ امر عدل و انصاف کے ظاہر ہونے کا موجب ہو۔ جن دنوں حضرت سلطان ایدہ اللہ ربہ الرحمٰن اصفہان جانے کا عزم کر رہے تھے اس مظلوم نے اجازت حاصل کر کے ائمہ صلوات اللہ علیہم کے مقاماتِ مقدسہ منورہ کی زیارت کا قصد کیا۔ اور واپسی پر دار الخلافہ کی گرم اور تیز ہوا کو دیکھتے ہوئے ہم مقام لواسان کو چلے گئے۔ اور ہمارے کوچ کے بعد حضرت سلطان ایدہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ ان دنوں سارے کام گڑبڑ ہو رہے تھے اور آتش غضب بھڑک رہی تھی۔ بہت سے لوگوں کو گرفتار کیا گیا جن میں ایک یہ مظلوم بھی تھا۔ خدا کی قسم ہم ہرگز اس برے کام میں نہ تھے اور تحقیقاتی کمیشن کے سامنے بھی ہمارا بے قصور ہونا ثابت ہو گیا۔ باوجود اس کے ہمیں گرفتار کیا اور مقام نیاوران سے جہاں ان دنوں شاہی کیمپ تھا ہمیں پیدل زنجیروں میں جکڑے ہوئے طہران کے جیل خانہ میں ننگے سر اور ننگے پاؤں پہنچا دیا۔ کیونکہ ایک ستمگار سوار نے ہمارے سر سے ٹوپی اتار لی چند میر غضب اور جلادوں کے ایک گروہ کے ساتھ پوری سرعت سے ہمیں لے گئے۔ اور چار مہینے ہمیں ایسی جگہ رکھا جو اپنی مثال آپ ہی ہے بلکہ تنگ مقام تھا یہاں وہ قید خانہ جو اس قدر تاریک اور دوسرے

مظلوموں کی جگہ تھی فی الحقیقت ایک تنگ تاریک مردہ خانہ بھی اس سے اچھا ہوتا ہے۔ جب ہم جیلخانہ کے اندر چلے گئے تو ہمیں ایک اندھیرے دالان میں پہنچایا۔ اور وہاں سے ہم تین سیڑھی نیچے اترے اور جہاں ہماری جگہ مقرر کیگئی تھی وہاں جا پہنچے۔ جگہ بالکل اندھیری تھی اور وہاں ڈیڑھ سو کے قریب چور۔ قاتل۔ ڈاکو بند تھے۔ اور پھر اس انبوہ کے باوجود وہاں ہوا کا راستہ بھی اس راستہ کے سوا اور نہ تھا جس سے ہوکر ہم آئے تھے۔ اسجگہ کی حالت لکھنے سے قلمیں عاجز ہیں۔ اور اس جگہ کی بدبو بیان نہیں کیجا سکتی۔ اور ان میں سے اکثر کے پاس کپڑے اور بستر بھی نہ تھے۔ اس نہایت تاریک سخت بدبودار مقام میں جو کچھ ہم پہ وارد ہوا خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اس قیدخانہ میں دن رات ہم بابیوں کے اعمال و احوال کو سوچتے تھے کہ اسقدر بلندی و برتری اور فہم و ادراک رکھتے ہوئے اُن سے ایسا کام ظاہر ہوا یعنی ذاتِ شاہانہ پر جرأت سے حملہ کرنا۔ پھر اس مظلوم نے ارادہ کر لیا کہ قید خانہ سے نکلکر پوری ہمت کیساتھ ان لوگوں کو تہذیب و شائستگی سکھانے کھڑا ہوگا۔ راتوں میں سے ایک رات عالمِ رؤیا میں ہر سمت سے یہ بلند کلمہ سُنائی دیا۔

انا ننصرک بک وبقلمک لا تحزن عما ورد علیک ولا تخف انک من الآمنین سوف یبعث اللہ کنوز الارض وھم رجال ینصرونک بک وباسمک الذی بہ احیا اللہ افئدۃ العارفین	ہم تیرے اور تیری قلم کے ذریعہ تیری مدد کرینگے جو کچھ مصیبت تجھ پر آئی ہے اس سے غمگین نہ ہو اور خوف نہ کر یقیناً تجھے امن ملیگا۔ عنقریب خدا زمین کے خزانے برپا کرے گا اور وہ وہ لوگ ہیں جو تیرے ذریعہ اور تیرے اس نام کے ذریعہ تیری مدد کرینگے جس سے خدا نے عارفوں کے دلوں کو زندہ کر دیا ہے۔

جب مظلوم جیل سے باہر آیا تو بحکم حضرت بادشاہ حرسہ اللہ تعالےٰ

ایذن اور ملکوت ہستیہ روس کے آدمی کے ہمراہ ہم نے عراق عرب کا رُخ کیا۔ اور وہاں پہنچنے پر خدائی مدد اور فضل و رحمتِ ربانی سے آیات موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوئیں۔ اور ہر طرف بھیجی گئیں سب بندوں کو اور خصوصاً اس جماعت کو حکیمانہ مواعظ اور مشفقانہ نصائح سے ہم نے نصیحت کی اور فساد و نزاع اور لڑائی جھگڑے سے روک دیا یہانتک کہ خدا کے فضل سے غفلت و نادانی کی جگہ نیکی اور دانائی آگئی۔ اور لڑائی کے ہتھیار اصلاح سے بدل گئے۔

ارضِ طا کے قیدخانہ میں ٹھہرنے کے ایام میں بیڑیوں کی تکلیف اور بدبودار ہواؤں کے باعث نیند بہت ہی کم آتی تھی لیکن بعض اوقات جب نیند آتی تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سر کے اوپر سے کوئی چیز سینے پر گر رہی ہے جیسے کوئی بڑی نہر بلند پہاڑ کی اونچی چوٹی سے زمین پر گر رہی ہو۔ اور اس سبب سے تمام اعضاء میں سے آگ کے آثار ظاہر ہوتے تھے۔ اور اسوقت زبان وہ کچھ پڑھتی تھی جسے سننے کی کسی کو تاب و طاقت نہیں۔

بعض بیانات جو الواح میں خاص طور پر اس جماعت کیلئے نازل ہوئے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں تاکہ سب لوگ نمایاں یقین کیساتھ جان لیں کہ اس مظلوم نے وہ کام کیا ہے جو سب عقلمندوں اور مظاہرِ عدل و انصاف کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ ہیں۔

اے خدا کے دوستو! جو خدا کے شہروں میں رہتے ہو۔ اور اے خدا کے پیارو! جو خدا کی بستیوں میں بستے ہو یہ مظلوم تمہیں امانت اور دیانت کی نصیحت کرتا ہے۔ مبارک وہ بستی جو امانت و دیانت کی روشنیوں سے فائز ہے۔ انہیں دونوں کے ذریعہ انسان کا درجہ بلند ہوتا ہے اور تمام عالمِ امکان کے باشندوں پر اطمینان کا دروازہ کھلتا ہے۔ مبارک وہ انسان جو دونوں کو مضبوط تھامتا ہے اور انکی شان کو پہچانتا ہے۔ اور افسوس ہے افسوس جو ان دونوں کے مقام سے منکر ہو اور دوسرے مقام پر یہ کلمات نازل ہوئے ہیں۔ ہم خدا کے بندوں کو اور اسکی کنیزوں کو عصمت

اور تقویٰ کا حکم دیتے ہیں تاکہ وہ خواہش نفسانی کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔ اور خداوند خالقِ ارض و سما کی جانب متوجہ ہوں۔ اسی طرح ہم نے بندوں کو اس وقت حکم دیا تھا جبکہ نیرِ آفاق اُفقِ عراق سے جلوہ گر ہوا تھا۔ میری قید و بلا اور جو سرکش بندوں کی طرف سے مجھ پر وارد ہوا میرا دکھ نہیں بلکہ میرا دکھ اُن لوگوں کے عمل ہیں جو اپنے آپکو میری طرف منسوب کرتے ہیں اور کام وہ کرتے ہیں جن سے میرا قلب اور میرا قلم نوحہ کناں ہیں۔ یقیناً وہ لوگ جو زمین پر فساد کرتے ہیں اور لوگوں کے مالوں میں دست اندازی کرتے ہیں اور بغیر اجازت انکے گھروں میں چلے جاتے ہیں میں اُن سے بیزار ہوں مگر ہاں جبکہ توبہ کریں اور خدائے غفور الرحیم کی طرف رجوع لائیں۔

ایک اور مقام پر ہے، اے زمین والو! رضائے الٰہی کی جانب تیز گام ہو۔ اور اسکے اہل اور محکم امر کے اظہار میں برحق کوشش کیساتھ جہاد کرو۔ ہم نے حکمت بیان اور اخلاق و اعمال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد مقدر کیا ہے۔ صاحبِ قوت مالکِ تقدیر کی بارگاہ سے ایسا ہی فیصلہ ہوا ہے وہ کوئی فخر کا مستحق نہیں جو زمین پر صلح و صلاح ظاہر ہونے کے بعد فساد برپا کرے۔ ای قوم! خدا سے ڈرو اور ظالموں میں شامل نہ ہو۔

ایک اور مقام پر ہے۔ ہرگز آپسمیں سبّ و شتم نہ کرو۔ یقیناً ہم تمام روئے زمین کے رہنے والوں کے اتحاد و اتفاق کے لیئے آئے ہیں۔ جو کچھ میرے دریائے بیان سے بندوں کے درمیان ظاہر ہوا۔ وہ اس امر کا گواہ ہے۔ مگر قوم کے اکثر لوگ کھلی ہوئی محرومی میں مبتلا ہیں، اگر تمہیں کوئی گالی دے۔ یا راہِ خدا میں تمہیں کوئی ضرر پہنچے تو صبر سے کام لو۔ اور (خداوند) سمیع و بصیر پر بھروسہ رکھو۔ یقیناً وہ واقف ناظر ہے اور اپنے اقتدار اختیار سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بیشک وہ مقتدر صاحب قدرت ہے خداوند عزیز و عظیم کی کتاب میں نزاع و جدال سے تم منع کئے گئے ہو۔ انہیں باتوں کو اختیار کرو جو تمہیں اور تمام اہلِ عالم کو نفع بخش ہوں۔ مالکِ قدم اپنے اسمِ اعظم کی جلوہ فرمائی کے ساتھ تمہیں اسی طرح

حکم فرمارہا ہے۔ بیشک وہی مالک علم اور صاحب حکمت ہے۔

اور ایک اور مقام پر ہے خبردار جو تم خونریزی کے مرتکب ہو۔ زبانِ حکمت، کی تلوار نیامِ بیان سے نکالو۔ کیونکہ اسی (تلوار) سے قلوب کے شہر فتح کئے جاتے ہیں، ہم نے قتل کا حکم تمہارے درمیان سے اٹھادیا۔ یقیناً تمام ممکنات پر رحمت چھاگئی اگر تم علم رکھتے ہو۔

ایک اور مقام پر ہے۔ اے لوگو! زمین میں فساد نہ مچاؤ اور خون نہ بہاؤ۔ اور بیجا طور پر لوگوں کے مال نہ کھاؤ۔ اور ہر ایک مردود چیخنے والے کی پیروی نہ کرو۔

ایک اور مقام پر ہے۔ بیانِ الٰہی کا آفتاب کبھی نہیں چھپتا اور کبھی نہیں ڈوبتا۔ آج یہ بلند کلمہ سدرۃ منتہیٰ سے سُنا گیا۔ یقیناً میں اسکا ہوں جو مجھسے محبت کرتا ہے۔ اور میرے احکام کو مانتا ہے۔ اور میری کتاب میں جو منع کیا گیا ہے اسے چھوڑ دیتا ہے۔

ایک اور مقام پر ہے۔ آج ذکر و ثنا کا دن اور خدمت کا روز ہے۔ اپنے آپکو محروم نہ ہونے دو۔ تمہیں تو ہو جو کلمات کے حروف اور کتاب کے کلمات ہو۔ اور تم وہ پودے ہو جو عنایت کے ہاتھوں رحمت کی زمین میں لگائے گئے ہو اور کرم کی بارشوں سے اُگے ہو۔ اُسنے شرک کی آندھیوں اور کُفر کی تُند ہواؤں سے تمہاری حفاظت کی اور شفقت کے ہاتھوں پرورش فرمائی۔ اب بار و برگ کا وقت ہے۔ پاکیزہ اعمال اور پسندیدہ اخلاق ہی انسانی درخت کے پھل ہوا کرتے ہیں۔ غافلوں کو بھی ان پھلوں سے محروم نہ ہونے دو۔ اگر وہ قبول کریں تو مقصد حاصل اور زندگی کے آثار نمودار ہونگے ورنہ انھیں انکے کھیل کود میں ہی چھوڑ دو۔

اے خدائی گروہ! کوشش کرو۔ شاید عالم کی مختلف قوموں کے دِل تمہاری مہربانی و شفقت کے پانی کے ذریعہ کینہ و بغضا سے پاک اور پاکیزہ ہوں۔ اور آفتابِ حقیقت کی تجلّیات کے قابل و مستحق ہوں۔

ہم نے اشراقات میں سے چوتھے اشراق کے اندر ذکر کیا ہے (کہ) ہر امر کے لئے مددگار کی ضرورت ہوتی ہے اور اس ظہور میں فتحمند لشکر پسندیدہ اعمال اور اخلاق ہیں۔ اور خوفِ خدا ان لشکروں کا سپہ سالار اور سردار ہے۔ وہی سب کا قائم رکھنے والا اور سب پر عالم ہے۔

کتاب تجلیات کی تیسری تجلّی میں ہم نے ذکر کیا ہے (کہ انسانی) وجود کی بلندی و برتری کا باعث علوم و فنون اور صنعتیں ہیں۔ علم وجود کے لئے بمنزلہ بازو اور ترقی کا زینہ ہے۔ اسکا حاصل کرنا سب پر فرض ہے لیکن علوم سے مراد وہ علوم ہیں جنسے دنیا کو نفع پہنچے نہ وہ علوم جو حرف حرف سے شروع اور حرف ہی پر ختم ہو جاتے ہیں۔ دنیا پر علم و ہنر والوں کا بڑا حق ہے۔ اس روشن مقام میں اُمّ البیان اسبات پر گواہ ہے۔ بیشک انسان کے لئے اسکا علم حقیقی خزانہ ہے انسان کی عزّت و نعمت آسائش و راحت اور خوشی و خرّمی کا ذریعہ یہی (علم) ہے۔ اسپر عمل پیرا ہونے والوں کو مبارک اور غافلوں کے لئے افسوس۔ آنجناب کو چاہیئے کہ تمام حالات میں بندوں کو ان باتوں کی ترغیب تلقین کریں جو روحانی اخلاق اور پاکیزہ اعمال کے ظہور کا سبب ہیں تاکہ سب ترقی وجود کے اسباب سے آگاہ ہوں اور پوری ہمت کیساتھ اعلیٰ مقام اور بلند رتبہ کا قصد کریں۔ اور خلق کی تربیت کا سببِ اوّل جو ہے خدا کا خوف ہے۔ (اس سے) شرفیاب ہونیوالوں کو مبارکباد۔

(کتاب) فردوس کے پہلے ورق میں پہلا کلمہ جو قلمِ الٰہی سے مذکور و مسطور ہوا ہے میں سچ کہتا ہوں سارے اہلِ عالم کے لئے کُھلی حفاظت اور محکم قلعہ خوفِ خدا ہے۔ وہی بشر کی حفاظت کا سب سے بڑا سبب اور تمام عالم کی پناہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ہاں! انسانی وجود میں ایک نشانی موجود ہے جو انسانوں کو بری اور نکمّی باتوں سے روکتی اور بچاتی ہے۔ اور اسکا نام حیا رکھا ہے گیا یہ وصف صرف چند آدمیوں میں پایا جاتا ہے سب لوگ اس صفت کے نہ پہلے تھے اور نہ اب ہیں۔ بادشاہانِ وقت اور علمائے اقوام کو چاہیئے کہ دین کو مضبوط تھامیں۔ کیونکہ تمام خلق میں خوفِ خدا

نکے ظہور کا سبب وہی ہے۔

دوسرا کلمہ جو فردوس کے ورقِ دوم میں ہم نے ذکر کیا یہ ہے۔ اسوقت قلم بیان مظاہر قدرت مشارق اقتدار یعنی حضراتِ ملوک و سلاطین کو خدا انہیں مؤید فرمائے نصیحت کرتا ہی اور دین اور اسکی پابندی کی وصیت فرماتا ہے۔ جہان کے انتظام اور تمام اہل جہان کے اطمینان کا یہی دین ہی بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ ارکانِ دین کی کمزوری ہی جاہلونکی قوت وجرأت اور دلیری کا سبب بنگئی۔ میں سچ کہتا ہوں جسقدر دین کا بلند مرتبہ گھٹایا گیا شریروں کی غفلت زیادہ ہوتی گئی جسکا نتیجہ آخر کار خلل و خرابی ہے۔ ای اہل بصیرت اور اہل نظر سنو اور غور کرو۔ امید کہ جو کچھ ذکر ہوا آنجناب اسے گوش عبرت سے سُنینگے تاکہ بندونکو جو کچھ انکے پاس ہے اس سے بے نیاز اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے آگاہ کریں۔ ہم خدا سے درخواست کرتے ہیں کہ نور انصاف اور عدل کے آفتاب کو غفلت کی سیاہ بدلیوں سے نجات دے اور ظاہر فرمائے۔ کوئی روشنی عدل کی روشنی کے برابر نہیں ہو سکتی۔ عالم کے انتظام اور تمام استوں کے آرام کا باعث وہی ہے۔

صحیفۂ بیان کے اندر یہ کلمۂ عُلیا مسطور و مرقوم ہے۔ کہ کہ اے دوستو! اس مظلوم پر اور تم پر جو خدا کی راہ میں مصیبتیں وارد ہوئیں وہ لوگوں کے درمیان ضائع نہ ہو جائیں عفت کا دامن اور اسی طرح امانت و دیانت کی رسی تھامے رکھو۔ عالم کی بہتری و بہبودی مد نظر رکھو نہ کہ ہوائے نفسانی کو۔

اے مظلوم کے گروہ! تم ہی عالم کے گلہ بان ہو۔ بھیڑوں کو نفس و ہوی کے بھیڑیے سے بچائے رکھو۔ اور خوف الٰہی کے لباس سے آراستہ کرو۔ یہ ہے حکم محکم جو اسوقت قلم قدم سے جاری ہوا بقائے خداوندی کی قسم! اخلاق و آداب کی تلوار لوہے کی تلوار دنسے بہت زیادہ تیز ہے۔ اسوقت فطرت پکار کر بول اٹھی کہ اے قوم! وہ (مشہور) دن آگیا۔ اور مجھے میرے پروردگار نے ایسے نور

کے ساتھ ظاہر فرمایا جسکے اشراق کے روبرو بیان کے آفتاب ماتم ہو گئے. جس سے مردہ اور غافلوں میں سے نہ ہو.

تیسرا کلمہ جو فردوس کے تیسرے ورق میں ہم نے ذکر کیا یہ ہے. ای پسرِ انسان! اگر تو خدا کے فضل پر نظر رکھنی چاہتا ہے تو اپنے نفع کا خیال چھوڑ دے اور تمام بندوں کے نفع کا خیال رکھ اور اگر تو اسکے عدل پر نظر رکھنی چاہتا ہے تو جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اوروں کے لئے پسند کر بیشک کبھی تو انسان کو اسکی فروتنی عزت و اقتدار کے آسمان پر چڑھا دیتی ہے اور کبھی اسکا غرور اُسے ذلت و خواری کے غار میں گرا دیتا ہے. یہ بہت بڑا دن ہے. اور یہ بہت بلند ندا آ ہے. الواح میں سے ایک لوح میں ہم نے اس کلمہ علیا کا ذکر کیا ہے دکہ، اگر عالمِ روح سب کا سب قوتِ سماعت میں تبدیل ہو جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس نداء کو سننے کے لائق ہے جو اُفقِ اعلیٰ سے بلند ہے ورنہ یہ کان جو طرح طرح کی جھوٹی کہانیوں سے آلودہ ہیں اسکے سننے کے لائق نہ تھے نہ ہیں سُننے والے مبارک اور غافلوں پر حسرت. ہم حق جل جلالہ سے طلبگار و امیدوار ہیں کہ وہ ثروت و اقتدار کے مشارق اور عزت و اختیار کے مطالع یعنی بادشاہانِ جہاں ایدہم اللہ کو صلح اکبر کے لئے تائید و توفیق عطا فرمائے. قوموں کی آسائش کا سببِ اعظم یہی ہے. تمام دنیا کے بادشاہوں کو خدا انہیں توفیق دے، چاہئے کہ باہمی اتفاق کے ساتھ اس امر کو اختیار کریں جو عالم کی حفاظت کا سببِ اعظم ہے. امید یہ کہ جو کچھ بندوں کی آسائش کا ذریعہ ہے اسپر کاربند ہوں. انہیں چاہئے کہ ایک بہت بڑی مجلس ترتیب دیں. اور حضراتِ ملوک یا اُنکے وزرا اس مجلس میں حاضر ہوں اور اتحاد و اتفاق کا قانون جاری کریں اور ہتھیار کو چھوڑ کر اصلاح کی جانب متوجہ ہوں. اور اگر کوئی بادشاہ کسی بادشاہ پر چڑھائی کرے تو دوسرے سب بادشاہ اسکی روک تھام پر کھڑے ہو جائیں. اس صورت میں بہت سارے لشکر اور جنگی آلات و اسباب کی ضرورت نہ رہے گی. بجز ایک مُعین مقدار کے جو اُنکے ملکوں کی حفاظت کیلئے کافی ہوں. اگر وہ

اس بہترین نیکی سے سرفراز ہو جائیں تو تمام اہل مملکت راحت و مسرت کیساتھ اپنے کاموں میں مشغول ہوں۔ اور اکثر بندوں کی گریہ وزاری موقوف ہو جائے۔ ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ انہیں اپنی محبت و رضا کے کاموں کے لئے توفیق عطا فرمائے۔ بیشک وہ عرش و ثریٰ کا پروردگار اور آخر و اوّل کا مالک ہے۔ بہتر اور خوبتر تو یہ ہے کہ اس مجلس میں بادشاہانِ عظام خود حاضر ہوں اور فیصلے کی تدبیر کریں۔ اور جو بادشاہ کہ اس امر کیلئے کھڑا ہوگا اور اسکے جاری کرنے پر مستعد ہوگا وہ خدا کے حضور تمام بادشاہوں کا سردار ہے۔ اسے مرحبا اور مبارکباد۔

اِن سرزمینوں میں جب کبھی لشکر آرائی کی نوبت آتی ہے تو ہر سمت سے بڑا اضطراب آشکار ہوتا ہے۔ اور ہر ایک سلطنت ہر سال لشکر بڑھاتی رہتی ہے کیونکہ جنگی وزراء اسباب کے حریص ہیں اور ہَل مِن مزید کی ہی صدا لگاتے رہتے ہیں۔ اسی بنا پر دولتِ ایران ایدہا اللہ نے بھی ارادہ کیا ہے کہ لشکر بڑھائیں۔ اِس مظلوم کے نزدیک اسوقت ایک لاکھ منظم و مرتب لشکر کافی ہے۔ امید ہے کہ آنحضرت (یعنی سلطانِ ایران) عدل کا نور بڑھائیں۔ بقائے خداوندی کی قسم عدل ایک بہت ہی قوی لشکر ہے۔ مقامِ اول اور رتبۂ اولیٰ میں وہی سینوں اور دلوں کا فاتح ہے اور وہی اسرارِ وجود کو ظاہر کرنے والا۔ اور محبت و بخشش کے جھنڈے اٹھانے والا ہے۔

اور علوم آلہی کے خزانوں میں ایسا علم موجود ہے جس پر عمل کرنا خوف کو زائل کر دیتا ہے مگر ایک مقررہ مقدار پر۔ اور وہ ایسی تدبیر ہے جس پر بچپن سے ہی عملدرآمد ہونا چاہئے۔ تو بہت فرق ہو جائیگا۔ اور جسقدر خوف کم ہوگا جرأت بڑھے گی۔ اگر ارادۂ آلہی مدد فرمائے تو جو کچھ ذکر ہوا اُس کی مفصل شرح بھی قلمِ بیان سے جاری کی جائے گی۔ اور شاید مراتبِ علوم و فنون کے اندر بھی ظاہر ہو جائے جو کہ عالم کی تجدید اور امتوں کی تازگی کا سبب ہو۔ اور اسی طرح ایک کلمہ صحیفۂ حمراء میں قلمِ اعلیٰ سے مرقوم و مسطور ہے۔ اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ بندوں کے اندر جو قوت پوشیدہ ہے اُسے پوری طرح ظاہر کر دیگا

بلکہ اس قوت کی مانند اور بہت سی قوتیں پیدا کر دینے والا ہے۔ ہم خداوند تبارک تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اپنے بندوں کو اپنی پسندیدگی و مرضی کے مطابق کاموں کی تائید عطا فرمائے اندنوں تمام اطراف سے دشمنوں کا ہنگامہ اور بغض کی آگ مشتعل ہے۔

اے اہل زمین مجھے اپنی اور تمہاری زندگی کی قسم یہ مظلوم ریاست کا خواستگار نہ تھا نہ ہے بلکہ عالم کی اقوام و امم کے اختلاف و تفریق کے جو کچھ اسباب ہیں انہیں اٹھانا مقصود رہا ہے تاکہ سب فارغ اور آزاد ہو کر اپنی ذات میں متوجہ و مشغول ہوں۔

استدعا یہ ہے کہ میرے دوست ہم اس کو جھوٹی باتوں کے غبار سے آلودہ نہ کریں اور جو خلاف عادات انکے نزدیک معلوم و مشہود ہیں انکے ذکر سے اسکی شان و مرتبت اور تقدیس و تنزیہہ سے اسکو نہ گھٹائیں۔

سبحان اللہ! یہ دن الیسا دن ہے کہ عقلمند انکو چاہیے اس مظلوم سے حصول رائے کریں اور حق سے عزت و آسائش کے اسباب طلب کریں۔ مگر اسکے برعکس وہ سب اس روشن اور تابناک نور کے بجھانے کی سعی و کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہر شخص اسبات کے درپے ہے کہ کوئی تقصیر ثابت کرے یا کوئی اعتراض وارد کرے۔ نوبت اس حد کو پہنچی کہ اس مظلوم کے تمام اطوار کی نسبت ایسی باتوں کا اظہار کیا ہے جن کا ذکر بھی اچھا نہیں۔

ایک دوست نے ذکر کیا کہ مدینۂ کبیرہ قسطنطنیہ کے مجمع میں کسی شخص نے کہا یہ ظالم کیا اس خونخوار فتان وطن (ایران) سے نکالا گیا ہے۔ اور شیخ رئیس بن کر جاتا ہے اس کے بعد ایسے فقرہ کا ذکر کیا جو لائق نہیں محاسب کون تھا اور دفتر دار کون؟ بارے جو کچھ انہوں نے وارد کیا اور کہا ان سب امور میں یہ مظلوم صابر اور خاموش رہا کیونکہ لازم ہے کہ حق جل جلالہ کی عنایت ایسے [illegible] اور خونریزی کی بنیاد کو ہم قلم و بیان کے ذریعہ دنیا سے نابود کر دیں ہمیشہ انکی باتوں پر ہم نے صبر و تحمل

اختیار کیا۔ اور انہیں حق کے حوالے کیا۔ مگر ابن نفرۂ منکسرہ کا جواب ہم نے یہ لکھ دیا ہے کہ اس نے جو کچھ ذکر کیا اگر وہ درحقیقت سچ ہے تو مالکِ وجود و سلطانِ غیب و شہود کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ انہوں ایک ایسے شخص کو ایران سے مبعوث فرمایا جو قید خانے میں بے ناصر و مددگار ہو کر ایران پر تصرف فرما ہوا۔ اور ہر سال ایک مالی رقم اس سے وصول کر رہا ہے اگر وہ انصاف سے کام لے تو یہ شکر کا مقام ہے نہ کہ جائے شکوہ۔ اور اگر کوئی شخص اس مظلوم کے واقعی حالات سے واقف ہونا چاہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان اسیرانِ عالم و مظلومانِ امم نے بعض راتوں اور دنوں کو ایسا ہوا کہ بغیر کچھ کھاتے پیے رات سے دن کیا اور دن سے رات۔ ہم ان باتوں کو ذکر کرنا پسند نہیں کرتے اور لکھنے والے کا بھی کوئی شکوہ شکایت مقصود نہیں۔ اس قید خانے میں ایک معزز شخص کہ سنگ تراشی کر کے کسبِ معاش کرتا تھا۔ اور بعض وقتوں میں بعض لوگوں کی خوراک طعام اللہ یعنی فاقہ رہا ہے۔ ہم خداوند تبارک و تعالی سے درخواست کرتے ہیں کہ سب کو عدل و انصاف کی تائید اور ان باتوں سے رجوع کی توفیق عطا فرمائے بیشک وہ سننے والا قبول فرمانے والا ہے۔

تو پاک ہے اے خدا ہی میرے معبود! تو دیکھتا ہے کہ اس مظلوم پر ان لوگوں سے کیا کچھ وارد ہوا جنکو مجھ سے کوئی تعلق اور واقفیت تک نہ حاصل ہوئی۔ اور میری حضرت و ایذا رسانی پر تل کر اسطرح کمربستہ ہو گئے جسکے ذکر سے قلمیں عاجز، جنکے بیان سے زبانیں قاصر ہیں اور جنکی تحریر کی الواح میں گنجائش نہیں۔ تو میرے قلب کی گریہ وزاری اور میری کمزوری کا شور فریاد سن رہا ہے۔ اور تیرے شہروں میں تیرے امین بندوں اور تیری مملکت میں تیرے اصفیاء پر جو کچھ ان لوگوں کی وجہ سے وارد ہوا جنہوں نے تیرا عہد توڑا اور تیری پیمان شکنی کی اس سے تو واقف ہے۔ اے پروردگار! آفاق میں اشقیاء نے شور مچایا اور تیری بارگاہِ قرب سے جدائی میں خلق کی گریہ و زاری بلند ہوئی اور تیری محبت میں جو جانیں چلی گئیں اور تیری راہ میں جو خون بہائے گئے ان کے واسطے میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو اپنے اولیاء کو

اُن لوگوں کے ظلم سے محفوظ رکھ جو تیرے نام المختار کے اسرار سے بے خبر ہیں۔ اے پروردگار! تو اپنی اُس قدرت سے جو سب چیزوں پر غالب ہے اپنے اولیاء کی تائید و مدد فرما۔ اور انہیں صبر و قرار کی تزئین عطا فرما۔ یقیناً تو صاحبِ اقتدار۔ غالب بخشش والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو کریم فیاض ہے

آجکل بعض لوگ عدل و انصاف سے دور چلے گئے ہیں۔ کینہ کی تلوار اور بغض و حسد کے نیزے لئے ہوئے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ حالانکہ انصاف پسند لوگوں کی شان یہ ہے کہ جو شخص تمام عالم کا رد کیا ہوا اور سب امتوں کا پھینکا ہوا ہے اسکی مدد کریں۔ اور نیکی و پرہیزگاری کو مضبوط تھامے رہیں۔ ابتک بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ اس مظلوم کی خواہش کیا ہے اور یہ کیوں بیشمار مصیبتیں اٹھا رہا ہے۔ الغرض دل کی زبان یہی پکارتی ہے کہ کاش میری قوم حقیقت کو جانتی۔ اور مظلوم سب سے الگ ہو کر یہ بلند کلمہ کہہ رہا ہے۔

خدائے مہیمن و قیوم کی کشتی کو موجوں نے گھیر لیا ہے۔ ہاں اے ملاح طوفانی ہواؤں سے نہ گھبرا صبح نمودار کرنے والا (خدا) تیرے ساتھ ہے اس تاریکی میں جس سے بندوں کے دل بے چین ہو رہے ہیں سوا انکے جنہیں خداوند عزیز و مختار نے چاہا۔

اے شیخ! آفتابِ حقیقت کی قسم جو آسمانِ یمن کے اُفق سے طلوع اور روشن ہو رہا ہے کہ یہ مظلوم اصلاح کے سوا کوئی قصد نہیں رکھتا۔ ہر عارفِ بصیر اور عالمِ خبیر اسبات کا گواہ ہے۔ اور عین بلا کے اندر صبر اور بردباری اختیار کئے ہوئے ہے اور جو کچھ بھی اسکے اوپر دشمنوں کی طرف سے وارد ہو رہا ہے اسمیں خوش رہتے ہوئے یہ کہہ رہا ہے۔

اے میرے معبود! میں نے تیرے ارادے کے لئے اپنا ارادہ اور تیری مشیت کی خاطر اپنا منشا ترک کر دیا۔ تیری عزت کی قسم میں اپنے نفس اور اسکی بقاء کو نہیں چاہتا مگر اس لئے کہ تیرے امر کی خدمت پر قیام کروں۔ اسمیں اپنے وجود کو نہیں چاہتا مگر تیری راہ میں فدا ہونے کیلئے

اے پروردگار! تو دیکھتا اور جانتا ہے کہ جن لوگوں سے ہم نے عدل وانصاف کی خواہش کی وہ ہم پر ظلم واعتساف کرنے کھڑے ہوئے ہیں۔ بظاہر وہ میرے ساتھ ہیں اور بباطن وہ میرے اُن دشمنوں کے مددگار ہیں جو میری ہتک عزت پر کمربستہ کھڑے ہیں۔ الٰہی الٰہی! میں شہادت دیتا ہوں کہ تو نے اپنے امر کی نُصرت اور اپنے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے اپنے بندوں کو پیدا فرمایا۔ اور انہوں نے تیرے دشمنوں کی مدد کی۔ میں تیرے امر کے وسیلے جو تمام وجود پر چھایا ہوا ہے اور تیرے اس اسم کے ذریعہ جس سے غیب و شہود کو تو نے مسخر فرما لیا تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اہل زمین کو اپنے عدل کے نور سے آراستہ کر اور انکے دلوں کو اپنی معرفت کی روشنی سے منور فرما۔ اے پروردگار! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا فرزند ہوں۔ میں تیری وحدانیت۔ تیری یکتائی۔ تیری تقدیسِ ذات اور تیری تنزیہہ کینونت کی شہادت دیتا ہوں۔ اے پروردگار! تو دیکھتا ہے کہ تیرے امین بندے، تیری خیانت پیشہ مخلوق اور اور تیرے افترا پرداز بندوں کے ہاتھوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور تو آگاہ ہے کہ ہم پر ان لوگوں کی کیا کچھ وارد ہوا جنہیں تو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ انہوں نے ایسے ارتکاب کئے جس سے تیرے مقرب بندوں کی (حرمت و عزت) کے پردے چاک ہو گئے۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ انہیں ایسی تائید عطا فرما کہ تیرے مشرقِ وحی اور مطلعِ الہام کے ایام میں ان سے جو کچھ فروگذاشتیں ہوئیں اسکی تلافی کرنے کھڑے ہو جائیں۔ یقیناً تو جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین والوں کی باگ ڈور تیرے ہی قبضہ میں ہے۔ یقیناً فطرت کی نداء اور گریہ وزاری بلند ہوئی اور وہ بلند آواز سے پکارتی اور کہتی ہے اے لوگو! خدا کی قسم میں اپنے ظاہر کرنے والے اور نازل فرمانے والے سے فائز ہو گئی۔ یہ وہ دن ہے جس میں طور اپنے کلام کرنے والے کو اور کرمل اپنے نازل کرنے والے کو اور سدرہ اپنے معلم کو پا کر مسرور و متبسّم ہوا۔ خدا سے ڈرو اور ناشکری کرنے والے منکروں میں سے مت ہو۔ اور اپنے آپکو خدا کے ظہور و فضل سے محروم نہ کرو۔ اپنے پروردگار مالکِ اسماء کے نام سے کوثرِ بقا حاصل کرو۔

چھپانے کے غائب اسرار لئے ذکر کیساتھ لئے ہے

تمام حالات میں ہم نے بندوں کو نیکی کا حکم دیا ہدایت کی سے بعد کا۔ عالم وجود کا مالک شاہد گواہ ہے کہ ہم مظلوم نے حق سے خلق کے لئے ایسی چیزیں طلب کیں جو الفت و اتحاد اور دوستی و اتفاق کا سبب ہیں۔ بقائے خداوندی کی قسم! یہ مظلوم چھپانے پر قادر تھا بیشک اسنے جو چاہا ظاہر فرما دیا۔ وہ مقتدر مختار ہے۔ یہ کلمات عالیات جو حضرت سلطان کی مدح میں نازل ہوئے ہیں ہم کچھ ان میں سے کر ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ آنجناب روشن یقین کے ساتھ جان لیں کہ جو کچھ ذکر کیا گیا خدا کی جانب سے ہی تھا۔

اے سلطان! میں سب بندوں کی طرح ایک بندہ اور آرام و استراحت کے بستر پر سویا ہوا تھا۔ خداوند پاک کے لطف کی نسیمیں مجھ پر چل پڑیں اور اسنے مجھ کو تمام گذشتہ ہائے علم عطا فرمایا۔ یہ سب میری طرف سے نہیں ہے بلکہ عزیز و علیم کی جانب سے ہے۔ اور اسنے ہی مجھے زمین و آسمان کے درمیان ندا بلند کرنے کیلئے حکم فرمایا۔ جسکے باعث مجھ پر ایسی وارداتیں ہوئیں جن سے عارفوں کے آنسو جاری ہوئے۔ میں نے نہ لوگوں کے علوم پڑھے اور نہ ہی میں مدرسوں میں داخل ہوا۔ میں جس شہر کا باشندہ تھا وہاں دریافت کر لے تاکہ تجھے یقین ہو جائے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں۔ یہ ایک پتا ہے جسے تیرے پروردگار عزیز حمید کی ہوائے مشیت نے حرکت دی کیا اسکے لئے یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ سخت آندھیوں کے جھونکوں میں ٹھہرا رہے۔ مالک اسماء و صفات کی قسم ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ جس طرح چاہے اُسے حرکت دے۔ قدم کے روبرو عدم کا وجود ہی کچھ نہیں۔ یقیناً اسکا امر مبرم آپہنچا اور اُسنے مجھے تمام عالم کے درمیان اپنے ذکر میں گرم سخن فرمایا۔ میں اسکے امر کے روبرو ایک میت سے زیادہ نہ تھا تیرے پروردگار رحمن رحیم کے دست ارادہ نے مجھے حرکت دی۔ کیا یہ کسی کے بس کی بات ہے کہ اپنی طرف سے ایسی بات زبان سے نکالے جسکے باعث ہر صنف کے تمام اعلیٰ و ادنیٰ بندے اسپر حرف گیری کرنے لگیں نہیں قسم ہے اُسکی جس نے قلم کو اسرار قدیم سکھائے کسی کی طاقت نہیں

بجز اسکے جو مقتدر قدیر کی بارگاہ سے مؤید ہو۔ اے سلطان! عدل کی نگاہ سے مظلوم کی طرف دیکھ پھر جو کچھ اسپر وارد ہوا اسکے بارے میں سچا فیصلہ کر۔ بیشک خدا نے اپنے بندوں کے درمیان تجھی اپنا سایہ اور اہل بلاد کے لئے اپنی قدرت کی نشانی بنایا ہے ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان جنہوں نے ہم پر بلا وجہ اور بغیر روشن دلیل کے ظلم کیا فیصلہ کر۔ یقیناً وہ لوگ جو تیرے گرد اگرد ہیں وہ اپنے لئے تجھسے محبّت رکھتے ہیں۔ اور یہ بندہ تیرے لئے تجھ سے محبّت رکھتا ہے اور سوا اسکے کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ تجھے بارگاہ فضل کے قریب کرے اور تجھے عدل کی سیدھی جانب پھیرے۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تیرا پروردگار اسکا گواہ ہے۔ اے سلطان! اگر تو قلمِ اعلیٰ کی صریر سے واقف ہو جائے اور سدرۃ منتہیٰ کی شاخوں پر بلبلِ بقا کے نغمے خداوند موجد اسماء و خالق ارض و سما کے ذکر میں سُن لے تو البتہ وہ تجھے ایسے مقام پر پہنچائے کہ پھر تو وجود کے اندر حضرت معبود کی تجلی کے سوا کچھ نہ دیکھے۔ اور ملک و دنیا حقیر ترین چیز معلوم ہونے لگے۔ تو اُسے اپنے طالبوں کے لئے چھوڑ کر اس افق کی جانب متوجہ ہو جائے جو انوار جمال سے روشن ہے۔ اور کبھی بھی بار سلطنت نہ اٹھائے مگر اپنے پروردگار بلند و برتر کے امر کی نصرت کے لئے۔ اُسوقت ملأ اعلےٰ تجھ پر درود وسلام بھیجیں گے۔ یہ روشن مقام کیا ہی خوب ہے اگر تو اسکی طرف اس قدرت سے بلند ہو جو خدا کے نام سے معروف ہے۔

آنجناب سے یا اور کسی نے کہا کہ سورۂ توحید کا ترجمہ کریں تاکہ سب کے نزدیک معلوم اور مبرہن ہو جائے کہ حق لَم یَلِد وَلَم یُولَد ہے۔ اور بابی لوگ ربوبیت و الوہیت کے قائل ہیں۔

اے شیخ! یہ مقام فنائے از نفس و بقائے باللہ کا مقام ہے۔ اور یہ کلمہ اگر ذکر ہوتا ہی تو نیستی محض پر دلالت کرتا ہے۔ یہ مقام ایسا مقام ہے جسکی بابت یوں کہا گیا) نہ میں اپنے لئے

کسی نفع یا ضرر کا مالک ہوں اور نہ حیات ونشور کا۔

اے شیخ! علمائے زمانہ طور عرفان پہ ابن عمران کے لئے سدرۂ بیان کی تجلیات کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ آنحضرت نے درخت سے کلام سنا اور قبول فرمایا۔ مگر اکثر لوگ اس مقام کے ادراک سے محروم ہیں کیونکہ اپنے خیالات میں محو اور خدائی باتوں سے غافل ہیں۔ سیّد فندرسک نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے ۔ ترجمہ

فہم ظاہر میں کہاں ممکن سمائے یہ سخن
تجھ میں ہوں بو نصر کے یا بوعلی سینا کے گُن

آیا اس فقرہ کے بارے میں وہ لوگ کیا کہتے ہیں جو خاتم انبیاء روح ماسواہ فداہ نے فرمایا۔ (عنقریب تم اپنے پروردگار کو اسطرح دیکھو گے جس طرح تم چودہویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو) اور حضرت امیر علیہ السلام خطبہ طتنجیہ میں فرماتے ہیں (طور پہ درخت سے موسیٰ کیساتھ کلام کرنیوالے کے ظہور کا انتظار کرو) اور اسی طرح حسین بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں (آیا تیرے ماسوا کے لئے کچھ ایسا ظہور ہے جو تیرے لئے نہیں تاکہ وہ تیرا مظہر ہو سکے۔ وہ آنکھ اندھی ہو جائے جو تجھے نہ دیکھے) اس قسم کے اذکار اولیاء صلوات اللہ علیہم کے بیانات میں سے بہت کچھ مذکور و مشہور اور معتبر کتابوں میں موجود ہیں۔ مبارک وہ ہے جو دیکھے اور خالص سچائی کیساتھ بات کرے۔ نعمت و بشارت اس شخص کے لئے ہے جسنے مقصودِ عالمیان کے کوثرِ بیان کی مدد سے اپنے آپکو ظنون و اوہام سے پاک کر لیا اور اسکے غنی و متعال نام کے ذریعہ پردہائے جلال کو چاک کر ڈالا۔ اور دنیا و اہل دنیا سے بے نیاز ہو کر سجنِ اعظم کا قصد کیا۔

اے شیخ! وحی کے پاک جوہر کے اپنے ماسوا سے بالکل ممتاز اور بیان آلہی کتابوں کے درمیان آفتاب کی مانند آشکار و روشن ہے۔ اسکو مبارکباد جسنے پایا اور پہچانا اور بول اٹھا اے عالم کے مقصود!

سب تعریف تیرے لئے. اور تیرا شکر ہے اے مخلصوں کے دلی محبوب !

الوہیت و ربوبیت کے ذکر کے مقصد پر بندے متوجہ نہیں ہوتے۔ اگر وہ آگاہ ہو جائیں تو اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوں اور بول اٹھیں کہ ہم خدا کی طرف رجوع لاتے ہیں۔

حضرت خاتم روح ماسواہ فداہ فرماتے ہیں (خدا کے ساتھ ہمارے ایسے حالات ہیں جن میں ہم وہ اور وہ ہم ہوتے ہیں باوجود اسکے کہ وہ وہی ہے اور ہم ہم ہی ہیں)

پھر اس مقام کے علاوہ دوسرے مقامات کے بارے میں جو قلم بہی سے نازل ہوئے لوگوں نے کیوں ذکر نہیں کیا۔ مظلوم کی زبان اکثر روز و شب ان کلمات عالیات کیساتھ گویا رہتی ہے:

الہی الہی! میں تیری وحدانیت و یکتائی کی شہادت دیتا ہوں اور یہ کہ تو ہی خدا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ تو اپنے ماسوا کے ذکر و ثنا سے مقدس رہا ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہیگا جیسا کہ رہا۔ اول بھی آخر بھی۔ ای مالک قدم میں تجھسے اسم اعظم کے ذریعے اور طور بیان میں تیرے تیر ظہور کی تجلیات کے واسطے اور عالم امکان میں تیرے دریائے علم کی موجوں کے وسیلے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے ایسی توفیق عطا فرما جو مجھے تیرے نزدیک کرے اور تیرے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ اور تیری عزت کی قسم ای کائنات کے معبود! اور ممکنات کے مقصود: میری خواہش یہ ہوتی ہے کہ تیری زمین کے ہر مقام پر میں اپنا چہرہ رکھدوں تاکہ وہ اس مقام سے مشرف ہو جو تیرے اولیاء کے قدوم سے مشرف ہوا۔ بقائے خداوندی کی قسم۔ اوہام نے بندوں کو افق ایقان سے محروم رکھا۔ ظنون نے انہیں رحیق مختوم سے روکدیا۔ سچ کہتا ہوں اور محض خدا کے لئے کہتا ہوں یہ بندہ اور یہ مظلوم اس بات سے بھی شرم کرتا ہے کہ اپنے آپکو ہستی اور وجود سے نسبت دے۔ کہاں اس سے بالا مقامات کی بات۔ ہر صاحب بصیرت انسان زمین پر چلتے پھرتے اپنے آپکو خجالت میں پاتا ہے کیونکہ روشن یقین کیساتھ جانتا ہے کہ خدا کے حکم سے ہماری نعمت و ثروت و عزت اور ساری بڑائی اور

بزرگی و اقتدار کی علت یہی زمین ہے جو جہان کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور جو شخص اِس مقام کی آگاہ ہوتا ہے البتہ نخوت و کبر و غرور سے مقدّس و مبرّا ہے۔ جو کچھ کہا گیا خدا کی طرف سے ہی تھا۔ یقیناً اُسنے گواہی دی اور شاہد ہے اور وہی علیم و خبیر ہے۔ سننے والے کان، تیز آنکھیں کُھلے سینے متوجہ دل خدا سے طلب کیجیے تاکہ لوگ مقصود اصلی پا سکیں اور دوست کی سمت رُخ کریں۔

اِس مظلوم پر وہ وہ بلائیں آئیں ہیں جنکی مثال آنکھوں نے نہ دیکھی تھی پھر بھی اِس مظلوم نے اظہار امر اللہ میں کسی طرح توقف نہیں کیا۔ حضرات ملوک و سلاطین ایدہم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں تلقین کیں جو تمام جہان کی آسائش اور اتحاد و اتفاق اور آبادی اور تمام قوموں کی راحت کا موجب ہیں۔ از انجملہ یہ کہ نیپولین ثالث کی جانب سے دو کلمہ ہم نے سُنے جنکی وجہ سے ہم نے اسے ایڈریانوپل سے ایک لوح بھیجی۔ انہوں نے جواب نہ دیا۔ سجنِ اعظم میں پہنچنے کے بعد نیپولین کے وزیر کا ایک دستخطی پیام پہنچا جسکے اول عجمی رسم الخط تھا۔ اور آخر میں خود اپنے قلم سے لکھکر اظہار عنایت فرمایا تھا۔ اور اس میں ذکر کیا تھا آپ کی خواہش کے مطابق ہم نے آپکا خط پہنچا دیا مگر ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا ہے لیکن ہم نے اپنے وزیر مختار یعنی اِس ملک کے قونسل سے سفارش کر دی ہے۔ جو مطلب ہو آپ لکھیں کارروائی کیجائیگی۔ اِس بیان سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اِس بندے کا قصد امور ظاہری کی اصلاح سمجھا۔ کہ لہٰذا اُنکے نام سورۂ ہیکل میں چند آیات نازل ہوئیں جنمیں سے بعض ذکر کیجاتی ہیں۔ تاکہ آنجناب سمجھ لیں کہ اِس مظلوم کا امر محض خدا کے لئے اور خدا ہی کی طرف سے ہے۔

اے بادشاہ پیرس! پادری کو آگاہ کر دے کہ وہ (اب) ناقوس نہ بجائے۔ خدای برحق کی قسم! اسم اعظم کی صورت میں عظیم الشان ناقوس ظہور فرما ہوا ہے۔ اور خدا کے روشن نام سے جبروت بقا میں تیرے پروردگار بزرگ برتر کی ارادہ کی انگلیاں اُسے بجا رہی ہیں۔ اسی طرح بار دیگر تیرے پروردگار کی بڑی نشانیاں نازل ہوئی ہیں تاکہ تو زمین و آسمان کے بنانے والے کے ذکر پر اِن دنوں میں قائم

ہوجائے جنہیں تمام روئے زمین کے گروہ رد رہے ہیں۔ اہل بستیوں کے ستون ہل گئے ہیں۔ اور بندوں پر بیدینی کا فساد چھا گیا ہے بجز اسکے جسے تیرے پروردگار غالب دانا نے چاہا (کہ وہ اس عمل سے بچا رہے)

کہدے روشنیوں کے سایوں میں وہ (مالک، مختار) آپہنچا ہے تاکہ وہ اپنے نام رحمن کی خوشبوؤں سے عالم ہستی کو زندہ کرے اور تمام جہان ایک ہوجائے اور سب لوگ اس خوان نعمت پر اکٹھے ہوجائیں جو آسمان سے اُترا ہے۔ خبردار تم خدا کے نعمت نازل کرنے پر نعمت کی ناشکری نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے تمہارے پاس کی کل چیزوں سے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ تو مٹ جائیگی اور جو خدا کے پاس ہی سدا رہے گی۔ یقیناً خدا جو چاہے حکم فرماتا ہے۔ واقعی تمہارے پروردگار رحمن کی طرف سے بخشش کے جھونکے چلنے لگے ہیں جو اُن کی جانب رخ کرتا ہے وہ اسے گناہ سے صاف اور ہر ایک بیماری وخرابی سے پاک کردیتے ہیں۔ مبارک جو انکی طرف متوجہ ہوا۔ اور منہ پھیرنے والوں پر افسوس۔ اگر تو گوش فطرت سے چیزوں کی طرف متوجہ ہو تو یقیناً اُن سے یہ سُنیگا کہ عظیم الشان بزرگی کا مالک قدیم آگیا۔ ہر چیز اپنے پروردگار کی حمد میں تسبیح خواں ہے۔ انہیں سے کچھ تو ایسے ہیں جو خدا کو پہچان کر یاد کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو خدا کو یاد کرتے ہیں اور پہچانتے نہیں۔ ہم نے اسی طرح کھلی ہوئی لوح میں امر کا حساب کر رکھا ہے۔

اے بادشاہ! سمندر بقا کے پرے سے چمکتے ہوئے پاکیزہ میدان میں اونچے طور پر سرسبز درخت سے بھڑکتی ہوئی آگ میں سے دبلند ہونے والی آواز سُن: کہ مجھ بخشش والے مہربان خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہمنے اسے بھیجا جسے روح القدس کیساتھ تائید دی تاکہ وہ تمہیں اس نور کی خبر دے جو تمہارے پروردگار بزرگ روشن کے افق مشیت سے چمکا اور اسکے آثار مغرب میں ظاہر ہوگئے۔ تم اسکی طرف توجہ کرو اس دن میں جسے خدا نے تمام دنوں کی روشنی بنایا ہے۔ اور اسی میں خدائے رحمن تمام

آسمانوں اور زمینوں کے باشندوں پر جلوہ گر ہوا. تو خدا کی خدمت اور اسکے امر کی نصرت کے لئے کھڑا ہو جا. بیشک وہ غیب و شہادت کے لشکر سے تیری مدد فرمائے گا اور تجھے اس تمام جہان پر جس پر آفتاب چمکتا ہے غالب کر دے گا. بیشک تیرا پروردگار مقتدر و قدیر ہے.

خدائے رحمن کی خوشبوئیں تمام کون و مکان میں پھیل رہی ہیں. مبارک وہ جو انکی مہک پاتا ہے اور اسکی طرف سیدھے دل سے متوجہ ہوتا ہے. اپنی ہیکل کو میرے نام کے ڈھنگ پر خوبصورت بنا. اور اپنی زبان کو میرے ذکر سے اور اپنے دل کو میری عزیز و برتر محبت سے آراستہ کر. ہم تیری لئے وہی چاہتے ہیں جو تیرے لئے تیرے پاس کی تمام چیزوں اور ساری زمین کے خزانوں سے بہتر ہے. بیشک تیرا پروردگار علیم و خبیر ہے. بندوں میں میرا نام لیکر کھڑا ہو اور کہدے اے روئے زمین کے رہنے والو! تم اس ظہور کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو تمہاری طرف متوجہ ہوا ہے. بیشک وہ تم میں خدا کا چہرۂ جمال اور اسکی محبت اور اسکی دلیل ہے. وہ ایسی آیات لایا ہے جنکی (مقابلے) سے تمام عالم عاجز ہیں. درخت طور عالم کے سینے میں گویا ہے اور روح القدس تمام امتوں میں پکار رہا ہے کہ المقصود کھلی ہوئی دلیلوں کیساتھ آپہنچا.

اے بادشاہ! آسمان علم کے ستارے گر پڑے. وہ جو میرے امر کے اثبات کیلئے اپنے پاس کی چیزوں سے استدلال کرتے تھے اور خدا کو میرے نام سے یاد کرتے تھے. سو جب میں انکے پاس اپنی شان کیساتھ آپہنچا انہوں نے مجھ سے منہ پھیر لیا. ہاں ہاں وہ گرنے والوں میں سے ہیں. یہ وہ ظہور ہے جسکی خبر تمہیں روح (مسیح) نے دی تھی جبکہ وہ حق کے ساتھ ظاہر ہوئے اور ان پر علمائے یہود نے اعتراض کئے تھے یہانتک کہ ایسا سلوک روا رکھا تھا جس سے روح القدس نوحہ گر ہوا. اور مقربوں کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں.

کہدے اے راہبوں کے گروہ! تم گرجوں اور عبادتخانوں میں گوشہ نشینی چھوڑ دو. میرے

حکم کے ساتھ باہر نکلو۔ پھر اس کام میں مشغول ہو جاؤ جس سے تمہارے نفس اور بندوں کے نفوس فائدہ اٹھائیں۔ یوم الدین کا مالک تمہیں اسی طرح حکم دیتا ہے۔ تم میری محبت کے قلعے میں گوشہ نشینی اختیار کرو۔ یہ ہی سچا اعتکاف ہے۔ کاش تم عارفوں میں سے ہو جاؤ۔ جو گھر میں پڑا رہتا ہے وہ تو مردے کی مانند ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اس سے ایسی چیز ظاہر ہو جس سے تمام لوگ فائدہ اٹھائیں اور وہ درخت جس کا کوئی پھل نہیں وہ آگ میں ڈالنے کے لائق ہے۔ تمہارا پروردگار اس طرح تمکو نصیحت کرتا ہے بیشک وہ عزیز و کریم ہے۔

تم شادی کرو۔ تاکہ تمہارے بعد کوئی تمہارا قائم مقام ہو۔ ہم نے تمکو خیانت سے روکا ہے۔ نہ کہ اس چیز سے جس سے امانت ظاہر ہو۔ کیا تم اپنے نفسوں کے اصول کو تھامتے ہو اور خدا کے اصول پس پشت پھینکتے ہو۔ خدا سے ڈرو اور جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اگر انسان نہ ہوتا تو میری سرزمین میں مجھکو کون یاد کرتا۔ اور میری صفات اور میرے اسماء کا ظہور کیسے ہوتا۔ غور کرو اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو پردوں میں گرفتار اور سوئے ہوئے ہیں۔ وہ جسنے نکاح نہیں کیا بیشک اسنے خیانت پیشہ لوگوں کے اعمال کے باعث ایسا ٹھکانا نہ پایا جہاں وہ آرام کرے اور اپنا سر رکھے۔ اسکی ذات کی پاکیزگی اس چیز سے نہیں ہی جو تم سمجھتے ہو اور جو تمہارے اوہام ہیں۔ بلکہ اس چیز سے ہے جو ہمارے پاس ہے تم دریافت کرو تاکہ تم اسکے مقام کو شناخت کر سکو جو کہ تمام اہل زمین کے خیالات سے مقدس ہے۔ عارفوں کے لئے مبارک باد ہو۔

اے بادشاہ! ہم نے تجھسے وہ کلمہ سُنا جو تو نے اسوقت کہا جب شاہِ روس نے تجھسے اس فیصلے کی نسبت پوچھا جو اسنے لڑائی کے بارے میں کیا تھا۔ یقیناً تیرا پروردگار علیم و خبیر ہے۔ تو نے کہا کہ میں بستر پر سویا ہوا تھا۔ ان بندوں کی پکار نے مجھے جگا دیا جو مظلوم تھے حتی کہ بحر اسود میں ڈبو دیے گئے۔ اسی طرح ہم نے سُنا اور تیرا پروردگار اسبات کا گواہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں

ہم گواہی دیتے ہیں کہ تجھے اس پکار نے نہیں جگایا بلکہ تیری ہوا و ہوس نے تجھے اٹھایا، کیونکہ ہم نے تجھے آزمایا اور اسباب سے بیگانہ پایا. طرزِ کلام کو پہچان اور اہلِ فراست میں سے ہو جا.
ہم کوئی سخت کلمہ تیری بابت اِخراج کرنا پسند نہیں کرتے تاکہ وہ مقام محفوظ رہے جو ہم نے تجھے اس ظاہری زندگی میں دے رکھا ہے. ہم نے ادب کو پسند کیا اور اسے مقربوں کا دستور العمل بنایا ہے. ادب، وہ لباس ہے جو ہر چھوٹے بڑے کو سجتا ہے. مبارک وہ جسنے اُسے زیبِ تن کیا. اور اسپر افسوس جو اس بڑے فضل سے بے بہرہ رہا.

اگر واقعی تو سلطنے اس قول میں صادق ہوتا کہ مظلوموں کی پکار نے تجھے جگا دیا، تو کتابِ خدا کو ہرگز پسِ پُشت نہ ڈالتا جبکہ وہ خدائے عزیز و حکیم کی طرف سے تجھے بھیجی گئی. ہم نے اس کتاب کے ذریعہ تیرا امتحان لیا تجھے اس مقام پر نہیں پایا جسکا تو نے دعویٰ کیا تھا. اُٹھ اور تدارکِ مافات کر عنقریب دنیا فنا ہو جائے گی. اور مُلک تیرے اور تیرے باپ دادا کے پروردگار کے لئے باقی رہجائیگا. تجھے یہ مناسب نہیں کہ تو سب کام اپنی ہی خواہش کے مطابق کرے. مظلوموں کی آہوں سے ڈر. انہیں ظالموں کے تیروں سے بچا.

تو نے جو کام کیا ہے اسکی سبب معاملات تیری حکومت میں گڑبڑ ہو جائینگے. اور تیرے عمل کی پاداش میں مُلک تیرے ہاتھ سے نکل جائیگا. پھر تو اپنے آپکو کھلے ہوئے خسارہ میں پائیگا. اور وہاں تمام گروہوں کو انقلابات گھیر لینگے بجز اس صورت کے کہ تو اس امر کی مدد پر قائم ہو جائے. اور اس سیدھی راہ میں روح کی پیروی کرے. کیا تجھے اپنی عزت کا گھمنڈ ہے؟ مجھے اپنی پائندہ زندگی کی قسم تیری عزت دائمی نہیں ہے. اور عنقریب زوال پذیر ہوگی. بجز اس حالت کے کہ تو اس مضبوط رسی کو تھام لے. ہم دیکھتے ہیں کہ ذلت تیرے پیچھے دوڑی چلی آرہی ہے اور تو بیخبر ہے.

جب تو نے جانبِ کبریائی سے ندا سنی تو تجھے چاہئے کہ اپنی سب چیزوں کو چھوڑ دے

اور بول اٹھے کہ اے تمام آسمانوں اور زمینوں کے باشندوں کے خدا! میں حاضر ہوں۔

اے بادشاہ! ہم اُمّ العراق (بغداد) میں تھے یہانتک کہ فراق کی خبر گرم ہوئی ہم بادشاہِ اسلام کی طرف اسکے حکم سے متوجہ ہوئے۔ جب ہم اسکے پاس پہنچے تو ہم پر اہل نفاق کی طرف سے وہ وہ مصائب آپڑے جو اوراقِ کتاب میں پوری طرح بیان ہی نہیں ہوسکتے۔ اسی باعث فردوس کے رہنے والے اور بارگاہِ قدس کے باشندے نوحہ گر ہوئے۔ لیکن قوم ایک گہرے پردے میں ہے (آگے ہم نے کہا ہے) ہم پر معاملہ ہر روز بلکہ ہر گھڑی سخت ہوتا گیا یہانتک کہ ہمیں اُنہوں نے قیدخانہ سے نکالا اور صریح ظلم کے طور پر بڑے قیدخانہ میں داخل کر دیا جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کس جرم میں قید کئے گئے تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ دین کو نیا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر پُرانا ہی تمہارے نزدیک پسندیدہ ہے تو تم نے شریعتِ تورات وانجیل کو کیوں چھوڑ دیا۔ اے لوگو! بتاؤ؟ مجھے اپنی زندگی کی قسم آج تمہارے لئے کوئی نکل بھاگنے کی راہ نہیں ہے۔ اگر یہی (تجدیدِ دین) میرا جرم ہے تو مجھ سے پہلے محمد رسول اللہ اسمیں سبقت کر چکے ہیں۔ اور ان سے پہلے (عیسیٰ) روح اللہ اور اُن سے پہلے (موسیٰ) کلیم اللہ۔ اور اگر کلمۂ الٰہی کا بلند کرنا اور اسکے امر کا اظہار ہی میرا گناہ ہے تو میں گنہگاروں میں اوّل نمبر ہوں۔ میں اس گناہ کو تمام آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت سے بھی نہیں بدل سکتا۔

(آگے ہم نے کہا ہے) جسقدر بلاؤ زیادہ ہوتی گئی بہاءِ خدا کی محبت اور اسکے امر میں ایسا ان پر آگے بڑھتا چلا گیا کہ اہل غفلت کے لشکروں کی طرف سے جو کچھ مجھ پر وارد ہوا وہ مجھے آگے بڑھنے سے نہ روک سکا۔ اگر وہ مجھے تہ بتہ مٹی میں چھپادیں تو وہ مجھے ابر پر سوار اور خدائے مقتدر قدیر کی طرف پکارتا ہوا پائینگے۔ میں اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کر چکا ہوں۔ اور اسکی محبت ورضا میں بلاؤں کا مشتاق ہوں جس کی شہادت میرا اُن بلاؤں میں ہونا ہے جنہیں تمام جہانوں میں سے کسی نے برداشت نہیں کیا۔ اور میرا بال بال وہی کہہ رہا ہے جو شجرِ طور کہتا تھا۔ اور میری رگ رگ خدا کو پکارتی اور کہتی ہے۔ کاش!

تیری راہ میں تمام جہان کی زندگی اور اتحاد اہل عالم کے لئے میں کاٹ دی جاتی۔ ایسا ہی خداوند علیم و خبیر
کی طرف سے فیصلہ ہوا ہے۔ اور تو خوب اچھی طرح جان لے کہ رعیت کے لوگ تم میں خدا کی
امانتیں ہیں۔ تم ان کی ایسی ہی حفاظت کرو جیسے اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہو۔ خبردار! بھیڑیوں کو
بکریوں کا چرواہا نہ بنانا۔ خبردار! غرور و تکبر تمہیں غریبوں مسکینوں کی طرف توجہ کرنے سے مانع نہ ہو۔

افق انقطاع سے میرا نام لیکر سر نکال پھر اپنے پروردگار مقتدر قدیر کے حکم سے آسمانی بادشاہت
کی طرف متوجہ ہو۔ (آگے چلکر ہم نے کہا) مملکت کے جسم کو میرے نام کے ڈھنگ سے آراستہ کر
اور میرے امر کی تبلیغ کے لئے کھڑا ہو جا۔ یہ تیرے لئے تیری سب چیزوں سے بہتر ہے۔ اور خدا اس
ذریعہ سے تیرا نام بادشاہوں میں بلند کرے گا۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خدا کے نام
اور اسکی قوت سے لوگوں میں چل تاکہ تمام جہانوں میں تجھ سے خدائی آثار نمودار ہوں۔ (آگے چلکر ہم نے کہا)
کہدے اے قوم! کیا تمہیں مناسب ہے کہ تم اپنے آپکو رحمن کی طرف منسوب کرو اور کام وہ کرو جو شیطان نے
کئے۔ جمال سبحان کی قسم ہرگز نہیں! کاش تم عارفوں میں سے ہو جاؤ۔ اپنے سینے محبت دنیا سے اور اپنی
زبانیں افترا سے اور اپنے تمام اعضا ان کاموں سے پاک رکھو جو تمہیں خدائے عزیز و حمید کی تقرب
سے روکتے ہیں۔ کہدے کہ مطلع وحی سے تمہارا منہ پھیرنا اور بے فائدہ چیزوں کی طرف رخ کرنا ہی
دنیا ہے اور جو تمہیں خدائی سمت سے روکے وہی جال دنیا ہے۔ اس سے بچو اور اس منظر اکبر
پر نور روشن مقام کے نزدیک آجاؤ۔

اے لوگو! خونریزی نہ کرو۔ اور کسی نفس پر ناحق حکم نہ لگاؤ۔ خدائے علیم خبیر کی طرف سے تمہیں
ایسا ہی امر کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو اصلاح کے بعد زمین پر فساد مچاتے ہیں وہ کتاب کی مقررہ حدود سے
باہر نکل گئے ہیں۔ سو بیجا کارروائیاں کرنیوالوں کا انجام اور ٹھکانہ بہت ہی برا ہے۔
(آگے ہم نے کہا ہے) لوگوں کے مالوں میں خیانت نہ کرو۔ زمین پر امانت دار بنکر رہو۔ اور

خدا نے اپنے فضل سے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس سے غریبوں کو محروم نہ رکھو۔ بیشک جو تم دو گے اس سے بھی زیادہ خدا تمہیں دے گا۔ یقیناً وہ صاحب عطا اور کرم فرمانے والا ہے۔

اے اہل بہاء! حکمت و بیان کی تلواروں کے ذریعے دلوں کی بستیوں پر قبضہ کر لو۔ یقیناً جو لوگ اپنی خواہشِ نفسانی کے بل پر جھگڑتے ہیں وہ نمایاں پردے میں گرفتار ہیں۔ کہدو کہ حکمت کی تلوار سخت گرمی سے بھی زیادہ گرم اور لوہے کی تلوار سے بہت ہی زیادہ تیز ہے کاش تم عارفوں میں سے ہو جاؤ۔ میرے نام اور میری قوت سے حکمت کی تلوار نکالو۔ پھر اس سے ان لوگوں کے دلوں کی بستیاں فتح کر ڈالو جو خواہش نفسانی کے قلعہ میں گھرے بیٹھے ہیں۔ اسی طرح تمہارا پروردگار ابہیٰ تمہیں حکم دیتا ہے جبکہ وہ مشرکوں کی تلواروں کے نیچے جلوس فرما ہے۔ اگر تم کسی کی خطا سے واقف ہو جاؤ تو اُسے پوشیدہ رکھو تاکہ خدا تمہاری پردہ پوشی کرے۔ بیشک وہی پردہ پوش بڑے فضل والا ہے۔

اے مالداروں کے گروہ! جب تم کسی فقیر کو دیکھو تو اسکے ساتھ تکبر سے پیش نہ آؤ۔ اس چیز کو سوچو جس سے تم پیدا کئے گئے ہو۔ واقعی ہر ایک شخص حقیر پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ رآگے ہم نے کہا ہے) تمام عالم کو ایک انسان کے بدن کی مانند دیکھو۔ جسے بیماریاں لاحق ہیں۔ اور اس کی تندرستی اسمیں بسنے والوں کے میل ملاپ پر موقوف ہے۔ ہم نے جو شریعت تمہیں دی ہے اسپر اکٹھے ہو جاؤ۔ اور اختلاف کرنیوالوں کی راہوں پر نہ چلو۔

دنیا اور دنیا داروں کی حالت پر غور کرو۔ وہ جس نے عالم کو اپنے لئے بنایا ظالموں کے ہاتھوں بدترین بستی میں قید ہے۔ اور افقِ سجن سے خدائے بزرگ برتر کی صبح کیجانب لوگوں کو پکار رہا ہے۔

کیا تو اپنے پاس کے خزانوں پر پھولا ہوا ہے یہ جانتے ہوئے کہ عنقریب یہ خزانے فنا ہو جائیں گے یا تو اس خوشی میں پھولا ہوا ہے کہ ایک بالشت بھر زمین پر حکمران ہے۔ حالانکہ یہ سب کی سب

مملکت اہل بہآء کے نزدیک ایک مری ہوئی چیونٹی کی آنکھ کے تل سے زیادہ با وقعت نہیں۔ تو یہ سب کچھ انکے لئے چھوڑ دے جو اسکے اہل ہوں۔ پھر تو تمام جہانوں کے مقصود کی جانب رُخ کر۔ غور کرنیوالے اور انکے راونچے اونچے محل کہاں ہیں؟ انکی قبروں کو دیکھ تاکہ تو اس چیز سے جسکو ہمنے دیکھنے والوں کے لئے عبرت بنایا ہے نصیحت حاصل کرے۔ اگر وحی کی خوشبوئیں تجھے گھیر لیں تو تو آسمانی بادشاہت کی جانب رُخ کئے ہوئے مُلک سے بھاگ کھڑا ہوگا۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہی اس منظر کریم کے قریب پہنچنے کے لئے تو وہ سب کچھ صرف کر ڈالے گا۔

اور ہم نے حضرت روح کی جماعت میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ اِس لوح کو بھیجدے اور اسنے ذکر کیا کہ لوح مع ترجمہ میں نے ارسال کر دی ہے۔ والعلم عند اللہ العزیز العلام۔

اور

(سورۂ ہیکل کا ایک جزو)

حضرت شہنشاہ روس ایدہ اللہ تبارک تعالیٰ کی لوح ہی

اے بادشاہِ روس! خداوند ملکِ قدوس کی ندا سُن۔ اور اس بارگاہِ فردوس کی جانب بڑھ جسمیں وہ سکونت پذیر ہی جو ملاً اعلیٰ میں اسماءِ حُسنیٰ کے ساتھ اور ملکوتِ انشآء میں خداوند بہجتی الابہیٰ کے نام سے موسوم ہے۔ خبردار جو تیرے پروردگار رحمٰن رحیم کی طرف متوجہ ہونے سے کوئی چیز تجھے روک سکے۔ جو کچھ تو نے خلوت میں اپنے مولیٰ سے دعا کی وہ ہم نے سُنی لہٰذا میری عنایت کی خوشبو چل پڑی۔ اور میری رحمت کا سمندر موج میں آیا۔ ہمنے حق کے ساتھ تجھے جواب دیا۔ بیشک تیرا پروردگار علیم حکیم ہے۔

جب میں طہران کے قیدخانے کے اندر سلاسل و اغلال میں اسیر تھا تو تیرے ایک سفیر نے میری مدد کی۔ اسوجہ سے خدا نے تیرے لئے ایک ایسا مقام مقدر فرمایا ہے جسکو

بجز اُسکے اور کوئی نہیں جانتا۔ خبردار جو تو اس مقامِ عظیم کو تبدیل کرے۔

(اس سے آگے پھر ہمنے کہا) یقیناً باپ آگیا۔ اور بیٹا وادیِ مقدس میں کہہ رہا ہے لبیک اے میرے مولیٰ لبیک۔ اور طور (اس) گھر کے گرد طواف کرنے لگا۔ اور درخت بلند ترین آواز سے پکار اٹھا، یقیناً وہاب بدلیوں پر سوار ہو کر آگیا۔ اسکا قرب حاصل کرنے والوں کو مبارک اور دور ہونیوالوں پر افسوس۔ لوگوں کے درمیان اس امرِ مبرم کے ساتھ کھڑا ہو جا۔ پھر تمام امتوں کو خداوند عزیز عظیم کی جانب بلا۔ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو خدا کو اسکے کسی نام کے ذریعہ تو پکارتے رہے اور جب خود وہ نام والا آیا تو اسکے انکاری اور اس سے روگردان ہو گئے۔ اور اسپر ظلم صریح سے فتوے لگا بیٹھے۔

دیکھ اور اُن ایام کو یاد کر جبمیں روح تشریف لائے اور آپ پر ہیرودیس نے حکم لگایا۔ خدا نے غیبی لشکروں سے روح کی مدد کی اور برحق طور پر اسکی حفاظت فرمائی اور اسے اپنے وعدے کے مطابق دوسری سرزمین کی طرف بھیجدیا۔ بیشک وہ اپنے ارادے کا حاکم ہے۔ بیشک تیرا پروردگار جسکی چاہتا ہے حفاظت کرتا ہے اگرچہ وہ بیچ سمندر، یا اژدہے کے منہ میں ہو یا ظالموں کی تلوار کے نیچے ہو۔ (اس سے آگے چلکر ہمنے کہا)

میری نداء کو دوبارہ میرے قیدخانے کی جانب سے سُن تاکہ وہ اس سے جو میرے جمال پر میرے مظاہرِ جلال سے وارد ہوا تجھے باخبر کرے اور تو میری قدرت کے باوجود میرے صبر کو اور میرے اقتدار کے ہوتے ہوئے میرے تحمل کو شناخت کرے۔ میری زندگی کی قسم جو کچھ میری قلم سے نازل ہوا اگر تو اُسے شناخت کرے۔ اور میرے امر کے خزانوں اور میرے اسرار کے موتیوں پر جو میرے اسماء کے سمندروں اور کلمات کے سیپیوں کے اندر ہیں اگر تو مطلع ہو جائے تو البتہ خدا کی راہ میں اسکی عزیز و بلند ملکوت کا مشتاق ہو کر اپنی جان نثار کر دے۔ آگاہ ہو میرا جسم دشمنوں کی تلواروں

کے نیچے اور میرا بدن بیشمار بلاؤں میں ہے مگر روح ایسی مسرت میں ہے کہ تمام جہان کی شادمانی بھی جسکی برابری نہیں کرسکتی

اور اسی طرح حضرت ملکہ ایدہا اللہ تبارک تعالیٰ کی لوح کی بعض آیات ذکر کیجاتی ہیں مقصد یہ کہ شاید آنجناب کو وحی کی خوشبوئیں اپنی طرف کھینچ لیں۔ اور آپ محض خدا کے لئے امر کی خدمت پر کمربستہ ہوجائیں۔ اور حضرات ملوک وفقہم اللہ کی الواح میں سے جو نہ پہنچی ہوں انہیں پہنچادیں۔ یہ امر عظیم ہے۔ یہ خدمت عظیم۔ اس سرزمین میں بہت سے مشہور علماء ہیں۔ ان تمام حضرات سادات سے جو کہ بزرگی و شان میں معروف ہیں مشورہ کیجئے اور جو کچھ قلم اعلیٰ سے جاری ہوا دکھلادیجئے۔ شاید عالم کی اصلاح اور نفوس امم کی تہذیب کے لئے تائید پائیں۔ اور دلوں میں چھپے ہوئے کینہ و بغض کو نصائح الٰہی کے کوثر سے خاموش کریں۔ اس توفیق کو ہم حق سے طلب کرتے ہیں اور اسکے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں۔

اے ملکہ لندن! درخت خداوندی سے اپنے تمام جہان کے مالک پروردگار کی آواز سُن کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں غالب اور حکمت والا ہوں۔ زمین کی تمام چیزوں کو ایک طرف رکھدے۔ پھر حکومت کے سر کو اپنے بزرگ پروردگار کی یاد کے تاج سے مزین کر۔ بیشک وہ بڑی شان سے عالم میں آپہنچا۔ اور انجیل میں جو کچھ کہا گیا تھا وہ پورا ہوگیا۔ ملک شام کی سرزمین، مالک انام جل جلالہ کی آمد سے مشرف ہوگئی۔ اور سمت جنوب و شمال کو شراب وصال کے نشہ نے گھیر لیا۔ مبارک وہ جسنے اس صبح روشن میں رحمٰن کی خوشبو پائی اور مشرق جمال کی طرف رُخ کیا۔ مسجد اقصیٰ بیت المقدس اپنے پروردگار ابہیٰ کے خوشگوار جھونکوں سے جھوم رہا ہے اور سرزمین بطحا خدائے بزرگ و برتر کی ندا سے گونج رہی ہے اور اسکی ہر کنکری پروردگار کے اس بزرگ نام کی تسبیح پڑھ رہی ہے جو اسکے سامنے آگے ہم نے کہا ہے۔ ہم تجھے محض خدا کے لئے نصیحت کرتے ہیں۔ اور ہم پسند کرتے ہیں کہ

آسمان و زمین بنانے والے پروردگار کی یاد میں تیرا نام بلند ہو۔ بیشک وہ میری باتوں کا گواہ ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تو نے غلام اور لونڈیوں کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی ہے۔ خدا نے اس نئے ظہور میں یہی حکم دیا ہے۔ خدا نے اس کام کی جزا تیرے لئے لکھدی ہے بیشک وہ اچھے کام کرنیوالی اور اچھے کام کرنے والوں کو پورا بدلہ دینے والا ہے۔ اگر تو اس پیغام کی پیروی کرے جو خدائے علیم و خبیر کی جانب سے تجھے بھیجا گیا ہے۔ یقیناً وہ شخص جسنے آیات نازل کرنے والے خدا کی طرف سے اپنے پاس بینات آنے کے بعد روگردانی اور تکبر سے کام لیا خدا اسکے عمل کو اکارت کردے گا۔ بیشک وہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

اعمال، خدا کی طرف متوجہ ہونے کے بعد ہی مقبول ہوتے ہیں۔ جو حق سے روگردان ہے وہ خلق میں سب سے زیادہ پردہ غفلت میں ہے۔ خدائے غالب و قدیر کی طرف سے ایسا ہی مقدر کیا گیا ہے۔ اور ہم نے سُنا ہے کہ تو نے زمام مشورت (پارلیمنٹ) جمہور کے ہاتھوں میں سکھدی ہے۔ یہ تو نے خوب کیا کیونکہ جمہوریت کے ذریعہ ہی تمام کاموں کی اُصولی بُنیادیں مضبوط ہونگی۔ اور تیرے زیر سایہ رہنے والے سب ادنیٰ اور اعلیٰ لوگوں کے دل اطمینان پائینگے۔ لیکن اس جمہوری پارلیمنٹ کے ممبروں کو خدا کے بندوں میں امانت دار ہونا چاہئے۔ اور انہیں اپنے آپکو تمام روئے زمین کا وکیل سمجھنا چاہئے۔ یہ وہ بات ہے جو خدائے مدبر و حکیم کی طرف سے لوح میں ان سے کہی گئی۔ اور جب اُن میں سے کوئی پارلیمنٹ کی طرف متوجہ ہو تو اُفقِ اعلیٰ کی طرف توجہ کرے اور کہے اے میرے پروردگار! تیرے روشن نام کے وسیلہ میں تجھسے چاہتا ہوں کہ تو مجھے ایسی بات کی توفیق و تائید عطا فرما جس سے تیرے بندوں کے کام درست ہوں۔ اور تیری بستیاں آباد ہوں۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ جو پارلیمنٹ میں محض خدا کے لئے جاتا ہے اور خالص انصاف کے ساتھ لوگوں میں حکم کرتا ہے۔ بیشک وہ کامیاب انسانوں میں سے ہے۔

لندن اور دوسرے شہروں کی پارلیمنٹ کے ممبرو! غور و تدبر سے کام لو۔ اور اس امر میں گفتگو کرو جس سے عالم اور اسکی حالت درست ہو۔ عالم کو ایک انسانی ہیکل کی مانند مشاہدہ کرو وہ کامل تندرست پیدا کیا گیا پھر طرح طرح کے مختلف اسباب سے بیماریوں نے اُسے نڈھال کر دیا اور ایکدن بھی اُسکا جی اچھا نہ رہا بلکہ اسکا مرض بڑھتا ہی گیا کہ وہ ان طبیبوں کے تصرف میں جا پڑا جو خواہشِ نفسانی کی سانڈنی پر سوار اور سرگشتہ لوگوں میں سے تھے بجز انکے جنہیں خدائے رب العلمین نے بچ یا۔

اور اگر کبھی جسم عالم کے اعضاء میں سے کوئی عضو کسی طبیب حاذق کے ذریعہ اچھا ہو گیا تو باقی دوسرے اعضاء اسی پہلی حالتِ بیماری میں ہی رہ گئے۔ علیم و خبیر تمہیں اسی طرح خبر دیتا ہے۔ اور آج ہم عالم کو ان لوگوں کے ہاتھ میں دیکھتے ہیں جو غرور کے نشہ میں ایسے چور ہیں کہ وہ اپنی بھلائی بھی نہیں جانتے تو پھر وہ اس اہم اور عظیم الشان امر کو کیا جان سکتے ہیں۔ (ہم نے آگے چلکر کہا ہے)

خدا نے عالم کی صحت کے لئے تریاق اعظم اور سب سے بڑا ذریعہ جو بنایا ہے وہ تمام روئے زمین کے بسنے والوں کا ایک امر اور ایک شریعت پر متحد ہونا ہے۔ یہ کبھی ممکن نہیں بجز ایک حاذقِ کامل تائید یافتہ طبیب کے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی بات حق ہے۔ اور اس کے بعد بجز کھلی گمراہی کے اور کچھ بھی نہیں۔ جب کبھی یہ وسیلۂ اعظم آیا اور یہ نور مشرقِ قدم سے چمکا، تو بناوٹی طبیب آڑے آئے اور اس نور کے اور عالم کے درمیان ابر بن گئے جبھی تو عالم کی بیماری دور نہ ہوئی اور مریضِ عالم ابھی تک اپنے دکھ میں مبتلا ہے۔ بناوٹی طبیب عالم کی نگہداشت اور تندرستی کے لئے کچھ بھی قدرت نمائی نہ کر سکے۔ اور وہ جو مخلوق میں مظہر قدرت تھا بناوٹی طبیبوں کے کرتوتوں کے باعث اپنے مقصد سے روک دیا گیا۔

ان دنوں پر نظر ڈالو۔ جن میں جمالِ قدم اسم اعظم کے ساتھ عالم کی زندگی اور سب کے اتحاد کے لئے آیا۔ لوگ تیز تلواریں لیکر اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے وہ کام کیا

جس سے روح الامین بے چین ہے۔ یہانتک کہ اُسے خراب ترین بستی میں قید کردیا۔ اور اسکے دامن سے مُتقبلین کے ہاتھ جدا ہوگئے۔ جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے مصلح عالم آ گیا۔ کہتے ہیں تو یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ وہ مفسدین میں سے ہے۔ باوجودیکہ وہ کبھی انکو ساتھ نہیں بہرحال اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ اُسنے ایک سکنڈ بھی اپنی جان کی حفاظت نہیں کی۔ وہ ہر دم سرکش لوگوں کے ہاتھوں میں رہا۔ انہوں نے کبھی اُسے قید کیا اور کبھی بستیوں میں سے نکالا۔ اور بار ہا اُسے شہروں میں لیئے پھرے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی ہم پر ظلم کیا۔ اور خدا اسبات کو خوب جانتا ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔

یہ نسبتِ فساد ایسی ہی تہمت فساد ہے جو پہلے فرعون نے حضرت کلیم اللہ پر لگائی تھی۔ رحمٰن نے قرآن میں جو نازل فرمایا اسکو پڑھ۔ اس خداوند تبارک تعالیٰ نے فرمایا دیکھنے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو انہوں نے آپ کو ساحر اور کذاب کہا۔ سو جب ہماری طرف سے وہ حق لیکر آئے تو وہ کہنے لگے کہ جو لوگ اسکے ساتھ ایمان لائیں انکے بیٹوں کو قتل کردو اور انکی عورتوں کو زندہ رکھو۔ حالانکہ کافروں کے مکر محض گمراہی میں ہوا کرتے ہیں۔ اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کردوں تاکہ وہ اپنے رب کو مدد کے لیئے پکارے مجھے تو یہ خوف ہے کہ کہیں وہ تمہارے دین کو نہ بدل دے یا زمین پر فساد نہ برپا کرے۔ اور موسیٰ نے کہا میں ہر ایک متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں لاتا، اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں،

ہمیشہ لوگ مصلح عالم کو مفسد سمجھتے اور ایسی باتیں کہتے رہے ہیں جنہیں سب سُن چکے ہیں۔ جس وقت بھی نیّرِ ظہور ارادۂ الٰہی کے افقِ بلند سے طلوع ہوا ایک جماعت انکار پر اور ایک جماعت روگردانی پر تُل گئی۔ اور ایک گروہ طرح طرح کے بہتانوں سے کام لیکر بندوں کو مالکِ ایجاد کی شریعت عنایت سے محروم کرنے لگا۔ چنانچہ اب بھی جن لوگوں نے اس مظلوم کو نہ دیکھا

نہ ساتھ رہے وہ ایسی باتیں بناتے رہتے ہیں جو آنجناب سنتے آرہے ہیں۔

کہدیجئے اے قوم! آج آفتاب بیان آسمانِ فضل کے اُفق سے طلوع اور مکلّم طور کا نور تمام ادیان کے سامنے درخشاں و ضیا فگن ہو رہا ہے۔ سینہ و قلب اور گوش و بصیرت کو بیانِ رحمٰن کے کوثر سے پاک صاف کرکے متوجہ ہو تو البتہ خدا کی قسم تمام اشیاء سے یہ ندا سنوگے کہ یقیناً حق آپہنچا منصفوں کو مبارک مقبلوں کو مرحبا۔

اس سدرۂ مبارکہ کی نسبت جو کچھ بھی انہوں نے کہا ہے ہر عالم صاحب بصیرت اور ہر عارف باخبر اسکے ثبوت ہونے پر گواہ ہے۔ حضرت کلیم کے بارے میں جو آیات نازل ہوئی ہیں آنجناب نے ضرور اسکو دیکھا اور پڑھا ہے۔ جیساکہ اس خداوند تبارک تعالیٰ کا قول ہے (فرعون نے موسیٰ سے کہا، کیا ہمنے اپنے گھر میں بچپن سے ہی تیری پرورش نہیں کی اور تونے برسوں ہم میں عمر گذاری۔ اور تونے وہ کام کیا جو تو کر گذرا۔ اور تو کافروں میں سے ہے۔ موسیٰ نے فرمایا ہاں میں نے جب کیا تھا جب میں گمراہوں میں سے تھا۔ سو میں تم سے خوفزدہ ہوکر بھاگا تو میرے پروردگار نے مجھے اپنا حکم عنایت فرمایا اور مجھے رسولوں میں شامل کردیا۔)

اور ایک مقام پر وہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (موسیٰ شہر میں وہاں کے باشندوں سے بے خبری کی حالت میں داخل ہوا تو دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا۔ ایک اسکی قوم کا تھا اور دوسرا اسکا مخالف۔ اسکی قوم کا آدمی جو تھا اسنے موسیٰ سے اپنے دشمن کے مقابل مدد طلب کی سو موسیٰ نے ایک گھونسا مارا تو اسکا کام ہی تمام کردیا۔ موسیٰ نے کہا یہ شیطانی کام ہے۔ بیشک وہ دشمن اور کھلا ہوا گمراہ کنندہ ہے اور کہا کہ اے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو مجھے بخشدے سو خدا نے بخشدیا۔ یقیناً وہ غفور الرحیم ہے۔ موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار تونے جو مجھپر اپنا انعام فرمایا ہے میں ہرگز کبھی مجرموں کا مددگار نہوں گا ہ پھر موسیٰ شہر کے اندر خوف و رجا کی حالت میں نکلا تو جس شخص نے

کل آپ سے مدد طلب کی تھی وہ پھر موسیٰ کو مدد کے لئے چلا کر پکار رہا تھا۔ موسیٰ نے کہا تو بھی بڑا ہی مجرم آدمی ہے۔ سو جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ پھر اپنے دشمن کو پکڑے تو وہ بولا اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا مجھے بھی قتل کر دے۔ تو یہی چاہتا ہے کہ زمین پر ستمگار بنے اور اہل اصلاح میں ہونا پسند نہیں کرتا۔

آپ گوش و بصیرت پاک اور صاف ہونا چاہئے تاکہ عدل و انصاف سے کام لیں۔ حضرت کلیم نے بھی ظلم و گمراہی کا اقرار اور اسی طرح اپنے خوف اور گریز اور گناہگاری کا اعتراف کیا اور حق جل جلالہ سے بخشش کے طلبگار اور اس سے بامراد ہوئے۔

اے شیخ: حق جل جلالہ جب کبھی اپنے مظاہر ذات کے ذریعہ ظاہر ہوا یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید کے جھنڈے کے ساتھ آیا۔ کسی کا حق نہیں جو چون و چرا کرے اور جس نے چون چرا کیا وہ خداوند رب الارباب سے روگردان ہوا۔ ایام ظہور میں اس قسم کے امور ظاہر اور موجود ہوئے چنانچہ اس مظلوم کے بارہ میں بھی لوگوں نے وہ باتیں کہیں کہ تمام مقربین اور مخلصین نے اسکی جھوٹ ہونے کی گواہیاں دیں اور دیتے ہیں۔ بقائے خداوندی کی قسم! یہ دامن اس قسم کی باتوں سے ہمیشہ پاک رہا ہے۔ اگرچہ اب کچھ لوگوں نے ارادہ کیا ہے کہ جھوٹ اور نالائق بہتانوں سے (اس ذیل مقدس کو) آلودہ کریں مگر خدا جانتا ہے اور وہ نہیں جانتے۔ جو شخص خدائی قدرت و قوت کے ساتھ تمام عالم کی قوموں کے مقابل کھڑا ہوا اور سب کو افق اعلیٰ کی طرف دعوت فرما رہے اسکا انکار کر بیٹھے ہیں۔ اور ان لوگوں کی پیروی میں پڑ رہے ہیں جو ہمیشہ پردوں کے پیچھے ساکن اور اپنی حفاظت میں مشغول رہے ہیں۔ اب بھی ایک جماعت جھوٹ اور بہتان بنانے میں مشغول ہو رہی ہے اور دلوں میں شبہات ڈالنے کے سوا کوئی مقصد نہیں رکھتی۔ جو کوئی شخص بھی مدینہ کبیرہ (قسطنطنیہ) سے اس سرزمین کا قصد کرتا ہے فوراً تاربرقی کے ذریعہ خبر دیتے ہیں

کہ وہ روپیہ چوری کرکے عکا چلا گیا ہے

ایک عالم و کامل و فاضل شخص نے آخری عمر میں ارض مقدس کا قصد کیا۔ اور اسکا مقصد اعتکاف تھا۔ اسکی بارے میں وہ کچھ لکھا جس سے کہ مخلصوں اور مقربوں کی شور ماتم بلند ہوئے۔ مرحوم و مغفور حضرت مشیر الدولہ میرزا حسین خان غفر اللہ لہٗ اس مظلوم کو پہچانتے تھے اور البتہ سلطنت کے احباب و اراکین کے سامنے آستانے میں اس مظلوم کے ورود کی تفصیل اور اسکے اقوال و اعمال آپ ذکر فرما چکے تھے۔ ہمارے پہنچنے کے دن سلطنت کا نمائندہ حاضر ہوا اور جس مقام کا اُسے حکم ملا تھا وہاں ہمیں لے گیا۔ درحقیقت سلطنت کی طرف سے کمال محبت و عنایت ان مظلوموں کی نسبت ظاہر و مشہود ہوئی۔ دوسرے دن مرحوم و مغفور مشیر الدولہ وزیر مختار کی نیابت میں شاہزادہ شجاع الدولہ اور میرزا صفا تشریف لائے۔ اور اسی طرح دولت علیہ کے بعض اور وزراء منجملہ مرحوم کمال پاشا اور بعض اور لوگ بھی آئے۔ یہ مظلوم خدا پر توکل کئے ہوئے بغیر کسی غرض اور مطلب کے چار مہینہ اُس سرزمین پر مقیم رہا۔ اور اسکے اعمال سب کے نزدیک معلوم و مشہود تھے جسکا بجز اسکے کوئی انکار نہیں کرسکتا جو حاسد اور جھوٹا ہو۔ جس نے خدا کو پہچانا وہ ہرگز اسکی ماسوا کو کوئی چیز نہیں جانتا۔ ہم کبھی اسیات کو پسند نہیں رکھتے کہ اس قسم کے امور کا تذکرہ کریں۔

ایران کے بعض بڑے بڑے لوگ جب اس شہر میں وارد ہوئے تو دربدر نوکری اور انعام و اکرام کے لئے کوشش کرتے پھرے۔ اور یہ مظلوم اگر عزت کا باعث نہ تھا تو ذلت کا باعث بھی نہ ہوا۔ اور حضرت مرحوم مغفور اعلی اللہ مقامہٗ کا یہ عمل اس مظلوم کی دوستی کی نظر سے نہ تھا بلکہ مقتضیات حکمت اور در پردہ جو خدمت مدنظر رکھتے تھے اسکی وجہ سے تھا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سلطنت کی خدمت میں ایسے امین سمجھے کہ آپکے عرصہ وجود میں خیانت کے ملنے کوئی راستہ اور مقام نہ تھا۔ اور بحر اعظم میں ان مظلوموں کے ورود کا باعث بھی وہی تھے

مگر چونکہ اپنے کام میں وہ سچے تھے (لہٰذا) ذکرِ خیر کے لائق ہیں۔ ہمیشہ اِس مظلوم کا منشا و مقصد دولت و ملت کی بلندی و ترقی رہی ہے نہ کہ اپنی بلندی و عزت۔ اِسوقت ایک جماعت نے ایک گروہ کو اکٹھا کر کے اِس مظلوم کی ہتکِ عزت پر قیام کیا ہے۔ مگر مظلوم خداوند تبارک تعالیٰ سے درخواست کرتا ہے کہ اُنہیں رجوع لانے کی تائید بخشے اور مافات کے تدارک کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے بابِ عطا کے حضور اُنہیں جھکنا نصیب کرے۔ بیشک وہ غفور الرحیم ہے۔

اے شیخ! میری قلم میرے حال پر نوحہ کر رہی ہے۔ اور لوحِ اِسبات پر گریہ کناں ہو رہی ہے جو مجھ پر اس شخص سے (ظالمانہ) واردات ہوئیں جسکی ہم نے برسوں تک حفاظت کی اور اسکا حال یہ تھا کہ میرے روبرو رات دن خدمت پر کمربستہ رہتا تھا یہانتک کہ اسکو میرے ایک خادم نے بہکایا جو سیّد محمد کے نام سے موسوم تھا۔ وہ بندگانِ موقنین اسبات کے گواہ ہیں جنہوں نے زوراؔ سے میرے ہمراہ ہجرت کی حتیٰ کہ ہم اس سجن عظیم میں وارد ہوئے۔ اُن دونوں سے ہم پر ایسی جفائیں وارد ہوئیں جس سے ہر ایک عالِم نے شورِ فریاد بلند کیا۔ اور ہر ایک عارف نوحہ گر ہوا۔ منصفوں کے آنسو جاری ہو پڑے۔ ہم خدا سے درخواست کرتے ہیں کہ غافلوں کو عدل و انصاف کی تائید عطا فرمائے اور جن باتوں سے وہ غافل ہو رہے ہیں اُنہیں اسکی معرفت عطا کرے۔ بیشک وہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

اے پروردگار! اپنے بندوں کو اپنے بابِ فضل سے نہ روک۔ اور اُنہیں اپنی بارگاہِ قُرب سے رَدّ نہ فرما۔ ان کی تائید فرما کہ وہ سبحاتِ جلال کو اُٹھا سکیں اور اوہام و آمال کے حجبات کو چاک کر دیں۔ یقیناً تو بے نیاز و بلند ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی غالب فضّال۔

آفتابِ بُرہان کی قسم جو آسمانِ ایقان کے اُفق سے طلوع ہوا۔ یہ مظلوم تمام شب روز لوگوں کی تہذیب میں مشغول رہا یہانتک کہ دانائی کا نور نادانی کی تاریکی پر غالب ہو گیا۔

کہ شیخ! اکثر ذکر کیا گیا اور کیا جا رہا ہے. ہنوز چالیس سال عنایت الٰہی اور خدا کے قوی اور نافذ امداد سے کے ساتھ حضرت سلطان ایدہ اللہ کی مدد کی. ایسی مدد جو صاحبانِ عدل و انصاف کے نزدیک ثابت اور محقق ہے جسکا کوئی انکار نہ کرے گا بجز اسکے جو سرکش اور گنہگار یا بغض و شک کا شکار ہو تا ہو۔ تعجب یہ ہے کہ سلطنت کے وزراء اور امنائے ملت ابتک ایسی ظاہر و آشکار خدمت پر ملتفت نہیں ہوئے. یا ہوئے ہیں اور کسی حکمت کو مدنظر رکھکر ذکر نہیں کرتے ہیں. چالیس سال سے پہلے بندوں کے درمیان ہر سال لڑائی جھگڑے نمودار و برپا رہتے تھے. بعد اسکے حکمت و بیان اور نصیحت و عرفان کے لشکروں کے ذریعہ سب نے صبر کی مضبوط رسّی پکڑی اور بردباری کا روشن دامن تھاما. اور ایسی شان سے اس صفت کا ظہور ہوا کہ اس گروہِ مظلوم پر جو کچھ وارد ہوا انہوں نے تحمل کیا اور بالکل حق کے حوالے کر دیا. باوجودیکہ مازندران اور رشت میں ایک بڑی کثیر جماعت کو بدترین اذیتوں کے ساتھ عذاب دیا. منجملہ ایک حضرت حاجی نصیر تھے جو فی الحقیقت ایک نور تھا جو آسمانِ تسلیم کے اُفق سے نمودار ہوا. آپ کو شہید کرنے کے بعد آپکی آنکھیں نکالیں اور آپکے دماغ کے ٹکڑے کئے اور ظلم اس حد کو پہنچا کہ دوسرے ممالک کے باشندوں نے بھی گریہ و ماتم کیا. اور پوشیدہ طور پر اطرافِ ممالک سے بعضوں نے آپکے عیال اور صغیر بچوں کی مدد کی. اے شیخ! جو کچھ واقع ہوا قلم اسکے ذکر سے حیا کرتی ہے.

سرزمین صاد (اصفہان)، میں ظلم کی آگ ایسی بھڑکی کہ ہر ایک منصف نوحہ گر ہوا. تیری جان قسم علم و معرفت کے شہروں سے آہ و بکا کا شور اُٹھنے لگا. ایسا کہ نیک کردار اور پرہیزگار لوگوں کے جگر پگھلنے لگے. وہ نورانی آفتاب حسنین نے اس سرزمین میں اپنی جان راہِ خدا میں فدا کی. انہیں دولت و ثروت اور عزت نہ روک سکی. خُدا ہی خوب جانتا ہے کہ ان دونوں پر کیا گذری. لوگ اکثر بے خبر ہیں. اور اُن سے پہلے جناب کاظم اور انکے ساتھی

اور آخر کار حضرت اشرف نے کمال درجہ کے شوق و اشتیاق کے ساتھ شربت شہادت نوش کیا اور رفیق اعلیٰ کی طرف جا پہنچے۔ اور اسی طرح سردار عزیز خاں کے وقت میں جناب عارف باللہ میرزا مصطفیٰ اور آپکے ساتھیوں کو پکڑا اور رفیق اعلیٰ و اُفق ابہیٰ کو پہنچا دیا۔ الغرض ہر شہر میں ظلم کے آثار ظاہر و آشکار ہو رہے ہیں ایسا ظلم جو اپنی نظیر و مثال نہیں رکھتا۔ باوجود اسکے کسی شخص نے بھی مدافعت کے لئے قیام نہیں کیا۔ حضرت بدیع نے جو کہ حضرت سلطان کی لوح کے حامل تھے غور کیجئے کس طرح جان دی۔ میدانِ انقطاع کے اس سوار نے اپنا بیش قیمت تاجِ زندگی دستِ یکتا پر نثار کر دیا۔

اے شیخ اگر ان امور کا انکار کر دیا جائے تو کونسا امر اقرار کے لائق باقی رہتا ہے محض خدا کے لئے بیان کر اور خاموش مت رہ۔ حضرت نجف علی کو پکڑا وہ کمال جذبہ و شوق کے ساتھ مقامِ شہادت کی طرف روانہ ہوئے اور یہ کلمہ کہہ رہے تھے ع

ما بہاء و خوں بہا را یافتیم

یہی کہتے کہتے جان نثار کر دی۔ اُس آفتابِ انقطاع کے اشراق و جلوے کو جو کہ ملا علیجان کے قلب کے شطرِ بلند سے طلوع ہوا ملاحظہ کیجیے۔ کلمہ علیا کے نفحات اور قلمِ اعلیٰ کے اقتدار نے اُسے کچھ ایسا جذبہ بخشا کہ میدانِ شہادت اور محفلِ عشرت اسکے نزدیک یکساں ہو گئے بلکہ میدانِ شہادت بہتر ہو گیا۔

جناب ابوبصیر اور سید اشرف زنجانی کے بارے میں غور کیجئے۔ اُمِ اشرف کو بُلا کر لائے کہ وہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرے۔ اُسنے آکر ایسی ترغیب دی کہ سید اشرف شہادت کبریٰ سے فائز ہوئے۔ اے شیخ یہ گروہ خلیج اسماء سے گذر چکا ہے اور اسنے

دریائے انقطاع کے کنارے خیمہ لگا لیا ہے۔ یہ لوگ سو ہزار جان بے دریغ نثار کر دیتے ہیں اور دشمنوں کی خواہش کے مطابق بات نہیں کرتے۔ اور خدا کے ارادے کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور لوگوں کی باتوں سے فارغ و آزاد ہیں۔ انہوں نے سر دیدیا مگر ناشائستہ کلمہ زبان سے نہ نکالا۔ غور کیجئے گویا یہ لوگ دریائے انقطاع کا پانی پی چکے ہیں۔ انہیں دنیاوی زندگی خدا کی راہ میں شہادت سے نہ روک سکی۔ مازندران میں خدا کے بندوں کی بہت بڑی جماعت کو ختم کر دیا۔ حاکم نے چند افترائی باتیں کر کے ایک جماعت کو لوٹ لیا۔ مثلاً جو باتیں اسنے کہیں اُن میں ایک یہ بھی کہا کہ ان لوگوں نے ہتھیار جمع کئے ہیں اور خانہ تلاشی کے بعد بندوق کی ایک نال بغیر کسی دوسرے سامان کے پڑی ہوئی ملی۔

سبحان اللہ! یہ جماعت ہتھیاروں کی محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ اسنے اصلاح عالم کے لئے کمر ہمت باندھ رکھی ہے۔ ان کا لشکر پاکیزہ اعمال اور انکے ہتھیار پسندیدہ اخلاق ہیں اور انکا سردار تقویٰ ہے۔ مبارک وہ جو انصاف کرتا ہے۔ خدا کی قسم یہ لوگ صبر و سکون اور تسلیم و رضا کے باعث مظاہر عدل ہو گئے ہیں۔ اور صبر میں انکی مستقل مزاجی اسدرجہ تک پہنچگئی ہے کہ وہ قتل کر دیئے گئے مگر انہوں نے کسی کو قتل نہ کیا۔ باوجودیکہ سرزمین کے اِن مظلوموں پر وہ مصائب وارد ہوئے ہیں کہ تاریخ عالم نے اسکی مثال ذکر نہیں کی۔ اور تمام امتوں کی آنکھ نے اسکی نظیر نہیں دیکھی۔ انہوں نے جو اِن بڑی مصیبتوں کو قبول کیا اور اسکی مدافعت میں ہاتھ نہ اٹھایا آخر اسکا سبب کیا تھا اور اسقدر تسلیم و سکون کی کیا وجہ تھی؟ اسکا سبب صبح شام قلم اعلیٰ کا انکو روکنا اور تمام امور کی باگ ڈور مالک ورحیٰ کی قوت و قدرت کے ساتھ تھامے رکھنا ہے۔

ابو بدیع کے بارے میں غور کرو کہ اس مظلوم کو گرفتار کیا اور اس مظلوم پر سب و شتم اور لعنت کرنے کا حکم دیا۔ مگر عنایت الٰہی اور رحمت ربانی سے ابو بدیع نے شہادت اختیار کی

اور اس سے فائز ہو گئے۔ اگر تم راہِ خدا کے شہیدوں کو شمار کرنے لگو تو شمار نہ کر سکو گے۔
حضرت سید اسمٰعیل علیہ سلام اللہ و عنایتہٗ کو دیکھئے کہ فجر سے پہلے دروازۂ بیت پر اپنے عمامے سے جاروب کشی کی اور پھر نہر کے کنارے پر بیت کی طرف متوجہ ہو کر اپنے ہاتھ سے خود ہی جان دیدی۔ کلمۂ الٰہی کے نفوذ کو دیکھئے کہ اِن سب لوگوں کو اول سبّ و لعن کا حکم دیا تھا لیکن کسی ایک نے بھی اپنے ارادے کو خدا کے ارادے پر مقدم نہ رکھا۔

اے شیخ! اس سے پہلے حضرت ذبیح ایک ہی نفس تھے۔ اور اب اس مظلوم نے تمہارے لئے وہ ظاہر کیا ہے جو منصفین کی حیرت کا موجب ہے۔ خدا کے لئے انصاف کر اور اپنے پروردگار کی خدمت پر کھڑا ہو جا۔ وہ تجھے ایسی جزا دے گا کہ تمام زمین کے دفینے اور تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں کے خزانے اسکی برابری نہیں کر سکتے۔ تمام امور میں خدا پر بھروسہ رکھ اور سب کام اُسی کو سونپ دے۔ وہ تجھے ایسا اجر بخشے گا جو کتاب کے اندر بڑا رتبہ رکھتا ہے۔ اس دو روزہ عمر کے اندر ایسے اعمال میں مشغول ہو جنسے رضائے الٰہی کی خوشبو مہکے اور وہ مقبولیت کے لباس سے آراستہ ہوں۔ حضرت بلال حبشی کا عمل چونکہ مقبول ہو گیا ان کا سین تمام عالم کے شین سے سبقت لیگیا۔ آج تمام گروہوں کو اتحاد و اتفاق کی روشنی سے منوّر ہو جانا چاہئے۔ الغرض بعض گروہوں کے کبر و غرور نے عالمِ دانائی کو خراب کر رکھا ہے اور عدل و انصاف کے گھر کو ویران کر دیا ہے۔

اے شیخ! اس مظلوم پر وہ کچھ وارد ہوا جو نظیر و مثال نہیں رکھتا۔ اور ہم نے ان سب مصیبتوں کو کمال تسلیم و رضا سے تہذیبِ نفوس اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے برداشت کیا۔ جن دنوں ہم ارضِ میم (مازندران) کے قید خانے میں تھے ایکدن ہمیں علماء کے سپرد کر دیا پھر معلوم ہے کہ کیا کچھ وارد ہوا۔ اگر آنجناب کبھی حضرت سلطان کے سامان خانے میں جائیں تو

انجمن کے نائب سردار سے خواہش کیجئے کہ وہ دو زنجیریں جنہیں سے ایک قرۃ کہر اور ایک سلاسل کے نام سے معروف ہے دکھائیں آفتابِ عدل کی قسم کہ چار مہینے یہ مظلوم ان میں سے ایک میں جکڑا ہوا دُکھ پاتا رہا ہے

بلا ایوب کی۔ سب ماجرا یعقوب کے غم کا
مرے دشتِ بلا کی آندھیوں کا ایک جھونکا تھا

اور اسی طرح مدینۂ عشق (عشق آباد) میں حاجی محمد رضا کی شہادت پر غور کیجئے۔ دُنیا کے ظالموں نے اس مظلوم پر وہ مصیبتیں وارد کیں کہ دوسری قوموں کے لوگ بھی رو پڑے اور نوحہ گر ہوئے۔ کیونکہ جیسا کہ مذکور و معلوم ہوا ہے بتّیس زخم انکے جسمِ مبارک پر لگائے گئے تھے۔ باوجود اسکے کسی ایک بہائی نے بھی امر سے تجاوز نہ کیا۔ اور کسی پر دست درازی نہ کی۔ ہر حال میں انہوں نے کتاب کے حکم کو اپنے ارادے پر مقدّم رکھا۔ باوجودیکہ اس شہر میں ایک کافی جمعیت اس گروہ کی تھی اور ہے۔ استدعا یہ ہے کہ حضرت سلطان ایدہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان معاملات پر خود غور فرمائیں اور عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائیں۔ باوجودیکہ ایران کے اکثر شہروں میں ان آخری سنین کے اندر اس جماعت کے لوگ قتل کئے گئے اور انہوں نے کسی کو قتل نہ کیا پھر بھی، دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگوں کے سینوں کے بُغض پہلے سے بھی زیادہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان مظلوموں کے بہترین اعمال کی ایک مثال حاکموں کے پاس دشمنوں کے بارے میں سفارش بھی۔ بعض لوگوں نے سُنا ہوگا۔ کہ اس مظلوم جماعت نے اس شہر (عشق آباد) میں حاکم کے پاس قاتلوں کی سفارش کی۔ اور تخفیف و معافی چاہی۔ اے اہلِ بصیرت! اس سے عبرت حاصل کرو۔

اے شیخ یہ آیاتِ محکمات ایک لوح میں قلمِ ابہیٰ سے نازل ہوئی ہیں۔

اے بندے! اس مظلوم کی ندا سُن جسنے خداوند مالکِ اسماء کی راہ میں سختیاں اور بلائیں اٹھائی ہیں۔ یہانتک کہ وہ ارض طا (طہران) میں قید کیا گیا۔ وہ لوگوں کو جنتِ علیا کی طرف پکار رہا ہے اور لوگوں نے اُسے گرفتار کیا اور شہروں اور بستیوں میں پھرایا۔ کتنی ہی راتیں ایسی تھیں کہ میری محبت میں میرے دوستوں کی آنکھوں سے نیند اُڑگئی۔ اور کتنے ہی دن ایسے تھے جبکہ بہت سے گروہ مجھپر چڑھ آئے۔ کبھی میں نے اپنے آپکو پہاڑوں کی بلندیوں پر دیکھا اور کبھی سجنِ طا میں سلاسل واغلال میں (پایا) بقائے خداوندی کی قسم میں تمام حالات میں شکر گذار۔ گرم گفتار۔ ذاکر۔ متوجہ۔ راضی۔ خاضع وخاشع رہا ہوں۔ اسی طرح میرے دن گذرتے چلے گئے حتیٰ کہ اس قیدخانے تک پہنچی جسکے باعث زمین زلزلے میں ہے اور آسمان نوحہ گر ہیں۔ مبارک وہ بندہ جسنے اوہام کو چھوڑ دیا۔ جبکہ مکنون آیات کے جھنڈے لیکر ظاہر ہوگیا۔

ہم اس ظہور اعظم کی لوگوں کو خبر دے چکے ہیں لیکن لوگ ایک عجیب نشہ میں ہیں۔ یہاں پر سمتِ حجاز سے ندا بلند ہوئی اور اسنے پکار کر کہا اے عکہ تجھے مبارکباد کہ تجھے خدا نے اپنی ندائے شیریں کا مطلع اور اپنی آیات کبریٰ کا مشرق بنایا۔ تیرے لئے کیا ہی اچھا ہوا کہ تجھپر کرسیِ عدل جاگزیں ہوئی۔ اور تیرے اُفق سے عنایت و الطاف کا آفتاب چمک اٹھا۔ مبارک وہ بندہ جو اس ذکرِ اعظم کے بارے میں انصاف سے کام لے۔ اور ہر ایک غافل شکی پر افسوس

بعض شہداء کی شہادت کے بعد مالکِ ادیان کے آسمانِ امر سے لوح برہان نازل ہوئی۔

"وہ صاحب اقتدار علم وحکمت الٰہی ہے"

ظالموں کی کرتوتوں کے باعث بغض وحسد کی آندھیوں نے کشتیِ بطحا کو گھیر لیا ہے اے علم کے نام سے شہرت رکھنے والے تو نے اُن لوگوں پر فتویٰ لگادیا جنکے لئے تمام جہان کی کتابیں نوحہ گر ہیں اور تمام مذاہب کے دفتر جنکی گواہی دے رہے ہیں اور تو اے حق سے دور

بڑے گہرے پردے میں گرفتار ہے۔ خدا کی قسم تو نے ایسے لوگوں پر حکم لگایا ہے جنسے اُفقِ ایمان جگمگا رہا ہے۔ وہ وحی الٰہی کے مطالع اور امر پروردگار رحمٰن کے مظاہر اسبات کی شہادت دیتے ہیں جو اپنی جانیں اور اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں دے چکے ہیں۔ اور تیرے ظلم سے تمام خلق میں خدا کا دین چیخ رہا ہے اور تو کھیل میں مصروف اور خوش و خرم ہے۔ میرے دل میں تیرا بغض نہیں اور نہ کسی اور بندے کا بغض ہے۔ عارف تجھے اور تجھ جیسے لوگوں کو صریح جہل میں گرفتار دیکھتا ہے۔ اگر تو اپنی کرتوت (کی اصلیت) سے خبردار ہو جائے تو اپنے آپکو آگ میں ڈالدے۔ یا گھر سے نکلکر پہاڑوں کی راہ لے اور روتے روتے اس مقام تک جا پہنچے جو خداوند مقتدر قدیر کی جانب سے تیرے لئے مقرر ہے۔

اے موہوم! گمان و اوہام کے پردے پھاڑدے تاکہ تو اس روشن اُفق سے آفتاب علم کو درخشندہ دیکھے۔ تو نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لختِ جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور تو خیال کر رہا ہے کہ تو نے دینِ خُدا کی مدد کی ہے۔ تجھے تیرے نفس نے ایسا ہی سُجھایا اور تو غافل لوگوں میں سے ہے۔ تیرے فعل سے ملأ اعلیٰ کے اور اُن لوگوں کے دل سوختہ ہوگئے ہیں جو خداوند رب العٰلمین کے حکم کا طواف کرتے رہتے ہیں۔ بتول کا جگر تیرے ظلم سے پگھل گیا اور اہل فردوس اپنے بزرگ مقام پر نوحہ گر ہیں۔ خُدا کے لئے انصاف کر۔ کونسی دلیل تھی جسکی بنا پر علمائے یہود نے استدلال کیا اور حضرت روح اللہ پر جبکہ وہ حق کے ساتھ جلوہ گر ہوئے فتویٰ دیا۔ اور کونسی حجت تھی جس کے باعث فریسی اور بُت پرست علماء اسوقت منکر ہوگئے جبکہ محمد رسول اللہ وہ کتاب لیکر تشریف لائے جو حق و باطل میں ایسے انصاف سے فیصلہ کرنے والی ہے جسکی روشنی سے تمام روئے زمین کی تاریکیاں نور سے بدل گئیں اور عارفوں کے دل مجذوب ہوگئے۔ آج تو نے بھی اس چیز سے استدلال کیا ہے جس سے اُس زمانے میں

علمائے جہل نے کیا تھا۔ اس سجنِ عظیم میں مظہرِ فضل کا مالک اسکی گواہی دیتا ہے۔ بیشک تو نے انہیں کی اقتدار کی ہے بلکہ تو ظلم میں اُن سے بھی آگے بڑھ گیا ہے اور تو خیال کرتا ہے کہ تو نے دین کی مدد کی۔ اور خدائے علیم وحکیم کی شریعت کی طرف سے مدافعت کی ہے۔ اسکی ذاتِ برحق کی قسم تیرے ظلم سے ناموسِ اکبر نوحہ گر ہے۔ اور خدا کی وہ شریعت چیخ رہی ہے جس کے ذریعہ عدل کی خوشگوار ہوائیں تمام آسمانوں اور زمینوں والوں پر چل رہی ہیں۔ کیا تیرا یہ گمان ہے کہ تو نے اپنے فتوے میں نفع کا سودا کیا ہے؟ نہیں تمام ناموں کے بادشاہ کی قسم نہیں۔ تیرے خسارے کی شہادت وہ دے رہا ہے جسکے پاس لوحِ محفوظ میں ہر چیز کا علم ہے۔ اے غافل تو نے مجھے نہیں دیکھا اور تو میرے ساتھ ایک آن سے کم بھی معاشر و مُوانس نہیں رہا۔ پھر تو نے لوگوں کو مجھے گالی دینے کا حکم کس طرح دیا۔ کیا اس بارے میں تو نے اپنی خواہشِ نفسانی کی پیروی کی یا اپنے مولیٰ کی اگر تو راستبازوں میں سے ہے تو کوئی صاف نشان پیش کر۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک تو نے خدا کی شریعت کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اپنے نفس کی شریعت کو تھام لیا۔ یقیناً خدا کے علم سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ وہی یگانہ باخبر ہے۔

اے غافل سُن جو رحمٰن نے فرقان میں نازل کیا ہے کہ جو تم پر سلام القاء کرے اسکو یہ کہو کہ تو مومن نہیں۔ جسکے قبضۂ قدرت میں امر و خلق کی بادشاہت ہے اسنے ایسا ہی حکم دیا ہے اگر تو سننے والوں میں سے ہے۔ (تو سُن) تو نے حکمِ ربّانی چھوڑ دیا اور اپنا نفسانی حکم تھام لیا ہے سو اے غافل! گرفتارِ شک تجھ پر افسوس!

اگر تو میرا انکار کرتا ہے تو جو کچھ تیرے پاس ہے وہ کس دلیل سے ثابت ہو سکتا ہے پیش کر اے خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے اور اسکی ہی سلطنت سے روگردان! جو تمام جہانوں پر چھائی ہوئی ہے۔ آگاہ ہو کہ عالِم وہی ہے جو میرے ظہور کا معترف ہے۔ اور میری

دریائے علم سے سیراب ہوتا ہے اور میری محبت کی ہواؤں میں پرواز کرتا ہے اور میرے ماسوا سب سے فارغ ہو جاتا اور جو کچھ میرے عجیب بیان کی ملکوت سے نازل ہوا ہے اُسے لے لیتا ہے۔ یقیناً وہ نوعِ بشر کے لئے چشم بصیرت کے درجہ پر ہے۔ اور جسم عالمِ امکان کیلئے زندگی کی روح ہے۔ وہ خدائے رحمٰن برتر ہے جس نے اس شخص کو اپنا عارف بنایا اور اُسے اپنے امر کی خدمت پر قائم کیا۔ اس شخص پر وہ ملأ اعلیٰ اور کبریائی خیموں کے رہنے والے درود بھیجتے ہیں جو میری سر بمہر شراب میرے قوی و قدیر نام پر پی چکے ہیں۔ اگر تو اس بلند مقام والوں میں سے ہے تو خداوند خالق سماء کی جانب سے کوئی نشان پیش کر۔ اور اگر تو اپنی کمزوری کو پہچان گیا ہے تو اپنی نفسانی خواہش کی باگ ڈور تھام لے اور اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کر۔ ممکن ہے وہ تیری ان خطا کاریوں کو بدل ڈالے جن سے سدرۂ الٰہی کے پتّے جل گئے ہیں اور صخرۂ خداوندی چیخ اُٹھا ہے۔ اور مقربوں کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ تیرے باعث حرمتِ ربوبیت کا پردہ چاک ہو گیا اور کشتی غرق ہوئی۔ اور رغداکی اونٹنی کے پاؤں کاٹ دئے گئے اور روح بلند مقام میں نوحہ گر ہے۔ کیا تو اسپر اعتراض کرتا ہے جو ان خدائی دلائل و آیات کو لیکر آیا ہے جو تیرے اور تمام اہل عالم کے نزدیک مسلّم ہیں۔ تو اپنی آنکھیں کھول تاکہ تو اس مظلوم کو خداوند شہنشاہِ برحق۔ ظاہر کے اُفقِ ارادہ سے چمکتا ہوا دیکھے۔ پھر اپنے دِلی کان کھول تاکہ تو اس گفتگو کو سُنے جو اس درخت سے ظاہر ہو رہی ہے جو خدائے عزیز و جمیل کی طرف سے سچائی کیساتھ بلند ہوا۔ یہ درخت تیرے اور تجھ جیسے لوگوں کے ظلم و اعتساف کے باوجود بلند آواز سے پکار رہا ہے اور سکو سدرۃ منتہیٰ اور افقِ اعلیٰ کی طرف بُلا رہا ہے۔ مبارک وہ نفس جسنے آیات کبریٰ کا مشاہدہ کیا اور مبارک وہ کان جسنے اسکی میٹھی آواز سُنی۔ اور ہر ایک روگردان گنہگار پر افسوس۔ اے خدا سے روگردانی کرنے والے اگر تو اس درخت کو چشم انصاف سے دیکھے تو اسکی ٹہنیوں اور شاخوں اور پتوں میں اپنی

تو اس کے نشان دیکھے گا حالانکہ خدا نے تجھے اپنی معرفت و خدمت کے لئے پیدا فرمایا۔ خوب غور کر تاکہ تو اپنے ظلم سے آگاہ ہو اور توبہ کرنے والوں میں سے ہو۔ کیا تو نے یہ خیال کیا کہ ہم تیرے ظلم سے ڈر جائینگے۔ سو آگاہ ہو اور یقین کر کہ پہلے دن ہی جبکہ قلم اعلیٰ کی ندا زمین و آسمان میں بلند ہوئی ہم اپنی جانیں اور اپنے جسم اور اپنی اولاد اور اپنے مال خدائے بلند و برتر کی راہ میں قربان کر چکے ہیں اور ہم تمام اہل دنیا اور ملأ اعلیٰ میں اسبات کا فخر رکھتے ہیں۔ جو کچھ ہم پر اس راہِ مستقیم میں وارد ہوا وہ اسکا گواہ ہے۔ خدا کی قسم جگر پگھل گئے اور جسم سولی دیئے گئے اور خون بہائے گئے (بایں ہمہ) آنکھیں اپنے پروردگار شاہد بصیر کے اُفقِ عنایت کی طرف ہی دیکھتی رہیں۔ جسقدر بلاء زیادہ ہوتی گئی اہل بہاء اپنی محبت میں بڑھتے گئے۔ انکی سچائی کی یہ بات گواہ ہے جو خدا نے قرآن میں نازل فرمائی کہ اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ کیا جس شخص نے پردوں کے پیچھے اپنے آپکو بچائے رکھا وہ بہتر ہے یا وہ جسنے خدا کی راہ میں اپنے آپکو قربان کر دیا۔ انصاف کر اور جھوٹ کے میدان میں چکر لگانے والوں میں شامل نہ ہو۔ اہل بہاء کو محبتِ رحمٰن کے کوثر نے ایسی شان سے مجذوب کر لیا ہے کہ تمام عالم کی توپیں اور تمام امتوں کی تلواریں انہیں اپنے پروردگار معطی کریم کے دریائے عطا کی طرف رُخ کرنے سے نہ روک سکیں۔ خدا کی قسم۔ بلا مجھے عاجز نہ کر سکی۔ اور علماء کی روگردانی مجھے کمزور نہ کر سکی۔ میں سب کے روبرو بولتا رہا اور بولتا رہونگا۔ فضل کا دروازہ کھولدیا گیا ہے اور مطلع عدل کھلی ہوئی آیات اور چمکتے ہوئے دلائل خداوند مقتدر قدیر کی طرف سے لیکر آپہنچا ہے۔ چہرۂ جمال کے روبرو حاضر ہو تاکہ تو وہ اسرار سُنے جو ابنِ عمران نے طورِ عرفان میں سُنے تھے۔ تیرے پروردگار رحمٰن کا مشرقِ ظہور اپنے سجن عظیم کی سمت سے تجھے اسی طرح حکم دیتا ہے۔ یہاں پر دوبارہ فطرت کی ندا بلند ہوئی اور بول اٹھی کہ یقیناً طور پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے گروہ بیان: خدا سے ڈرو۔ میں اپنے کلام کو سننے والے سے مشرف ہوگیا۔ اور میرے جذبۂ مسرت نے روئے زمین کی کنکریوں اور اسکی مٹی تک کو متاثر کر دیا ہے

اور سدرہ کہہ رہا ہے اے گروہ بیان جو برحق ظاہر ہوا اسمیں انصاف سے کام لو۔ وہ آگ نمودار ہوگئی جسے خدا نے کلیم کے لئے ظاہر کیا تھا۔ ہر ایک صاحب بصیرت دانا اسکا گواہ ہے۔

اے شیخ! اس ظہور کے بعض شہدا کا ذکر کیا گیا ہے اور اسی طرح بعض آیات جو انکی ذکر میں ملکوت بیان سے نازل ہوئی تھیں، مذکور ہوئیں، امید کہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے تمام عالم سے فارغ و آزاد ہوکر اسپر غور فرمائیں۔

اب میرزا ہادی دولت آبادی اور طہران کے صاد اصفہانی کے بارے میں غور کرنا چاہئے اول محض یہ سنتے ہی کہ لوگ اُسے بابی کہہ رہے ہیں اُسپر ایسا اضطراب چھا گیا کہ وقار و سکون ہی کھو بیٹھا۔ منبروں پر جا چڑھا اور ایسے کلمے بولا جو مناسب نہ تھے۔ ہمیشہ یہ دنیا کے ڈھیلے محض ریاست کی چاہت میں ایسے کام کرتے رہے ہیں جو بندوں کی گمراہی کا سبب بنا۔ آنجناب سب کو ان نفوس کی مانند ہی نہ جانیں۔ اس ظہور کے شہدا کی استقامت ثابت قدمی اور رسوخ و اطمینان اور تمکین و وقار کا تذکرہ کیا گیا تاکہ آنجناب آگاہ ہوں اور جو کچھ الواح ملوک وغیرہ سے بیان کیا گیا اسکا مقصد یہی تھا کہ آنجناب روشن یقین کے ساتھ جان لیں کہ اس مظلوم نے خدا کے امر کو بالکل نہیں چھپایا اور جسپر مامور تھا اُسے تمام عالم کے روبرو فصیح ترین بیان کے ساتھ ذکر کیا اور القا فرمایا۔ مگر ایسے کمزور نفوس جیسے ہادی وغیرہ نے امر اللہ کو تبدیل کر دیا۔ اور وہ دو روزہ دُنیا کی زندگانی کے پیچھے ایسے عمل کئے اور ایسی باتیں کہیں جنپر عدل کی آنکھیں روئیں۔ اور قلم اعلیٰ نے نوحہ کیا۔ حالانکہ اصل امر سے بالکل بے خبر تھے اور ہیں۔ اللہ اس مظلوم نے محض خدا کے لئے اظہار کیا۔

اے ہادی! تو بھائی کے پاس گیا اور دیکھ چکا۔ اب اس مظلوم کی بارگاہ میں توجہ کر تاکہ وحی و الہام کے نفحات و فوحات تیری تائید کریں۔ اور مقصود سے مشرف کر دیں۔ جو شخص آنکے ان آثار کے مشاہدات سے فائز ہوا، حق و باطل میں اس طرح امتیاز کرے گا جیسے آفتاب اور سایے میں

اعتنا کرتا ہے۔ اور مقصد سے آگاہ ہو جائیگا۔ حق شاہد اور گواہ ہے کہ جو کچھ ذکر ہوا محض خدا کے لئے تھا کہ شاید آنجناب خلق کی ہدایت کا سبب بنیں۔ اور اقوام عالم کو ظنون و اوہام سے نجات بخشیں۔

سبحان اللہ! معرضین و منکرین ابتک یہ نہ جان سکے کہ جو کچھ مبشر یعنی نقطہ کے پاس پہنچا وہ کس کی طرف سے تھا خداوند رب العٰلمین کے پاس ہر چیز کا علم ہے۔

اے شیخ! ہمت کر اور خدمت امر پر کھڑا ہو جا۔ آج رحیق مختوم سب کے روبرو ظاہر ہوگیا ہے۔ اپنے رب کا نام لیکر اسے ہاتھ میں لے اور اسکے عزیز و بدیع ذکر کے ساتھ اُسے پی۔ یہ مظلوم تمام شب روز تالیف قلوب اور تہذیب نفوس میں مشغول ہے۔ ایران کے اندر ابتدائی سنین کے واقعات درحقیقت مقربین اور مخلصوں کے غم کا باعث تھا۔ ہر سال قتل و غارت، لوٹ مار اور خونریزی کا بازار گرم رہا۔ ایکسال زنجان میں وہ امور ظہور پذیر ہوئے جو فزع اکبر کا باعث تھے۔

اور اسی طرح ایکسال نیریز میں اور دوسرے سال طبرسی میں۔ یہانتک کہ طہران کا واقعہ ہوا اور اسکے بعد اس مظلوم نے حق جل جلالہ کی اعانت سے اس گروہِ مظلوم کو مناسب امور سے آگاہ کیا۔ سب کے سب اپنے اور قوم کے پاس کی چیزوں سے مقدس اور خدائی چیزوں کو تھامے ہوئے انہیں مدنظر رکھتے ہیں۔ اب حضرت سلطان حفظہ اللہ تعالیٰ کو چاہئے کہ اس گروہ سے عنایت و شفقت کیساتھ سلوک کریں۔ اور یہ مظلوم کعبہ الٰہی کے روبرو یہ قول و قرار کرتا ہے کہ اس گروہ سے صداقت و امانت کے سوا کوئی بات ظاہر نہ ہوگی جو کہ حضرت سلطان کی رائے جہاں آرا کے مخالف ہو۔ ہر ملت کو چاہئے کہ وہ اپنے بادشاہ کے رتبہ کو مدنظر رکھے اور مؤدب رہے اور اسکے حکم و قانون کا عامل اور پابند رہے۔ سلاطین خدا کی قدرت و رفعت و عظمت کے مظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اس مظلوم نے کسی سے چاپلوسی نہیں کی۔ سب لوگ اس بات کے شاہد و گواہ ہیں لیکن بادشاہوں کی شان کا لحاظ رکھنا خدا کی طرف سے تھا۔ تمام انبیاء و اولیاء کے کلمات سے ایسا ہی واضح و آشکار ہے۔

لوگوں نے حضرت روح علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اے روح اللہ! کیا جائز ہے کہ قیصر کو جزیہ دیا جائے۔ فرمایا کیوں نہیں۔ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو دو۔ منع نہ فرمایا۔ یہ دونوں باتیں گہری نظر رکھنے والوں کے نزدیک ایک ہی ہیں۔ کیونکہ جو کچھ قیصر کا ہی اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو آنحضرت اس سے منع فرما دیتے۔ اور ایسا ہی اس آیۂ مبارکہ میں ہے (خدا کی اطاعت اور رسول کی اور اپنے اُولوالامر کی اطاعت کرو) اُولوالامر سے مقصود پہلے مقام اور پہلے درجے میں ائمہ صلوات اللہ علیہم ہیں۔ یہی لوگ مظاہر قدرت اور مصادر امر اور مخازن علم اور مطالع حکم الٰہی ہیں۔ اور دوسرے رتبہ و مقام میں اولوالامر سے ملوک و سلاطین مراد ہیں یعنی وہ بادشاہ جنکے نورِ عدل سے آفاقِ عالم منور و روشن ہیں۔ امید ہے کہ حضرت سلطان سے ایسے عدل کا نور چمکے کہ تمام قوموں کی جماعتوں کو گھیر لے۔ سب لوگوں کو چاہئے کہ انکے لئے خدا سے وہ چیز طلب کریں جو آج مناسب ہے۔

اے میرے خدا! اے میرے خدا! اے میرے آقا۔ اے میرے سہارے۔

اے میرے مقصود۔ اے میرے پیارے! ان اسرار کا واسطہ جو تیرے علم میں پوشیدہ ہیں اور ان آیات کا واسطہ جنسے تیری عنایت کی خوشبو مہک رہی ہے۔ اور تیرے دریائے عطا کی موجوں اور آسمانِ فضل و کرم کا واسطہ۔ اور ان خونوں کا واسطہ جو تیری راہ میں بہائے گئے۔ اور وہ جگر جو تیری راہ میں پگھل گئے ان کا واسطہ دیکر میں تجھسے درخواست کرتا ہوں کہ تو حضرت سلطان کو اپنی قدرت و قوت سے موید فرما تاکہ اُن سے وہ بات ظاہر ہو جو تیری کتابوں اور صحیفوں اور الواح میں ہمیشہ باقی رہے۔ اے پروردگار اپنے دست اقتدار سے بادشاہ کی دستگیری فرما۔ اپنے نور معرفت سے انہیں منور فرما اور اپنے اخلاق کے رنگ سے رنگین اور آراستہ کر دے بیشک تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ تمام چیزوں کی باگ ڈور تیرے قبضے میں ہے تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔

تو بخشنے والا کرم فرما ہے۔

حضرت پولوس مقدس نے اپنے خط بنام اہل رومیہ میں لکھا ہے ہر ایک شخص کو چاہیے کہ وہ بلند رتبہ بادشاہوں کے سامنے ادب سے پیش آئے کیونکہ کوئی بادشاہ خدا کی اجازت کے بغیر نہیں۔ اور یہ بادشاہ جو ہیں انہیں خدا نے ہی قائم کیا ہے۔ جو بادشاہ کا مقابلہ کرتا ہے وہ خدا کی ترتیب و تنظیم کا مقابلہ کرتا ہے) یہانتک فرمایا ہے (کیونکہ بادشاہ خدائے منتقم کا خادم ہے جو شریروں پہ قہر ڈھاتا ہے) فرماتے ہیں کہ سلاطین کا ظہور اور انکی شوکت و اقتدار خدا ہی کی طرف سے ہے۔ احادیثِ قبل میں بھی ایسا ہی ذکر کیا گیا جو علماء تو دیکھ اور سن چکے ہیں۔ ہم خداوند تبارک تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تجھے اے شیخ! اس چیز کو مضبوط تھامنے کی قوت عنایت فرمائے جو خدائے رب العلمین کی آسمان عطا سے نازل ہوئی۔ علماء کو چاہیئے کہ وہ حضرت سلطان سے متحد ہو جائیں اور جو کچھ لوگوں کی حفاظت و نگہداشت اور نعمت و ثروت کا ذریعہ ہو اُسے اختیار کریں۔ اِنصاف کرنے والا بادشاہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے۔ سجنِ اعظم میں کلام کرنے والا اسکا گواہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی یکتا یگانہ صاحب اقتدار علم و حکمت والا ہے۔ اگر آنجناب ایک گھنٹہ بھی اِن امُور میں جو پہلے اور بعد کو رونما ہوئے ہیں غور فرمائینگے تو اپنے خیالات سے گذر کر خدا کی باتوں کی طرف رُخ کرینگے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا سبب ہونگے۔ کیا ابتدائے دُنیا سے ابتک ارادۂ الٰہی کے مشرق سے کوئی نور یا ظہور بھی جلوہ گر ہوا کہ تمام دنیا کے قبیلوں نے اُسے قبول کر لیا ہو اور اسکے امر کو اختیار کر لیا ہو۔ وہ کون تھا اسکا نام کیا ہے۔

حضرت قائم روح ما سواہ فداہ اور آپ سے پہلے حضرت روح سے لیکر بدیع اول تک کُل اپنے ظہور کے زمانوں میں مُبتلائے آزار ہوتے رہے۔ بعض لوگوں نے دیوانہ کہا

اور بعضوں کا نام کذّاب رکھا۔ اور ایسا سلوک کیا جس کے ذکر سے قلم شرم کرتی ہے۔ بقائے خداوندی کی قسم انپر وہ کچھ وارد ہوا جس سے تمام اشیاء نے نوحہ کیا۔ مگر قوم کے اکثر لوگ صریح جہالت میں ہیں۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ اُنہیں اپنی طرف رجوع لاتے اور اپنے بابِ رحمت کی طرف جھکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یقیناً وہ ہر شئی پر قادر ہے۔ اس گھڑی میری قلمِ اعلیٰ کی آواز بلند ہوئی۔ اور اسنے کہا کہ حضرت شیخ کو اسبات کی وصیت کر جیکی تو نے اپنے اغصان میں سے ایک کو وصیت کی تا کہ نفحاتِ بیان اُسے کھینچ لیں اور خداوند ربّ العٰلمین کے قریب کردیں :-

خوشحالی میں خرچ کر۔ اور تہی دستی میں شکر گذار ہو اور حقوق میں امانت دار۔ ہنس مکھ رہو اور فقیروں کے لئے خزانہ بن جا اور امیروں کے لئے ناصح و خیر خواہ۔ منادی کو قبول کرنے والا اور وعدے میں وفادار اور تمام امور میں با انصاف ہو۔ مجمع کے اندر خاموش اور فیصلے میں منصف اور انسان کی عزت کرنے والا اور ظلمت کیلئے چراغ۔ غمزدہ کے لئے کشادگی اور پیاسے کے لئے دریا۔ مضطرب کے لئے پناہ اور مظلوم کے لئے مددگار اور قوت بازو اور پُشت پناہ۔ اعمال میں پرہیزگار اور مسافر کے لئے وطن اور بیمار کے لئے شفا اور پناہ خواہ کے واسطے قلعہ اور نابینا کے لئے آنکھ اور گمراہ کے لئے سیدھی راہ اور روئے صدق کے لئے جمال اور ہیکلِ امانت کے لئے لباس اور خانۂ اخلاق کے لئے عرش اور جسمِ عالم کے حق میں روح اور عدل کے لشکر کے لئے عَلَم اور اُفقِ خیر کے لئے نور اور پاکیزہ زمین کے لئے شبنم اور بحرِ علم کے لئے کشتی اور آسمانِ کرم کا آفتاب اور حکمت کے سر کا تاج اور زمانے کی پیشانی کا نور اور درختِ خضوع کا پھل ہوجا۔ ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ وہ تجھے حسد کی حرارت اور سردی کی کپکپی سے محفوظ رکھے۔ بیشک وہ قریب و مجیب ہے۔ اسی طرح میری زبان نے میرے اغصان میں سے

ایک کے لئے گویا ہوئی اور اسکو ہمنے اپنے ان احبا کے لئے ذکر کیا جنہوں نے اوہام کو دور پھینکدیا اور ان باتوں کو لے لیا ہے جسکا انہیں اس دن میں حکم دیا گیا ہے جبمیں آفتاب ایقان خداے رب العلمین کے افق ارادہ سے چمک اٹھا۔ یہ وہ دن ہے جسمیں بیان کا پرند اپنے پروردگار رحمن کے نام سے شاخوں پر سُریلی آواز سے بول رہا ہے۔ مبارک وہ جو خداوند مالک یوم التلاق کی طرف بازوے اشتیاق سے بلند پرواز ہوا حق تعالیٰ آگاہ ہے اور اہل امانت کا گروہ گواہ کہ یہ مظلوم ہمیشہ بڑے خطرے کے اندر رہا ہے۔ اور اگر خدا کی راہ میں بلائیں نہ ہوتیں تو میری بقا مجھے کچھ لطف نہ دیتی اور میری زندگی مجھے کچھ فائدہ نہ بخشتی۔ اہل بصر اور منظر اکبر کی طرف دیکھنے والوں پر مخفی نہیں ہے کہ میں اپنے اکثر ایام میں ایک ایسے بندے کی مانند رہا ہوں جو ایک دھاگے سے لٹکی ہوئی تلوار کے نیچے بیٹھا ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ یہ کب گرتی ہے۔ ابھی گرتی ہے یا ذرا دیر بعد۔ اور اس تمام حالت میں ہم خداوند رب العلمین کا شکر ادا کرتے ہیں۔ میری زبانِ باطن شب و روز اس مناجات میں مشغول رہتی ہے۔

پاک ہے تو اے میرے خدا۔ اگر تیری راہ میں بلائیں نہ ہوتیں تو تیرے عاشقوں کا مقام کہاں ظاہر ہوتا۔ اور اگر تیری محبت میں مصیبتیں نہ ہوتیں تو تیرے مشتاقوں کی شان کس طرح سے ثابت ہوتی۔ تیری عزت کی قسم تیرے محبوں کا ہمدم اُن کی آنکھوں کے آنسو ہیں۔ اور تیرے چاہنے والوں کا مونس انکے دلوں کی آہیں ہیں۔ اور تیرے طالبوں کی غذا انکے جگر کے ٹکڑے ہیں تیری راہ میں زہر ہلاہل کس قدر مزیدار ہے اور تیرے کلمہ کے بلند کرنے کے لئے دشمنوں کے تیر بھی کیا ہی پیارے ہیں۔ اے میرے خدا اے میرے آقا تو نے اپنے امر میں جو ارادہ کیا ہے وہ جام مجھے پلا دے اور اپنی محبت میں جو کچھ تو نے مقدر کیا ہے وہ سب کچھ مجھپر اُتار دے۔ تیری عزت کی قسم۔ میں وہی چاہتا ہوں جو تو چاہتا ہے اور میں وہی پسند کرتا ہوں جو تجھے پسند ہے

میں تمام حالات میں تجھ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ بیشک تو ہی بے نیاز اور برتر ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں اے میرے خدا کہ تو اس ظہور کی نصرت کے لئے اسکو ظاہر کر جو تیرے نام اور تیری سلطنت کے قابل ہو تاکہ وہ تیری خلق میں تیرا ذکر کرے اور تیری مملکت میں تیری مدد کے جھنڈے بلند کرے اور لوگوں کو تیرے اخلاق و اوامر سے آراستہ و پیراستہ کرے۔ تیرے سوا کوئی خدا نہیں تو ہیمن و قیّوم ہے۔ یہاں پر بار بار فطرت کی نداء بلند ہوئی اور اُسنے پکار کر کہا اے سرزمین کے لوگو خدا کی قسم میں تمہارے درمیان خدائی فطرت ہوں۔ خبردار میرا انکار نہ کرنا خدا نے مجھکو ایسی روشنی کے ساتھ ظاہر کیا ہے جو تمام آسمانوں اور زمینوں والوں پر چھائی ہوئی ہے اے لوگو۔ میرے ظہور و نمود اور اشراق کے بارے میں اِنصاف سے کام لو اور ظالموں میں سے نہ ہو۔ اے شیخ! یہ مظلوم خداوند تبارک تعالیٰ سے سوال کرتا ہے کہ تجھے بابِ اِنصاف کا فاتح بنادے اور تیرے ذریعہ بندوں کے درمیان اپنے امر کو ظاہر فرمائے۔ یقیناً وہ مقتدر عزیز و وہّاب ہے۔

اَے شیخ! حق سے طلبگار ہو کہ وہ کانوں اور بصیرتوں اور دلوں کو مقدّس کرے اور ہوائے نفسانی سے حفاظت فرمائے۔ کیونکہ غرض ایک بہت بڑا مرض ہے۔ اِنسان کو حضرتِ موجود کے عرفان سے محروم رکھتا ہے اور آفتاب ایقان کی تجلّیات انوار سے بے بہرہ کردیتا ہے۔ ہم خدائی فضل و رحمت سے خواستگار و امیدوار ہیں کہ اس بڑی روک کو درمیان سے اٹھادے۔ یقیناً وہ قوی۔ غالب۔ قدیر ہے۔ اِسدم بُقعۂ نورانی کی دائیں جانب سے نداء بلند ہوئی کہ خدا ہی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی حاکم اور حکیم ہے۔

لوحِ بُرہان کا بقیہ حصّہ شیخ باقر کو یاد دلا کہ وہ اُسے اسکے پروردگار رحمٰن کے افقِ ظہور کی جانب کھینچ لے تاکہ آیاتِ محکمات اور براہین عالیات کے ساتھ اَمر کی خدمت پر

کھڑا ہو جائے۔ اور بندوں کے درمیان وہ باتیں بیان کرے جو زبانِ بُرہان فی بیان کہیں۔ سلطنت خداوند ربّ العٰلمین کے لئے ہے۔

آپ کتابِ ایقان کو اور بادشاہ پیرس اور اس جیسوں کے لئے رحمٰن نے جو نازل فرمایا اُسے پڑھیں تاکہ جو کچھ پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے اس سے آپ آگاہ ہوئیں اور یقین کرلیں کہ ہم زمین پر صلح کے بعد فساد کو پسند نہیں کرتے۔ ہم محض خُدا کے لئے بندوں کو سمجھاتے ہیں جسکا جی چاہے قبول کرے اور جو چاہے روگرداں ہو جائے۔ بیشک ہمارا پروردگار رحمٰن بے نیاز اور تعریفوں کا مالک ہے۔

اے گروہ اُمم! یہ ایسا دن ہے کہ آج تمہیں تمام اشیاء میں سے کوئی شئی بھی نفع نہ دے گی۔ اور نہ تمام اسماء میں سے کوئی اسم فائدہ پہنچا سکیگا۔ بجز اس اسم کے جسے خُدا نے تمام ملکوت انشاء کے رہنے والوں کے لئے اپنے امر کا مظہر اور اپنے اسماء حسنیٰ کا مطلع قرار دیا ہے۔ خوش نصیب ہے جسنے رحمٰن کی خوشبو پائی اور ثابت قدم ہو گیا۔ اور نہ آج کے دن، تمہارے علوم و فنون اور نہ تمہاری دولت و عزت تمہیں غنی کر سکینگی۔ اس کلمۂ علیا کی طرف بڑھتے ہوئے سب کچھ پرے پھینکدو جسکے ذریعہ تمام زُبر و صُحف اور اس کتابِ مبین کی تفصیل آشکار ہوئی اے قوم جو کچھ تم نے ظنون و اوہام کے قلم سے تالیف کیا ہے اسے الگ کرو۔ خُدا کی قسم آفتابِ علم اُفقِ یقین سے طلوع ہو گیا۔

اے غافل! جس چیز پر ہم قائم ہیں اگر تو اسکے متعلق شک میں مُبتلا ہے تو ہم اسبات کی شہادت دے رہے ہیں جسکی شہادت زمین و آسمان بنانے سے پہلے خدا نے دی یہ کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی عزیز و وہّاب۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی ذات میں یگانہ اور اپنی صفات میں یکتا ہے۔ تمام کائنات میں نہ ہرگز کوئی اسکا نظیر ہے اور نہ

عوالم ایجاد میں کوئی اسکا شریک۔ بیشک اُسنے رسولوں کو بھیجا اور کتابیں نازل فرمائیں تاکہ وہ خلق کو سیدھی راہ کی بشارت دیں۔

کیا بادشاہ نے آگاہ ہوکر تیرے فعل سے آنکھیں بند کرلیں یا اُن بھیڑیوں کی جھنڈ کا شور اُسپر رعب ڈال رہا ہے جنہوں نے راہِ خُدا کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور بغیر کسی بُرہان و دلیل کے تیری راہ اختیار کرلی۔ ہم نے سُنا کہ ممالکِ ایران عدل کے لباس سے آراستہ ہورہے ہیں سو جب ہم نے غور کیا تو ہم نے اُسے ظلم و اعتساف کا مطلع و مقام پایا۔ ہم عدل کو ظلم کے پنجوں میں رسوا دیکھ رہے ہیں۔ ہم خُدا سے سوال کرتے ہیں کہ اسکو اپنی قوت و قدرت کی مدد سے مخلصی دے۔ بیشک وہ تمام زمینوں اور آسمانوں پر مہیمن ہے۔ کسی کو حق نہیں کہ امر اللہ پر جو کچھ وارد ہوا اسکے بارے میں کسی شخص پر اعتراض کرے۔ ہر ایک شخص جو افقِ اعلیٰ کی جانب متوجہ ہوا اُسے یہی چاہئے کہ عروہ باری کی رسّی مضبوط تھامے اور خداوند مہیمن و مختار پر توکل کرے۔

اے دوستانِ الٰہی! حکمت کے چشمے سے پانی پیو۔ اور حکمت کی ہوا میں پرواز کرو۔ اور حکمت و بیان کے ساتھ کلام کرو۔ تمہارا پروردگار عزیز و علّام تمہیں اسی طرح حکم دیتا ہے۔

اے غافل! تو اپنے اعزاز و اقتدار پر مطمئن نہ ہو۔ تیری مثال ایسی ہے جیسے پہاڑ کی چوٹی پر سورج کا بقیّہ اثر جو تھوڑی ہی دیر میں زائل ہوجانے والا ہوتا ہے۔ یہ خداوند غنی متعال کا قانون ہے۔ یقیناً تیری عزّت اور تیرے جیسے بہتوں کی عزّت چھین لی گئی ہے اور یہ اُسکا فیصلہ ہی جسکے پاس اُمّ الالواح ہے۔ وہ کہاں ہے جس نے خُدا سے جنگ کی۔ اور کہاں ہے وہ جسنے اسکی آیات کے بارے میں جھگڑا کیا اور کہاں ہے وہ جو اسکی سلطنت سے روگردان ہوا۔ اور کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اسکے اصفیاء کو قتل کیا۔ اور اسکے اولیاء کے خون بہائے۔ غور کر تاکہ اے جاہل شقی! تو اپنے اعمال کی بو محسوس کرے۔

تمہاری بدولت رسول نے نوحہ کیا اور بتول چیخ اٹھی اور بستیاں ویران ہوگئیں اور تمام اقطار میں اندھیر چھاگیا۔ اے گروہ علماء! تمہاری ہی ذریعہ ملت کی شان گرگئی اور اسلام کا جھنڈا سرنگوں ہوگیا۔ اور اسکا عظیم الشان تخت الٹ گیا۔

جب کسی باتمیز نے ایسی بات اختیار کرنی چاہی جس سے اسلام کی شان بلند ہو تو تمہارا غوغا بلند ہوا۔ اور اسی سبب سے وہ اپنے ارادے میں رک گیا اور ملک ویسا کا ویسا ہی تباہی میں پڑا رہ گیا۔

اے میری قلم اعلیٰ! رقشاء کا تذکرہ کر جسکے ظلم سے تمام اشیاء نوحہ گر ہوئیں اور اولیاء کے اعضاء کانپ اٹھے۔ تجھے مالک اسماء اس مقام محمود سے اسی طرح حکم فرما رہا ہے بیشک تیرے ظلم سے بتول چیخ اٹھی اور تو گمان رکھتا ہے کہ تو آل رسول ہے۔ تمام گذشتہ اور آئندہ کے پروردگار سے منہ پھیرنے والے! تجھے تیرے نفس نے ایسا ہی بجھایا ہے۔

اے رقشاء! انصاف کر تو نے کس جرم میں اولاد رسول کو کاٹا اور انکے مال لوٹ لئے۔ جس نے تجھے اپنے حکم کن فیکون سے پیدا فرمایا کیا تو اس سے منکر ہے۔ تو نے ابنای رسول کے ساتھ ایسی بدسلوکی کی کہ نہ عاد و ثمود نے صالح اور ھود سے کی اور نہ یہود نے روح اللہ مالک وجود سے کی۔ کیا تو اپنے پروردگار کی ان آیات کا انکار کر رہا ہے کہ جب وہ آسمان امر سے نازل ہوئیں تو اسکے روبرو تمام عالم کی کتابیں جھک گئیں۔ ان سب باتوں پر غور کر تاکہ اے غافل مردود تو اپنے فعل سے آگاہ ہو۔ عنقریب تجھے عذاب کی لپٹیں گھیر لینگی جیسا کہ تجھ سے پہلے لوگوں کو گھیر چکی ہیں۔ اے خدا وحد مالک غیب و شہود کے ساتھ شرک کرنیوالے انتظار کر۔ یہ وہ دن ہے جسکی خبر خدا نے اپنے رسول کی زبانی دی تھی۔ غور کر تاکہ جو رحمن نے فرقان میں اور اس لوح مسطور میں نازل فرمایا ہے تو اسے سمجھے۔

یہ وہ دن ہے جسمیں مشرقِ وحی ایسی آیات و بیّنات کے ساتھ آیا جنکے شمار سے اہلِ حساب عاجز آ گئے۔ یہ وہ دن ہے جسمیں ہر ایک صاحبِ شامہ نے عالمِ امکان میں نسائمِ رحمن کی خوشبو پائی اور ہر ایک صاحبِ بصیرت اپنے پروردگار مالکِ ملوک کے فراتِ رحمت کیجانب دَوڑ پڑا۔ اے غافل خدا کی قسم! قصۂ ذبح پھر آشکار ہوا اور ذبیح قربانگاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہاں سے پلٹ کر نہ آیا۔ اے مبغض اور کینہ ورز تیرے ہاتھوں کی کرتوت کے باعث دلسیاہوا، کیا تو نے یہ گمان کیا کہ شہادت سے شانِ امر گھٹ جائیگی؟ اسکی قسم جسے خدا نے اپنا مہبطِ وحی بنایا ہرگز نہیں۔ اگر تو سمجھدار لوگوں میں سے ہو۔ اے مشرک باللہ! تجھپر اور ان پر افسوس جن لوگوں نے تجھے بغیر دلیل اور بغیر کسی کتابِ مشہود کے اپنا امام بنایا۔ کتنے ہی ظالم تجھسے پہلے خدا کا نور بجھانے کھڑے ہوئے اور بہت سے نافرمانوں نے یہانتک قتل و غارت کی گرم بازاری کی کہ انکے ظلم سے قلوب و نفوس نوحہ گر ہوئے۔ آفتابِ انصاف غائب ہوگیا کہ مجسّمۂ ظلم و ستم بغض و عداوت کی مسند پر بیٹھ گیا۔ لیکن لوگ بے شعور ہیں۔

اے جاہل! تو نے اولادِ رسول کو قتل کیا۔ اور انکے مالوں کو لوٹ لیا۔ یہ تو بتا کہ تیرے خیال میں کیا وہ مال کافر تھے یا انکے مالک؟ اے جاہل محجوب انصاف کر۔ تو نے ظلم و ستم اختیار کیا اور انصاف کو چھوڑ دیا جسکے باعث تمام اشیاء نوحہ گر ہیں اور تو اہلِ غفلت میں سے ہے تو نے بڑوں کو قتل کیا اور چھوٹوں کو لوٹ لیا۔ کیا تو خیال کرتا ہے کہ تو نے ظلم سے جو کچھ جمع کیا ہے تو اسے کھا سکے گا نہیں اپنی قسم۔ اسی طرح تجھکو خبر رکھنے والا خبر دیتا ہے۔ خدا کی قسم جو کچھ تیرے پاس ہے اور جو تو نے ظلم سے جمع کیا ہے وہ تجھے کوئی فائدہ نہ دیگا۔ تیرا پروردگار علیم اسکی گواہی دیتا ہے۔ تو امر کا نور بجھانے کے لیئے کھڑا ہوگیا۔ بحکمِ خدا عنقریب تیری آگ بجھ جائے گی۔ یقیناً وہ خدا مقتدر و قدیر ہے۔ اُسے تمام عالَم کی شئونات عاجز نہیں کر سکتیں اور نہ تمام اُمتوں کی

شان و شوکت اسے مغلوب کرسکتی ہے۔ وہ اپنی غالب قوت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ تو ناقہ کے بارے میں غور کر باوجودیکہ وہ ایک حیوان ہے، خداوند رحمٰن نے اسے ایسا بلند درجہ عطا فرمایا کہ تمام عالم کی زبانیں اسکے ذکر و ثنا میں گویا ہیں۔ بیشک خدا تمام آسمانوں اور زمین والوں پر غالب ہے اسکے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ عزت و عظمت والا ہے۔ ہم نے آسمانِ لوح کے آفاق کو کلمات کے آفتابوں سے مزین کیا ہے مبارک وہ جو اُن سے بہرہ یاب ہوا اور انکے انوار سے روشن ہوا۔ اور روگردانی کرنیوالوں پر افسوس۔ اور منکروں پر افسوس اور غافلوں پر افسوس۔ تمام تعریف خداوند رب العلمین کے لیے ہے

اے شیخ! ہم نے تجھے بلبلِ فردوس کے چہچہے سنائے ہیں اور تجھے وہ آثار دکھائے ہیں جو سجنِ اعظم میں اپنے امر قطعی سے خدا نے نازل کئے ہیں تاکہ ان سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اور تیری جان اطمینان حاصل کرے۔ بیشک خدا فیاض کرم فرما ہے۔ برہان کی قوت سے اپنے پروردگار رحمٰن کے امر کی خدمت کے لئے کھڑا ہوجا۔ اگر تو اپنے ایمان لانے سے ڈرتا ہے یہ لوح لے اور اپنے توکل کی جیب میں اسے محفوظ رکھ اور جب تو میدانِ محشر میں داخل ہو اور خدا تجھسے پوچھے کہ تو کس دلیل سے اِس ظہور پر ایمان لایا تو لوح کو نکال اور کہدے کہ اس مبارک عزیز اور نرالی کتاب کے باعث۔ تب سب لوگوں کے ہاتھ تیری طرف اُٹھینگے اور وہ لوح کو لے لیں گے اور اُسے اپنی آنکھوں پر رکھینگے اور اسمیں سے خدائے رب العلمین کے بیان کی خوشبو پائینگے۔ اگر خدا تجھے اِس ظہور میں اپنی آیات پر ایمان لانے سے عذاب دے تو پھر ان لوگوں کو کس حجت سے عذاب دے گا جو محمد رسول اللہ پر ایمان نہیں لائے اور اُن سے پہلے عیسٰی بن مریم پر اور ان سے پہلے کلیم پر اور ان سے پہلے خلیل پر یہانتک کہ ظہورات اس بدیع اول تک جا پہنچینگے جو تیرے پروردگار قادر و محیط کے ارادے سے پیدا ہوا۔ تجھ سے پہلے ہم نے

ایک شخص کے لئے اِسی طرح آیات نازل کی تھیں اور آج انہیں تجھے لئے ذکر کیا ہے تاکہ تو عرفان حاصل کرے اور اہل ایقان میں سے ہو جائے

اے علم کی باتیں بنانے والے! امر بہت ہی روشن ہے مخفی نہیں کیا جا سکتا اور بہت ہی آشکار ہے چھپایا نہیں جا سکتا۔ وہ آفتاب نصف النہار کی مانند ہے۔ ہر ایک کینہ ور شکّی کے سوا کوئی اسکا انکار نہیں کر سکتا۔ اسوقت مناسب ہے کہ ہم حضرتِ مقصود کی طرف متوجہ ہوں اور ان بلند کلمات کو لیکر مناجات کریں۔

اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے اپنے امر کے چراغ کو حکمت کے تیل سے روشن کیا ہے اسے مخالف ہواؤں سے بچائے رکھ۔ چراغ تیرا ہی ہے فانوس تیرا ہی ہے۔ آسمان و زمین کے سب اسباب تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ امیروں کو عدل عنایت فرما اور عالموں کو انصاف۔ تو ہی وہ مقتدر ہے کہ تو نے اپنے قلم کی حرکت سے اپنی امرِ مبرم کی نصرت فرمائی اور اولیا کو راہ دکھائی۔ تو ہی قدرت کا مالک اور اقتدار کا بادشاہ ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی غالب و مختار۔

اور عرض کر

اے میرے معبود۔ اے میرے معبود! تیری تعریف کہ تو نے اپنے اسمِ قیّوم کے دستِ عطا سے مجھے اپنی سربمہر شراب پلائی۔ تیری فجرِ ظہور کے انوار اور تیرے کلمۂ علیا کے نفوذ اور تیرے اس قلمِ اعلیٰ کے اقتدار کا واسطہ جسکی حرکت سے حقائقِ اشیا مجذوب ہیں کہ تو حضرت سلطان کو اپنے امر کی نصرت اور اپنے افقِ ظہور کی طرف بڑھنے اور اپنے چہرے کے انوار کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرما۔ اے پروردگار! بادشاہ کو ایسے کاموں کی تائید عنایت فرما جو اسے تیری طرف قریب کریں۔ پھر آسمانوں اور زمین کے لشکروں سے بھی مدد فرما۔ اے خداوند اسماء

اور آسمانوں کے بنانے والے میں تجھ سے تیرے نورِ امر اور سدرۂ عنایت کی آگ کو وسیلہ سوال کرتا ہوں کہ حضرت سلطان کو اپنی خلق کے درمیان اپنے امر کے اظہار پر تائید عطا فرما پھر اپنے فضل و رحمت و عطا کے دروازے اسکے روبرو کھول دے۔ بیشک تو اپنے قول کُن فیکون سے جو کچھ چاہے کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

اے شیخ! امور کی باگ ڈور خدائی قوت اور ربانی قدرت نے غالبانہ اور قادرانہ طور پر تھام رکھی تھی۔ کوئی بھی فساد اور فتنہ پر قادر نہ تھا۔ اب چونکہ لوگوں نے (اس) عنایت والطاف کی قدر شناسی نہ کی اپنے اعمال کی جزا میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ امر کے سلسلۂ ممدود کو آہستہ آہستہ بڑھتے دیکھکر حکام نے تمام اطراف سے گروہِ مخالفت کو تحریک اور امداد کی ہے مدینۂ کبیرہ کے اندر ایک جماعت کو اس مظلوم کی مخالفت پر اٹھایا ہے اور معاملہ اس حد تک پہنچا ہے کہ نفوسِ ماموریں نے اِس سرزمین پر ایسی چال اختیار کی ہے جو سراسر دولت وملت کی خواری کا باعث ہے۔

سادات میں سے ایک بزرگوار جو اکثر اہلِ انصاف کے نزدیک نیکنام اور معروف اور اپنی خوش کرداری میں مقبول ہیں۔ انکی تجارت مشہور ہے۔ وہ سب کے نزدیک بڑے تجار میں سے ہیں۔ وہ بیروت کی جانب روانہ ہوئے تو لوگوں نے اِس مظلوم سے انکی دوستی کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے برقی تار کے ذریعہ سفیرِ ایران کو خبر دی کہ سیّد مذکور اپنے آدمی کے ساتھ کچھ نقدی وغیرہ کسی صورت میں چوری کر کے عکا چلے گئے ہیں۔ اور اِس حرکت سے اِس مظلوم کی ذلت ان کا مدعا تھا۔ مگر حیف ہے کہ اس ملک کے باشندے ایسی نالائق باتوں کے سبب سچائی اور راستی کی راہِ مستقیم سے منحرف ہو رہے ہیں۔ الغرض ہر طرف سے ہجوم کئے ہوئے مخالفت کی تائید کر رہے ہیں۔ اور یہ مظلوم حق سے یہ چاہتا ہے کہ سب کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے

جو اِن دونوں کے لائق ہیں۔ اور تمام شب روز اِن کلماتِ محکمات کا خیال دور رکھتا ہے
الٰہی آلٰہی میں تیرے آفتابِ فضل اور دریائے علم اور آسمانِ عدل کا واسطہ دیکر تجھسے
سوال کرتا ہوں کہ تو منکروں کو اقرار کی اور سرکشوں کو اقبال کی اور افترا پردازوں کو عدل و
انصاف کی توفیق دے۔ اے پروردگار! اپنی طرف رجوع لانے اور اپنے بابِ فضل کے آگے
جھکنے کی تائید فرما تو جو کچھ چاہے کرسکتا ہے۔ تیرے قبضے میں ہی تمام آسمانوں اور زمینوں والونکی
باگ ڈور ہے۔ سب تعریف خداوند رب العٰلمین کے لئے ہے۔

عنقریب جو کچھ دلوں میں پوشیدہ ہے مشہودِ عام ہوجائے گا۔ یہ دِن وہی دن ہے
جسکا حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کے لئے تذکرہ کیا۔ اور رب العزّت نے اسکی خبر دی۔
اور اپنے حبیب کو آگاہ فرمایا۔ اسکا ارشادِ عالی یہ ہے (اے میرے بیٹے یقیناً اگر ایک رائی کی
دانے کے برابر بھی کوئی چیز چٹان کی تہ میں یا آسمانوں میں یا زمین کے اندر پوشیدہ ہو تو
خدا اُسے برآمد کرے گا۔ بیشک اللہ لطیف و خبیر ہے)

— آج کے دن آنکھوں کی خیانتیں اور سینونکی مخفی نیّتیں سب کرسیِ ظہور کے روبرو
آشکار و ہویدا ہیں۔ اسکے عِلم سے کوئی شئ چھپ نہیں سکتی۔ وہ سُنتا ہے وہ دیکھتا ہے۔ وہ سمیع
ہے۔ وہ بصیر ہے۔

بہت ہی تعجّب کی بات ہے کہ امین اور خائن میں باہمی فرق نہیں سمجھا جاتا۔ کاش!
حضرت پادشاہِ ایران ادام اللہ سلطانہٗ اِن اطراف کے ایرانی سفیروں سے استفسار فرماتے۔
تاکہ اس مظلوم کے افعال و اعمال سے آگاہ ہوں۔ الغرض اخترو غیرہ کی مانند ایک جماعت کو
لوگوں نے برانگیختہ کیا اور اتہامات پھیلانے میں مشغول ہوگئے۔ یہ تو بالکل ظاہر اور معلوم ہے
کہ جس شخص کو یہ لوگ تمام لوگوں کا رد کیا ہوا اور تمام شہروں سے نکالا ہوا دیکھتے ہیں کینے کی

تلوار اور بُغض کے تیروں سے اُسے گھیر لیتے ہیں۔ یہ پہلا ظلم نہیں ہے جو ظاہر ہوا اور نہ پہلا شیشہ ہے جو توڑا گیا اور نہ یہ پہلا پردہ ہے جو خدائے رب العلمین کی راہ میں پھاڑا گیا۔ یہ مظلوم سجن اعظم میں چُپ چاپ اپنے آپ میں مشغول اور غیر اللہ سے الگ ہے۔ ظلم اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تمام عالم کی قلمیں اسکے لکھنے سے عاجز و قاصر ہیں۔

اس مقام پر ایک امر جو ظاہر ہوا اسکا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ بندے انصاف اور سچائی کی رسّی کو مضبوط تھام لیں۔ جناب حاجی شیخ محمد علی علیہ بہاء اللہ الابدی مشہور تاجروں میں سے ہیں۔ مدینہ کبیرہ (قسطنطنیہ) کے اکثر لوگ انہیں پہچانتے ہیں۔ آخری دنوں میں جبکہ سفارتِ ایران آستانے میں خفیہ طور پر (ہمارے خلاف) تحریک میں مشغول تھی، لوگوں نے اس مومن صادق کو پریشان دیکھا۔ یہاں تک کہ ایک رات اسنے اپنے آپکو سمندر میں ڈال دیا۔ فضلِ الٰہی سے بندوں کی ایک جماعت حاضر تھی جسنے اسکو نکالا۔ اس کام کے بارے میں ہر ایک جماعت نے قسم قسم کی رائے ظاہر کی اور طرح طرح کے چرچے کئے۔ یہاں تک کہ دوبارہ ایک رات کو وہ مومنِ صادق ایک جامع مسجد میں گئے جہاں کا خادم ذکر کرتا ہے کہ یہ شخص تمام رات جاگتا رہا۔ اور صبح تک مُناجات و دُعا اور گریہ وزاری میں مشغول رہا۔ اور پھر اسکے ذکر کی آواز ختم ہو گئی۔ اس خادم نے توجہ کی تو دیکھا گیا کہ وہ جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اور ایک خالی شیشی انکے قریب دیکھی گئی جو اس بات کا نشان تھی کہ انہوں نے زہر کھالیا ہے۔ الغرض کمال حیرت کے ساتھ اس شخص نے لوگوں کو خبر دی۔ اور اس مرحوم کے دو وصیت نامے نکلے۔ پہلے وصیت نامہ میں حق تعالیٰ کی وحدانیت اور اسکی برتر ذات کی اشباہ و امثال سے تقدیس اور اوصاف و اذکار و اقوال سے اسکی کینونت کی تنزیہہ کا اقرار و اعتراف تھا۔ اور انبیاء و اولیاء کے ظہور کا اقرار اور جو کچھ خدائے مالکِ جہان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اسکا اعتراف تھا۔ اور دوسرے ورقہ میں

ایک مناجات عرض کی تھی اور آخری وقت میں یہ بات مذکور تھی کہ یہ بندہ اور تمام دوستانِ الٰہی متحیر ہو رہے ہیں کہ ایک مقام پر قلمِ اعلیٰ نے سب کو فساد و نزاع و جدال سے منع فرمایا۔ اور ایک مقام پر قلمِ اعلیٰ سے یہ کلمۂ علیا بھی نازل ہوئے۔ اگر کوئی شخص کسی شخص سے میری جھنڈی میں بھی ارادہ گستاخی مشاہدہ کرے تو چاہیئے کہ مقابلہ نہ کرے اور حق کے ہی حوالے چھوڑ دے ایک طرف سے یہ حکمِ محکم ہمارے سامنے ہے اور دوسری طرف سے یہ مشاہدہ کہ افترا پرداز لوگ ایسے کلمات بولتے ہیں جسکو برداشت کرنے سے قوتِ بشری عاجز ہے۔ لہٰذا اس بندے نے یہ گناہِ عظیم اختیار کرلیا۔ اور خدا کے دریائے کرم اور پروردگار کے آسمانِ رحمت سے خواستگار و امیدوار ہوں کہ اس بندے کی خطائیں اپنے فضل و عطا کی قلم سے محو فرمادے۔ گناہ بہت ہیں خطائیں بےشمار ہیں مگر الٰہی بخشش کی رسّی میں نے تھام رکھی ہے۔ اسکے دامنِ کرم سے وابستہ ہوں۔ حق شاہد اور مقربانِ بارگاہ آگاہ ہیں کہ یہ بندہ انکی بدگوئیاں سُننے پر قادر ہی نہ تھا لہٰذا اس فعل کا مرتکب ہوا۔ اگر وہ مجھے عذاب دے تو وہ اپنے کام میں قابلِ تعریف ہے اور اگر وہ مجھے بخشدے تو وہ اپنے امر میں مختار و مطاع ہے۔

اب جنابِ شیخ! تاثیر کلمہ پر غور فرمائیں۔ شاید وہم کی اُلٹی جانب سے یقین کی سیدھی جانب متوجہ ہوسکیں۔ اس مظلوم نے کسی سے کسی قسم کی چاپلوسی نہ کی اور کلمۂ حق کو سب خلقت کے روبرو بلندترین آواز سے کہہ سُنایا۔ جسکا جی چاہے قبول کرے اور جو چاہے روگردان ہوجائے لیکن اگر ایسے ظاہر اور آشکار و مشہود امور کا انکار کیا جائے تو کونسا امر متبصرین کے نزدیک قبول و اقرار کے قابل رہتا ہے۔ ہم خداوند تبارک تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ مذکور کی مغفرت فرمائے اور اسکی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے۔ بیشک وہ مقتدر و عزیز و وہّاب ہے۔

اس ظہور میں ایسے امور ظاہر ہیں کہ علم و فضل کے مظاہر اور انصاف و عدل کے مشارق

کے لئے تصدیق کے سوا کوئی مجال نہیں۔ آجکے دن تم پر لازم اور واجب ہے کہ قوت ملکوتی کے ساتھ کھڑے ہو اور احزاب عالم کے شبہات کو قدرت علم کے ساتھ محو کرو۔ تاکہ سب متفق ہو کر بحر اعظم کا قصد کریں۔ اور جو کچھ خدا نے ارادہ فرمایا اُسی کو اپنی مُراد بنائیں۔

یارے ہر ایک نے گروان نے کسی بات کو پکڑ رکھا ہے اور حق پر اعتراض کرتا ہے۔

سُبحان اللہ! الوہیت و ربوبیت کا ذکر جو اولیاء و اصفیاء سے ظاہر ہوا سے اعراض و انکار کا بہانہ قرار دیا ہے۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے (عبودیت ایک جوہر ہے جس کی کنہ و حقیقت ربوبیت ہے) اور حضرت امیرؑ نے ایک اعرابی کے جواب میں جس نے نفس کی بابت سوال کیا فرمایا (قسم سوم لاہوتی و ملکوتی (نفس) ہے۔ وہ ایک لاہوتی قوت ہے اور جوہر بسیط ہے ذاتی حیات رکھنے والا ہے) یہانتک کہ فرمایا (وہی خدا کی ذات برتر اور شجرۂ طوبیٰ اور سدرۂ منتہےٰ اور جنت الماویٰ ہے) حضرت صادق نے فرمایا جب ہمارا قائم قیام فرما ہوگا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے معمور ہو جائے گی) اور اسی طرح کی ایک طویل حدیث ابی عبداللہ علیہ السلام سے مذکور ہوئی ہے منجملہ حدیث مذکور کے نصوص میں سے یہ کلمۂ علیا بھی ہے (اسوقت جبار عزّ و جل اور فرشتے بدلیوں سے اتریںگے) اور قرآن عظیم میں ہے (یہ لوگ سوا اسکے اور کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ خدا بدلیوں کے سایے میں انکے پاس آجائے) اور حدیث مفضل میں فرماتے ہیں کہ (قائم اپنی پیٹھ دیوار حرم سے لگائیگا اور اپنا دست مُبارک پھیلائیگا تو وہ بے عیب اور پر نور نظر آئے گا۔ اور قائم کہیگا یہ خدا کا ہاتھ ہے۔ یہ خُدا کا داہنا ہاتھ ہے۔ یہ خدا سے ہے اور خدا کے امر سے ہے۔

ان احادیث کے جس طرح معنی کئے ہیں آثار قلم اعلیٰ کے بھی اسی طرح معنی کریں حضرت امیرؑ نے فرمایا ہے (میں وہ ہوں جس پر کوئی اسم و صفت واقع نہیں ہوتی) اور اسی طرح فرمایا ہے

(میرا ظاہر امامت ہے اور میرا باطن غیب لایدرک) ابوجعفر طوسی لکھتے ہیں (میں نے ابوعبداللہ سے کہا کتاب اللہ میں تمہیں صراط ہو؟ تمہیں زکوٰۃ ہو؟ تمہیں حج ہو؟ فرمایا اے شخص کتاب اللہ عزّ وجل میں ہمیں صراط ہیں۔ ہمیں زکوٰۃ ہیں۔ ہمیں روزہ ہیں ہمیں حج ہیں ہمیں ماہِ محترم ہیں۔ ہمیں بلدِ محترم ہیں۔ ہمیں کعبۂ الٰہی ہیں۔ ہمیں قبلۂ خداوندی ہیں۔ ہمیں وجہ اللہ ہیں) جابرؓ نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا (اے جابر بیان اور معانی کو لازمی طور پر اختیار کر۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بیان تو یہ ہے کہ تو خدائے پاک کی یہ معرفت حاصل کرے کہ اُس جیسا کوئی نہیں۔ پھر تو اسکی عبادت کرے اور کسی چیز کو اسکے ساتھ شریک نہ بنائے۔ اور معانی سو ہم اسکے معانی ہیں اور ہم اسکا پہلو اور اسکا ہاتھ ہیں۔ اور اسکی زبان اور اسکا امر و حکم اور اس کا حق ہیں۔ جب ہم چاہتے ہیں خدا چاہتا ہے اور جو ہم چاہتے ہیں وہی خدا چاہتا ہے) یہ بھی حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (جسے میں نے نہ دیکھا ہو اُس رب کی کیسے عبادت کروں) اور دوسری جگہ فرماتے ہیں (میں نے کوئی چیز نہ دیکھی مگر یہ کہ خدا کو اس سے پہلے یا اسکے بعد یا اسکے ساتھ ضرور دیکھا)

اے شیخ! جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اسپر غور کیجئے تاکہ آپ اسمِ قیوم کی قوت سے رحیقِ مختوم پئیں اور جس بات کے ادراک سے سب لوگ عاجز ہیں اسے آپ سمجھ لیں۔ کمرِ ہمت مضبوط باندھے اور ملکوتِ اعلیٰ کا قصد کیجئے شاید آپ کلامِ الٰہی نازل ہونے کے وقت نفحاتِ وحی و الہام کو پائیں اور اس سے فائز ہوں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ امرِ الٰہی کی کوئی نظیر و مثال نہ تھی نہ ہے۔ اوہام کے پردے پھاڑ دو۔ خدا اپنے فضل سے تمہاری مدد اور تائید کرے وہ قوی اور غالب قُدرت والا ہے۔ جبتک وقت باقی ہے اور سدرۂ مُبارکہ جہان میں بلند آواز سے ناطق ہے اپنے آپکو نہ روکو۔ خدا پر بھروسہ کرو اور اپنے سب کام اسکے سپرد کردو پھر سجنِ اعظم میں حاضر ہو جاؤ تاکہ وہ سُنو

جسکی مثال کانوں نے نہیں سُنی اور وہ دیکھو جو نگاہوں اور بصیرتوں نے نہیں دیکھا۔ کیا اس بیان کے بعد بھی کسی شخص کو کسی حُجّت کی گنجائش ہے؟ نہیں! ذاتِ خداوندی کی قسم جو امر پہ قائم (رونگمان) ہے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں آج وَلٰکِن رسول اللہ وخاتم النّبیّین کا مُبارک کلمہ یوم یقوم النّاس لربّ العٰلمین پر منتہی ہو گیا۔ اِس فضلِ عظیم پر خُدا کا شکر کر۔

اے شیخ! نفحاتِ وحی ماسوا کے ساتھ مشتبہ نہ ہوئے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اب سدرۂ منتہےٰ بیشمار پھلوں کے ساتھ تیرے سامنے موجود ہے۔ اپنے آپکو گزشتہ امت کی طرح اوہام میں آلودہ نہ کر۔ خوبیاں ہی سے فطرت اللہ ظاہر و مشہود ہے۔ وہی گواہِ کُل ہے۔ وہ اپنے ظہور کے اثبات میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اب سَو جلدوں کے قریب روشن آیات اور محکم کلمات آیات نازل کرنے والے کے آسمانِ مشیّت سے نازل اور موجود ہیں۔ تیرا فرض ہے کہ تو مقصدِ اقصیٰ اور غایتِ قصویٰ اور ذروۂ علیا کا قصد کرے تاکہ جو کچھ خداوند ربّ العٰلمین کی طرف سے ظاہر ہوا تو سُنے اور دیکھ لے۔ اُن آیاتِ لقاء میں ذرا غور کر جو مالکِ ملکوتِ اسماء کی جانب سے فرقان میں نازل ہوئی ہیں تاکہ تو راہِ مستقیم پائے اور لوگوں کی ہدایت کا سبب اور ذریعہ ہو۔

آج آپ جیسے آدمیوں کو چاہئے کہ خدمتِ امر پر قائم ہوں۔ اس مظلوم کی ذلّت اور تمہاری عزّت دونوں فنا ہونیوالی ہیں۔ کوشش کرو تاکہ تم اس عمل سے مشرّف ہو جسکی خوشبو عالَم سے کبھی منقطع نہ ہوگی۔ لقائے کے ذکر میں وہ نازل ہوا ہے کہ منکروں کے لئے ردّ و انکار کی گنجائش نہیں رہی ہے اُس تبارک تعالیٰ کا قول ہے (خُدا وہ ہے جسنے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند فرمایا جو تمہاری نظروں کے سامنے ہیں۔ پھر وہ عرش پر جلوہ گر ہوا اور سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ سب کے سب ایک مقررہ وقت کے لئے جاری ہیں۔ وہ امر کی تدبیر اور آیات کی تفصیل کر رہا ہے تاکہ تم اپنے پروردگار کی مُلاقات کا

یقین کرو، اور فرماتا ہے جو لقاء خداوندی کا آرزو مند ہے سو یقیناً خدا کا وقت ضرور آنیوالا ہے
وہ سُننے والا اور جاننے والا ہے) یہانتک کہ فرمایا (وہ لوگ جو خدا کی آیات و لقاء کے منکر ہیں یہ
لوگ میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور اُنکے لئے دردناک عذاب ہے) اور اسی طرح فرماتا ہے
والے لوگوں نے کہا کہ جب ہم زمین میں کھو جائینگے کیا ہم پھر نئی خلق میں ہونگے۔ بلکہ بات یہ ہے
کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں) اور اسی طرح فرماتا ہے (خبردار کہ وہ لوگ اپنے
رب کی ملاقات کی بابت شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ خبردار وہ ہر چیز پر محیط ہے) اور اسی طرح
فرماتا ہے (وہ لوگ جو ہماری لقاء کی آرزو نہیں رکھتے اور دنیاوی زندگی سے ہی خوش اور مطمئن
ہو بیٹھے ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں انکے کردار کے باعث انکا ٹھکانا آگ ہے) اور
ایسے ہی فرماتا ہے (جب اُن پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی
آرزو نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اسکے سوا اور کوئی قرآن لے آ۔ یا اُسے بدل دے۔ کہدے کہ مجھسے یہ نہیں
ہو سکتا کہ میں اپنی طرف سے اُسے بدل دوں۔ میں تو اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی
کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں یوم عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں)
اور اسی طرح فرماتا ہے (پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی نیکوکار پر اتمام نعمت کے لئے اور ہر چیز کی تفصیل
اور ہدایت و رحمت تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی لقاء پر ایمان لائیں) اور اسی طرح فرماتا ہے (یہ وہ لوگ
ہیں جو اپنے پروردگار کی آیات اور اسکی ملاقات کے منکر ہیں۔ سو انکے اعمال اکارت ہو گئے سو ہم
قیامت کے دن انکے لئے کوئی وزن قائم نہیں کرینگے۔ انکے اس انکار کے باعث انکی جزا جہنم ہے
اور اسلئے کہ انہوں نے میری آیات اور میرے رسولوں کو ٹھٹھا مقرر کر لیا تھا) اور اسی طرح فرماتا ہے
کیا تجھے موسیٰ کی خبر پہنچی جب اُسنے آگ دیکھی تو اپنے اہل سے کہا کہ ذرا ٹھہرو مجھے آگ نظر آتی ہے میں
اسمیں سے تمہارے لئے انگارا لے آؤں یا آگ کے اوپر رہنمائی پاؤں۔ جب وہ پاس آیا تو

آواز آئی اے موسیٰ میں تیرا پروردگار ہوں۔ اپنی جوتیاں اُتار دے۔ تو مقدس میدانِ طویٰ میں ہے۔ میں نے تجھے اپنا مقبول بنایا سو جو وحی کیجاتی ہے اُسے سُن کہ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کر) اور اسی طرح فرماتا ہے (کیا وہ اپنے آپ میں غور نہیں کرتے کہ خدا نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے برحق طور پر اور ایک اجلِ معین کیساتھ پیدا کیا ہے اور اکثر لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں) اور اسی طرح فرماتا ہے (کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ یہ ایک بڑے دن کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں جبکہ لوگ رب العلمین کی حضوری کے لئے قیام کرینگے) اور اسی طرح فرماتا ہے (ہمنے موسیٰ کو کتاب دی پس تو اسکی لقاء سے شک میں نہ پڑ) اور فرماتا ہے (خبردار جب زمین کو دھکے پر دھکا لگیگا اور تیرا پروردگار آئے گا اور فرشتے صف بصف) اور اسی طرح فرماتا ہے (یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدائی نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا تو اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ منکر لوگ بُرا مناتے رہیں) اور اسی طرح فرماتا ہے (جب موسیٰ اپنا وقت پورا کر چکے تو اپنے اہل کو لیکر چلے طور کی طرف سے آگ دیکھی۔ اپنی اہل سے کہا ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں تمہارے لئے کوئی خبر یا چنگاری لے آؤں تاکہ تم تاپو۔ جب وہ پاس آئے تو وادی ایمن کی سمت سے بُقعۂ مبارکہ میں درخت سے ندا آئی کہ اے موسیٰ میں ہی اللہ رب العلمین ہوں) انتہیٰ

تمام کُتبِ الٰہی میں وعدۂ لقاء صریحًا تھا اور ہے۔ اور اس لقاء سے مقصود حق جل جلالہ کے مشرقِ آیات اور مطلعِ بینات اور مظہرِ اسمائے حُسنیٰ اور مصدرِ صفاتِ علیا کی لقاء ہے۔ حق بذاتِ خود و بنفسِ خود غیبِ منیع لایدرک ہے۔ پس لقاء سے مُراد اُس نفس کی لقاء ہے جو بندوں کے درمیان خدا کا قائم مقام ہے۔ اور اسکی بھی نظیر و مثال نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اسکی کوئی نظیر اور مثال دیکھی جائے تو ذاتِ خداوندی کی تقدیس اور نظیر و مثال سے کینونتِ الٰہی کی تنزیہہ کیسے ثابت ہوگی

الغرض لقاء و تجلّی کے مقامات کی نسبت کتاب ایقان میں وہ نازل ہو چکا ہے جو اہل انصاف کے لئے کافی ہے۔ ہم خداوند تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سب کو خالص سچائی کی توفیق دے اور اپنے قریب کرے۔ بیشک وہ مقتدر و قدیر ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی سننے والا اور کلام فرمانے والا عزیز و حمید۔

اے علم کی شہرت رکھنے والے! لوگوں کو بھلائی کا حکم دے اور توقف کرنیوالوں میں سے نہ ہو۔ روشن نگاہ سے دیکھ۔ آفتاب حقیقت بحکم مالک ملکوت بیان و سلطان جبروت عرفان آسمانِ سجن عکا کے افق سے روشن و نمودار ہے۔ لوگوں کی روگردانی اُسے نہ ڈھانپ سکی۔ اور فوجیں اور ہزارہا لوگ اُسے نہ روک سکے۔ آنجناب کیلئے کوئی عُذر باقی نہیں ہے۔ یا اقرار کیجئے یا العیوذ باللہ سب (مظاہرِ الٰہی) کا انکار کر دیجئے۔

اے شیخ! گروہ شیعہ پر غور کر کہ انہوں نے ظنون و اوہام کے ہاتھوں کس قدر عمارتیں اور کتنے شہر ڈھا ڈالے۔ بالآخر وہ اوہام، گولی کی شکل میں تبدیل ہوئے اور سیدِ عالم پر جا پڑے۔ اور اِس جماعت کے سرداروں میں سے ایک بھی یوم ظہور میں ایمان نہ لایا۔ اسم مُبارک کے ذکر پر لوگ عجّل اللہ فرجہ کہتے ہیں (کہ خدا کرے حضرت امام مہدی کا ظہور جلد ہو) لیکن اس خورشید حقیقت کے ظہور کے وقت دیکھا گیا کہ سب عجّل اللہ فی نقمتہ کہنے لگے (کہ خدا اُسے جلدی تباہ کرے) اِن لوگوں نے سافرح وجود اور مالکِ غیب و شہود کو سولی پر لٹکایا اور وہ عمل کیا جس سے لوح رو پڑی۔ قلم نوحہ گر ہوا مخلصوں کی آہیں اُٹھیں اور مقربین کے آنسو بہنے لگے۔

اے شیخ! غور کر اور انصاف سے بات کر۔ شیخ احسائی کی جماعت والے خدائی مدد سے ان حقائق کے عارف ہو گئے کہ انکے علاوہ اور لوگ ان سے محروم و محجوب نظر آرہے ہیں۔ الغرض ہر زمانہ اور ہر قرن میں جب کہ مشارقِ وحی اور مطالع الہام اور مہابطِ علم الٰہی کا ظہور ہوا اختلاف بھی

نمودار ہوا۔ اس اختلاف کا سبب وعلّت درونگو بلحد لوگ ہی ہیں اس مقام کی تفصیل مناسب نہیں وہمیوں کے اوہام اور شکّی لوگوں کے شکوک وشبہات سے احباب خود ہی واقف ہیں۔

آنجناب سے اور تمام علمآ سے جو غذائی علم کا جام پی چکے ہیں۔ اور آفتاب عدل کی نورانی باتوں سے منور ہیں یہ مظلوم خواہش کرتا ہے کہ ایک شخص کو بغیر کسی کو اطلاع کئے مقرر کریں۔ اور اسے اس طرف بھیجیں اور وہی شخص کچھ دن جزیرہ قبرص (سائپرس) میں بھی قیام پذیر ہو۔ اور میرزا یحیی کے ساتھ رہے تاکہ اصل امر اور مصدر اوامر احکام الٰہی سے آگاہ ہو جائے۔ اگر ذرا بھی آپ غور کریں تو حق جلّ جلالہٗ کی حکمت وقدرت وسلطنت پر شہادت دے اٹھیں۔ چند لوگ جو امر سے آگاہ نہیں اور نہ ہمارے ساتھ رہے انہوں نے ایسی باتیں کہیں کہ تمام اشیآء اور نفوس مطمئنہ راضیہ مرضیہ اُن غافل لوگوں کے جھوٹ پر گواہی دے اٹھے ہیں۔ اب اگر آنجناب ہمت کریں تو امر کی حقیقت تمام اہل جہان پر واضح ہو جائے اور لوگوں کو ان سخت سیاہ ظلمتوں سے نجات بخشے۔ اگر بہآء نہ ہوتا تو کس کی طاقت تھی جو تمام اُمتوں کے روبرو بولتا۔ اور اگر وہ نہ ہوتا تو کس کی قدرت تھی کہ وہ باتیں کرتا جسکا خداوند رب الافولج کی بارگاہ سے حکم ہوا۔ اب غافل شخص روضہ خوانی کا بہانہ پکڑ کر بیٹھ گیا ہے۔ بقائے خداوندی کی قسم۔ بیشک وہ صریح جھوٹ میں غرق ہے۔ کیونکہ اس گروہ کا اعتقاد ہے کہ حضرت قائم کے ظہور میں ائمّہ سلام اللہ علیہم قبروں سے اُٹھ چکے ہیں۔ یہ ایسی حق بات ہے جسمیں کوئی شبہ نہیں۔ ہم حق سے خواستگار ہوتے ہیں کہ متوہین کو ایقان کے کوثر سے جو قلم اعلیٰ کے سرچشمہ سے جاری ہے حصہ نصیب فرمائے تاکہ جو کچھ اسکے ایام کے لئے سزاوار ہے سب اُس سے سرفراز ہوں۔

اے شیخ: بلاؤں کے ہجوم میں یہ مظلوم ان کلمات کی تحریر میں مشغول ہے۔ تمام اطراف سے ظلم واعتساف کی آگ آشکار ہے۔ ایک طرف سے یہ خبر پہنچی کہ سرزمین طہران میں دوستوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ حالانکہ سورج اور چاند اور صحرا و دریا سب گواہ ہیں کہ یہ گروہ جامۂ وفا سے آراستہ ہے۔ اور

حکومت کی ترقی اور مملکت کے انتظام اور ملت کی راحت کے سوا کسی بات کا خواہاں نہ ہوا نہ ہوگا۔

اے شیخ! ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ برسوں ہم نے حضرت بادشاہ کی مدد کی ہے کئی سال سے ایران میں کوئی خلاف بات ظاہر نہ ہونے پائی۔ مختلف فرقوں کے مفسدوں کی عنان قبضۂ اقتدار میں رکھی گئی۔ کوئی بھی حد سے تجاوز نہ کرسکا۔ بقائے خداوندی کی قسم۔ یہ گروہ اہل فساد نہ تھا نہ ہے۔ انکے قلوب تقویٰ کے نور سے منور اور محبتِ خداوندی کی شان سے مزیّن ہیں۔ انکی کوشش عالم کی اصلاح تھی اور ہے اور ارادہ یہ ہے کہ اختلاف درمیان سے اُٹھ جائے اور کینہ وبغض کی آگ ٹھنڈی ہو جائے تاکہ تمام روئے زمین ایک ہی خطہ دکھائی دینے لگے۔ اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ قسطنطنیہ کے اندر سفارت ایران کی مجلس اپنی ساری قدرت و طاقت سے اِن مظلوموں کی بربادی میں مشغول ہو رہی ہے۔ انہوں نے ایک بات کا منصوبہ کر لیا ہے اور خدا نے کچھ اور ہی ارادہ فرمایا ہے۔ اب غور کیجئے حق کے امانتداروں پر ہر ہستی کے اندر کیا کچھ وارد ہوا۔ کبھی سرقہ اور چوری کی تہمت لگاتے ہیں اور کبھی ایسے افترا اور بہتان کی باتیں کرتے ہیں جو دنیا میں اپنی نظیر و مثال نہیں رکھتیں۔

اب آنجناب ہی انصاف سے کہیں کہ سفارت کبریٰ کی جانب سے اپنی رعیت پر چوری کی تہمت باندھنا کیسا ہے۔ اور دوسرے ممالک میں اس بات کا نتیجہ و اثر کیا ہے؟ یہ مظلوم اسی بات سے شرمندہ ہے نہ اس خیال سے کہ یہ باتیں اس بندے کی بربادی کا باعث ہیں۔ بلکہ ایران کی سفارت کبریٰ کی ایک با اعتبار جماعت کی تدابیر اور فہم و فراست کی حیثیتوں پر اجنبی سفیروں کا مطلع ہونا میری خجالت کا بڑا سبب ہوا ہے

متہم کرتے ہو تم انکو جنہیں کہتا ہے حق
ہیں یہی بندے امینِ مخزنِ ہفتم طبق

الغرض جس مقام سے انہیں چاہیئے کہ بلند مرتبے اور اونچے مقام کے طالب ہوں اور رائے حاصل کریں، برعکس، اسکے نور کو بجھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ لیکن اس بات کے ظاہر ہونیکے وقت

جیساکہ ذکر کیا گیا ہے جنابِ سفیر کبیر معین الملک میرزا محسن خاں ایدہ اللہ آستانے میں موجود نہ تھے اور ان امور کا باعث یہ ہے کہ لوگ حضرت بادشاہ ایران ایدہ الرحمٰن کو محرمانِ حریم عرفان کی طرف سے مکدر خاطر خیال کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ شاہد و گواہ ہے کہ اس مظلوم نے ہمیشہ ایسے اسباب کو ہی مدنظر رکھا جو دولت و ملت کی عزت کا باعث ہیں۔ اور اسبات کا خدا کافی گواہ ہے۔ اہل بہآء کی تعریف میں قلمِ اعلیٰ سے یہ کلمات نازل ہوئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو اگر سونے کے بنے ہوئے شہروں میں ہو کر گذریں تو اسکی طرف ملتفت نہ ہوں۔ اور اگر ملکوتِ جمال میں سے انکا ورود ہو تو اسکی طرف متوجہ نہ ہوں اسی طرح اہل بہآء کے حق میں ناصح علیم کی بارگاہ سے قلم اعلیٰ کے ذریعہ نازل ہوا۔ اور حضرت بادشاہ پیرس کی لوح کے آخر میں یہ کلمہ علیا نازل ہوئے۔ کیا تو اپنے پاس جمع کئے ہوئے سرمایہ پر خوش ہو رہا ہے باوجودیکہ تو جانتا ہے وہ عنقریب نابود ہو جائے گا یا جو ایک بالشت بھر زمین پر تو حکومت کر رہا ہے اس سے مسرور ہو رہا ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ اہل بہآء کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا ایک مری ہوئی چیونٹی کی آنکھ کا تل۔ اسے کو اسکے چاہنے والوں کے لئے چھوڑ دے۔ پھر تمام جہانوں کے مقصود کی جانب متوجہ ہو جا۔ اس مظلوم پر جو کچھ وارد ہوا اس سے حق جلّ جلالہ کے سوا کوئی آگاہ نہیں۔

آستانہ میں سفارت کبریٰ کے درمیان ہر روز ایک نہ ایک ایسی ہی بات کا چرچا سنائی دیتا ہے۔ سبحان اللہ! تمام کی تمام تدبیریں ایسے ہی امور میں صرف ہو رہی ہیں جو اس بندی کی بربادی کا باعث و سبب ہیں۔ وہ بے خبر اس سے غافل ہیں کہ راہِ مولیٰ میں ذلت عین عزت ہی اخباری اوراق میں یہ کلمات مذکور ہیں۔ لکھتا ہے "عکا کے بعض جلاوطن لوگوں کی چالبازی اور انکی زیادتیاں جو بعض لوگوں پر وارد ہوئیں" الی آخر۔

مظاہر عدل اور مطالع انصاف کے اوپر اسکا ارادہ و مقصد معلوم اور واضح ہو گیا۔ بارے طرح طرح کی ایذا رسانی اور ظلم و ستم پر کمربستہ ہوئے ہیں۔ بقائے خداوندی کی قسم۔ یہ مظلوم اس جلاوطنی

کی جگہ کو اعلیٰ درجہ کے وطن سے بدلنا نہیں چاہتا۔ جو کچھ بھی راہِ خدا میں وارد ہو اہل بصیرت کے نزدیک وہ ایک بڑی روشن عزت اور بہت بڑا مرتبہ رکھتا ہے۔ ہم نے پہلے سے کہا ہے۔

پاک ہے تو اے میرے معبود! اگر تیری راہ میں بلائیں نہ ہوں تو تیرے عاشقوں کا مقام کہاں سے ظاہر ہو۔ اور اگر تیری محبت میں مصیبتیں نہ ہوں تو تیرے مشتاقوں کی شان کس چیز سے آشکار ہو۔

ذلت ایسی حد کو پہنچی کہ ہر روز تہمتوں کے پھیلانے میں مشغول ہیں۔ مگر یہ مظلوم صبر جمیل اختیار کئے ہوئے ہے۔ کاش! حضرت بادشاہ ممالکِ ایران، جو کچھ آستانے میں وارد ہوا اُسکی نقل طلب کریں تاکہ حقیقتِ امر سے آگاہ ہوں۔ اے سلطان! تجھے تیرے پروردگار رحمٰن کی قسم۔ نظر انصاف سے اس فقرہ پہ غور کر۔ کیا کوئی صاحبِ عدل ہے جو آج ایسا فیصلہ کرے جو خدا نے کتاب میں نازل فرمایا اور کوئی صاحبِ انصاف ہے جو اِس بارے میں انصاف کرے جو ہم پہ بلا کسی دلیل و برہان کے وارد ہوا۔

اے شیخ! لوگوں کے اطوار پہ غور کر۔ مدائنِ علم و حکمت کے باشندے متحیّر ہیں کہ یہ کیا باتیں واقع ہوئیں۔ گروہِ شیعہ جو اپنے آپکو تمام اقوامِ عالم سے زیادہ پارسا و متقی شمار کرتے ہیں، یومِ ظہور میں روگردان ہوئے اور ایسے مظالم اس گروہ سے ظاہر ہوئے جو اپنی مثال نہیں رکھتے۔ کچھ تو غور کرنا چاہئے۔ اِس گروہ کی ابتدا سے ابتک کِسقدر علما ہوئے اور ایک شخص بھی ان میں سے ظہور کی کیفیت پہ آگاہ نہیں۔ آخر اِس غفلت کا سبب کیا تھا۔ اگر ہم اسکا تذکرہ کریں تو البتہ انکے اعضا بکھر جائیں۔

غور کرنا لازم ہے بلکہ ہزار ہزار سال غور کرنا لازم ہے شاید کہ دریائے علم کا ایک قطرہ انہیں نصیب ہو جائے اور اس چیز سے بہرہ در ہوں جس سے کہ آج بالکل غافل و محروم ہیں۔

میں سرزمینِ طہران میں جو تیرے پروردگار کا مشرقِ آیات ہے گذر رہا تھا، میں نے منبروں کی گریہ و زاری اور خداوند تبارک و تعالیٰ سے اُنکی مناجات سُنی۔ انہوں نے پکار کر کہا اے جہان کے معبود!

اور تمام امتوں کے آقا۔ تو ہمارے حال کو اور جو کچھ ہم پر تیرے بندوں کے مظالم وارد ہوئے دیکھ رہا ہے تونے ہمیں اپنے ذکر و ثنا کے لئے پیدا کیا اور ظاہر فرمایا اب تو سن رہا ہے کہ تیرے ایام میں ہم پر چڑھکر غافلوں نے کیا کچھ تقریریں کیں۔ تیری عزت کی قسم۔ ہمارے جگر گھل گئے اور ہمارے ارکان مضطرب اور بیقرار ہو گئے۔ آہ آہ۔ کاش تو ہمیں پیدا ہی نہ کرتا اور ظاہر ہی نہ فرماتا۔ مقربوں کے دل ان کلمات سے سوختہ ہیں اور مخلصوں کی آہ و بکا اُٹھ رہی ہے۔ ہم نے محض خدا کے لئے علماء کرام کو بار بار نصیحت کی اور افقِ اعلیٰ کی طرف دعوت فرمائی کہ شاید ایام ظہور میں مقصودِ اہل عالم کے دریائے بیان سے کچھ بہرہ ور ہوں اور بالکل ہی محروم نہ رہجائیں۔ اکثر الواح میں یہ نصیحتِ کبریٰ رحمتِ سابقہ کے آسمان سے نازل ہوئی۔ ہم نے کہا اے گروہِ امراء و علماء! افقِ علیا سے ندا سنو۔ وہ تمہیں راحت رد بنا دیگی۔ اور تمہیں قریب کریگی اور اس مقام کی ہدایت فرمائے گی جسے خدا نے مطلع وحی اور مشرقِ انوار قرار دیا ہے۔ اے اہل عالم! یقیناً مالکِ قدم کی طرف سے اسم اعظم آگیا۔ اور بندونکو اس ظہور کا مژدہ سُنا رہا ہے جو خدائی علم میں پوشیدہ اور عصمت کے خزانے میں مخزون رہا تھا۔ اور خداوند رب الارباب کے صحیفوں میں قلمِ اعلیٰ سے مرقوم ہوتا آیا ہے۔ اے اہل شین! کیا تم میری اُس عنایت و رحمت کو بھولگئے جو خداوند مالکِ رقاب کی جانب سے کُل اشیاء پر چھائی ہوئی ہے۔

اور کتابِ اقدس میں نازل ہوا کہ اے گروہ علماء جو کچھ تمہارے پاس قواعد و علوم ہیں اسکے پیمانے پر تم خدا کی کتاب کو نہ تولو۔ یقیناً وہی خلق کے درمیان حق کی میزان ہے جو کچھ بھی تمام امتوں کے پاس ہے وہ اسی قسطاس اعظم سے تولا اور جانچا اور پہچانا جائیگا۔ اور یہ خود اپنی پہچان آپ ہے۔ کاش تمہیں اسبات کا علم ہوتا۔ تم پر میری چشمِ عنایت گریاں ہے کیونکہ تم اُس کو نہ پہچان سکے جسے تم شب و روز اور ہر شام و سحر پکارتے رہے ہو۔ اے لوگو! چمکتے ہوئے چہروں اور روشن دلوں کے ساتھ اِس سُرخ بُقعہ مبارکہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ جہمیں سدرۃ المنتہیٰ پکار رہا ہے

کہ کوئی معبود نہیں مگر میں ہیمن و قیّوم۔

اے ایران کے گروہِ علماء! کیا تم میں سے کوئی میرے ساتھ مکاشفہ و عرفان کے میدانِ مقابلہ میں قدم اٹھا سکتا ہے؟ نہیں میرے پروردگار رحمٰن کی قسم۔ دنیا میں جو کوئی بھی ہے سب فانی ہے اور یہ ہے تمہارے پروردگار عزیز و محبوب کا چہرہ۔ اے لوگو! ہم نے علوم کو معلوم کی شناخت کے لئے مقرّر کیا ہے اور تم انکے ذریعہ اس مشرقِ علوم سے حجاب میں ہو گئے جسکے ذریعہ ہر ایک پوشیدہ امر آشکار ہوا کہدے یہی وہ آسمان ہے جسمیں اُمّ الکتاب رکھی گئی۔ کاش تمہیں اسبات کا علم ہوتا۔ یہی وہ ہے جس سے صخرہ چیخ اُٹھا اور سدرہ سرزمینِ مکّہ کے بلند طور پر پکار اُٹھا: ملک خدا ہی کے لئے ہے جو بادشاہ عزیز و ودود ہے۔ ہم مدرسوں میں نہیں گئے اور نہ ہم نے مباحث دیکھے۔ وہ بات سنو جسکے ذریعہ تمہیں یہ اُمّی خدائے ابدی کی طرف بُلاتا ہے۔ یہ تمہارے لئے زمین کے دفینوں سے بہتر ہے۔ کاش تمہیں اسبات کی سمجھ ہو۔

وہ شخص جو اِس چیز کی تاویل کرتا ہے جو آسمانِ وحی سے نازل ہوئی اور اسے ظاہری معنی کر الگ کرتا ہے یقیناً وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو خدا کے کلمۂ علیا کی تحریف کرتے ہیں اور کتابِ مبین کے اندر وہ نہایت خسارہ پانیوالوں میں سے ہیں۔ یہاں پر ہم نے فطرت کی فریاد سُنی۔ ہمنے کہا اے فطرت! کیا ہوا کہ میں راتوں کو تیری چیخ پکار سُنتا ہوں اور دنوں میں تیری آہ و بکا۔ اور صبح کے وقتوں میں تیرا کراہنا۔ فطرت نے کہا اے اسم اعظم کے ساتھ ظاہر ہونیوالے سیّدِ عالم! غافلوں نے تیری سفید اونٹنی کے جوڑ بند کاٹ ڈالے۔ اور تیری سُرخ کشتی کو ڈبو دیا۔ اور وہ تیری روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور تیرے امر کے چہرہ کو چھپانا چاہتے ہیں اِسلئے میری گریہ و زاری اور تمام چیزوں کی گریہ و زاری بلند ہے۔ اور لوگ اکثر غافل ہیں۔ آج فطرت دامنِ کرم کو تھامے ہوئے اِردگرد طواف کر رہی ہے۔

اے شیخ! تو حاضر ہو۔ تاکہ وہ سب کچھ دیکھے جو عالم کی آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ اور وہ کچھ سُنے جو خلق کے کانوں نے نہیں سُنا تاکہ تو اپنے آپکو اوہام کے کیچڑ سے مخلصی دے۔ اور تو اس بلند مقام کی طرف متوجہ ہو جسمیں یہ مظلوم ندا کر رہا ہے کہ مُلک کا مالک خدائے عزیز و حمید ہے۔ اُمید ہے کہ آنجناب کی ہمّت سے بندوں کے بازو، نفس و ہویٰ کے کیچڑ سے پاک ہوجائیں اور محبت الٰہی کی ہوا میں اُڑنے کے قابل ہوں۔ کیچڑ میں لتھڑے ہوئے پَر اُڑنے کے قابل نہیں ہوتے مظاہر عدل و انصاف اسکی گواہی دیتے ہیں لیکن لوگ کھُلے ہوئے شک میں مُبتلا ہیں۔

اے شیخ! ہر طرف سے لوگوں نے ایسے اعتراضات کئے ہیں کہ قلم انکی تحریر سے استغفار کرتی ہے۔ باوجود اسکے رحمتِ کبریٰ پر نظر کرتے ہوئے لوگوں کے مراتب کے مطابق جواب دیا گیا تاکہ نفی و انکار کی آگ سے نکلکر اثبات و اقرار کی روشنی سے منوّر ہوں۔ انصاف کمیاب ہے اور عدل مفقود۔ بعض لوگوں کے جواب میں ملکوتِ علمِ آلٰہی سے یہ محکم آیات ظاہر و نازل ہوئی ہیں:-

اے انوارِ جمال کی طرف متوجہ ہونیوالے! دنیا کے لوگوں کو وہموں نے گھیر رکھا ہے اور انہیں اُس اُفق کی طرف متوجہ ہونے نہیں دیتے جہاں سے یقین کا سورج طلوع ہوتا ہے اور اسکی روشنی چمکتی ہے۔ یہی وہم انکو یقین کے ظہور اور اسکے انوار کی طرف نظر نہیں کرنے دیتے۔ وہ وہموں اور گمانوں کے باعث خدائے قیّوم سے محروم ہیں۔ وہ محض اپنی خواہشوں سے بولتے ہیں اور انہیں اسکی مطلق خبر نہیں ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ کیا خدا کی آیتیں اتری ہیں؟ سو تو کہدے کہ ہاں آسمانوں کے پروردگار کی قسم ضرور اُتری ہیں وہ پوچھتے ہیں کیا وہ گھڑی آگئی؟ سو تو کہدے کہ قسم ہے اُسکی جو کھُلی دلیلوں کا ظاہر کرنیوالا ہے کہ ہاں وہ گذر بھی گئی۔ بیشک وہ گھڑی جو آنیوالی تھی وہ آگئی اور کھُلے ثبوت اور یقینی دلیلوں کے ساتھ حق بھی آگیا۔ اب وہ وسیع کھُلا میدان ظاہر ہوگیا اور مخلوق خوف و اضطراب سے بےچین ہو رہی ہے۔ بھونچال آچکے اور تمام قبیلے اُس خدائے قادر و جبّار کے خوف سے رونے لگے۔ تو اُن سے کہدے کہ اب وہ

کان پھوڑنے والی آواز بھی دی جا چکی۔ اور آج کا دن صرف اللہ ہی کا ہے جو اکیلا با اختیار ہے
رکھتے ہیں، کیا زیر و زبر کرنیوالی گھڑی پوری ہو گئی؟ سو تو کہدے ہاں مالکوں کے مالک کی قسم ضرور پوری ہو گئی!
رکھتے ہیں، کیا قیامت قائم ہو گئی؟ پس کہدے کہ خود وہ قادر و قیوم آیتوں کی سلطنت کے ساتھ آموجود ہوا!
دیکھتے ہیں، کیا تو لوگوں کو زمین پر پچھڑا ہوا دیکھ رہا ہے؟ (تو کہدے) کہ ہاں مجھے اپنے پروردگار بلند و برتر
کی قسم وہ ضرور زمین پر پچھڑے ہوئے ہیں (کہتے ہیں) کہ کیا درخت جڑ سے اکھڑ کر زمین پر گر پڑے؟
ہاں بلکہ صفات کے مالک کی قسم پہاڑ تک ریزہ ریزہ ہو گئے۔ کہتے ہیں بہشت اور دوزخ کہاں ہیں؟
کہدے کہ ای شک کرنیوالے مشرک! بہشت میرا دیدار ہے اور دوزخ تیرا نفس۔ کہتے ہیں ہمیں میزان
نظر نہیں آتی۔ کہہ دے قسم ہے مجھے اپنے پروردگار رحمٰن کی۔ اُسے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں جنہیں خدا نے
آنکھیں دی ہیں۔ کہتے ہیں ستارے ٹوٹ کر کب گرے؟ کہدے تب گرے جب قیوم ارض سرّ (اور یہ پل)
میں تھا۔ پس اے صاحبانِ بصیرت عبرت پکڑو۔ تمام نشانیاں تو اسوقت ظاہر ہو چکیں جسوقت ہم نے
عظمت و اقتدار کے گریبان سے قدرت کا ہاتھ نکالا۔ جب وہ مقررہ وقت آگیا تو پکارنے والے نے
پکارا اور تیرے پروردگار مالکِ ایجاد کے رعب سے طور کے باشندے بیہوش ہو کر حیرت کے جنگل میں
گر پڑے۔ ناقوس کہہ رہا ہے کیا صور پھونکا گیا؟ کہدے سُلطانِ ظہور کی قسم صور اسی وقت پھونکا گیا۔
جسوقت وہ اپنے نام رحمٰن کے عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ کچھ شک نہیں کہ تیرے پروردگار مطلع الانوار کی رحمت کی
صبحِ صادق سے اندھیری رات روشن ہو گئی۔ کچھ شک نہیں کہ خدائے رحمٰن کی نسیم لطف چلی۔ اور روحیں،
جسموں کی قبروں میں کلبلانے لگیں۔ خدا کی طرف سے جو بڑا غالب اور بڑا احسان کرنیوالا ہے اسی طرح کا
حکم ہوا ہے غافل کہتے ہیں کہ آسمان کب پھٹا؟ کہدے کہ جب تم غفلت اور گمراہی کی قبروں میں پڑے تھے۔
غافلوں میں سے بعض اپنی آنکھیں مل مل کر دہنے بائیں دیکھ رہے ہیں۔ اُن سے کہدے کہ تمہاری بینائی
کھو گئی۔ اور آج تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی۔ اُن میں سے کوئی کہتا ہے کیا لوگوں کا حشر ہو گیا؟ تو کہدے

کہ ہاں مجھے اپنے پروردگار کی قسم ہوگیا جبکہ تو اوہام کے گہوارہ میں پڑا تھا۔ اور کوئی اُن میں سے کہتا ہے کیا فطرت کے مطابق کتاب نازل ہوئی ہے۔ تو اُن سے کہدے عقل والو خدا سے ڈرو۔ فطرت تو خود حیرت میں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کیا میں اندھا اٹھایا گیا ہوں؟ کہدے کہ ہاں مجھے ابر پر سوار ہونیوالے کی قسم (تو اندھا اٹھایا گیا ہے) بیشک معانی کے پھولوں سے جنت آراستہ ہے۔ اور نافرمانوں کی آگ سے دوزخ دہک رہا ہے۔ کہدے کہ ظہور کے اُفق سے نور چمکا اور سارا جہان روشن ہوگیا۔ کیونکہ یوم میثاق کا مالک آگیا۔ بیشک جنہوں نے شک کیا ٹوٹے میں رہے اور اُن لوگوں نے نفع کمایا جو نورِ یقین کے ساتھ مطلع الایقان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اے جمالِ الٰہی کی طرف ٹکٹکی باندھنے والے! تیرے لئے خوشخبری ہے کیونکہ یہ لوح جس سے روحیں بلند پرواز ہوتی ہیں تیرے لئے نازل ہوئی ہے سو تو اسکی حفاظت کر اور اسے پڑھا کر۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ تیرے پروردگار کی رحمت کا دروازہ ہے تو ہے نصیب اسکے جو اسے صبح شام پڑھے۔ ہم تیرا ذکر اِس امر میں سُنتے ہیں جسکا بوجھ اٹھانے سے عِلم کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور لوگوں کے پاؤں ڈگمگا گئے۔ سو تجھپر اور خدائے غالبِ فیاض کی طرف ہر ایک متوجہ ہونیوالے پر خدا کی رحمت۔ لوح تو ساری ختم ہوگئی مگر بیان ختم نہیں ہوا۔ سو تو صبر کر کیونکہ تیرا پروردگار بھی صابر ہے۔ یہ وہ آیتیں ہیں جو ہم نے پہلے سجنِ عکّا میں آنے پر نازل کیں اور تیری طرف بھیجیں۔ تاکہ تجھے معلوم ہوجائے کہ جب خدا اپنی قدرت اور غلبہ کے ساتھ آیا تو اسوقت ان لوگوں نے کیا کہا جنکی زبان پر جھوٹ چڑھا ہوا تھا۔ کچھ شک نہیں کہ اب گمانوں کی بُنیاد ہل گئی۔ وہموں کا آسمان شق ہوگیا اور لوگ ناحق کے شک و اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب خُدا آیتوں کی سلطنت کے ساتھ قدرت کے اُفق سے نمودار ہوا تو وہ اسکے ثبوت اور روشن دلیلوں سے منکر ہوگئے۔ جن باتوں کا اُنہیں حکم دیا گیا تھا انہیں چھوڑ دیا اور جن باتوں کی اُنہیں کتاب میں ممانعت کی گئی تھی انہیں باتوں کے مرتکب ہوئے۔ اپنے معبود کو چھوڑ دیا اور اپنی خواہشوں پر چلے۔ خبردار ہو جاؤ کہ وہ لوگ غفلت اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ آیات پڑھتے ہیں اور

اُنکا انکار کرتے ہیں کھلی نشانیاں دیکھتے ہیں اور اُن سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ وہ لوگ عجیب شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہمنے اپنے دوستوں کو خدا سے ڈرنے کی نصیحت کر دی ہے کیونکہ خوفِ خدا تمام اعمال واخلاق کی جڑ بُنیاد ہے۔ کچھ شک نہیں کہ ہمارے شہر میں خوفِ خُدا ہی عدل کے لشکروں کا سپہ سالار ہے۔ زہے نصیب اُنکی جو اسکے جھنڈے کے نورانی سایہ میں داخل ہوا۔ اور اُسے مضبوطی سے پکڑے رہا ذرا شبہ نہیں کہ وہ اُس سُرخ کشتی کے بیٹھنے والوں میں ہے جسکا بیان قیوّم الاسما میں نازل ہوا ہے کہہ کہ اے خُدائی گروہ! اپنے وجود کو امانت اور دیانت کی پوشاک سے زینت دو۔ پھر اعمال و اخلاق کے لشکروں سے اپنے پروردگار کی مدد کرو۔ ہم نے تمکو اپنی کتابوں اور صحیفوں اور تحریروں اور الواح میں لڑائی جھگڑے اور فساد سے منع کیا ہے۔ اور اس سے ہمارا مقصود بجز تمہاری سرفرازی اور سربلندی کے کچھ نہیں ہے۔ آسمان اور اسکے ستارے سورج اور اسکی روشنی۔ درخت اور انکے پتے۔ سمندر اور اُن کی موجیں۔ زمین اور اسکے خزانے اسکی گواہ ہیں۔ ہم خُدا سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اپنے دوستوں کی مدد فرمائے اور اس عزت و برکت والے نادر مقام میں جو کچھ اُن کے لئے شایاں ہے اسمیں انکی دستگیری کرے۔

ہم نے دوسری لوح میں کہا ہے۔ اے چہرۂ جمال کی جانب متوجہ ہونے والے! خدا کے بندوں کو خدا سے ڈرنے کی وصیّت کرتا رہ۔ خدا کی قسم۔ خوفِ خدا ہی تیرے پروردگار کی فوجوں کا سپہ سالار ہے عمدہ اخلاق اور نیک اعمال اسکی فوجیں ہیں جن سے ہر عہد اور ہر زمانہ میں دلوں کے شہروں پر فتح حاصل ہوئی۔ اور اونچے پہاڑوں پر فتح و ظفر کے جھنڈے بلند ہوئے ہیں۔ ہم تجھ سے امانت اور اسکے اُن مراتب کا ذکر کرتے ہیں جو اُسکے لئے خداوند تیرے پروردگار مالکِ عرشِ عظیم کے یہاں مقرر ہیں! ایکدن ہم اپنے جزیرۂ خضرا کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ اسکی نہریں جاری اور اسکے درخت نہایت گنجان ہیں۔ اور درختوں کی خالی جگہوں میں دھوپ کھیل رہی ہے۔ ہم نے داہنی طرف نظر ڈالی تو وہ کچھ دیکھا جسکے بیان سے قلم ساکت ہے۔ اور اس پاکیزہ بزرگ مبارک اور بلند مقام میں مخلوق کی

آقا نے جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا قلم کی مجال نہیں کہ اسکو بیان کر سکے۔ پھر ہمنے بائیں طرف نظر ڈالی تو بہشت بریں کی ایک حور کو نور کے ایک مینار پر کھڑی دیکھا۔ بلند آواز سے پکار کر کہہ رہی تھی کہ اے زمین و آسمان کے رہنے والو! میرے حُسن و جمال اور نور و ظہور اور چمک دمک کو دیکھو۔ مجھے سچّے خدا کی قسم کہ میں امانت ہوں اور اسکا ظہور ہوں اسکا حُسن ہوں۔ اور جو امانت کو اختیار کرتا ہے اور اسکی شان اور مرتبہ کو پہچان کر اسکا دامن پکڑتا ہے میں اُسکی جزا ہوں۔ بہائیوں کے لئے میں ایک بڑی زینت ہوں۔ اور تمام مخلوق کی عزّت کا لباس ہوں۔ میں ہی اہل جہان کی خوشحالی کا بڑا ذریعہ ہوں۔ اور میں ہی تمام اہل جہان کیلئے اُفق اطمینان ہوں۔ اسی طرح ہم نے تیرے لئے وہ بات نازل فرمائی جو بندوں کو خدائے مالکِ ایجاد کے قریب کر دے۔

یہ مظلوم ہمیشہ اہل عالم کو ایسی باتوں کی طرف بُلاتا رہا جو اُنکی رفعت و قُرب کا باعث ہوں اور اُفقِ اعلیٰ سے وہ کچھ جلوہ گر ہوا کہ کسی ایک کے لئے بھی توقف اور اعراض و اعتراض کی، مجال باقی نہیں رہی مگر غافلوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور اُن کا خسارہ ہی بڑھتا گیا۔

اے شیخ! علماء کو چاہئے کہ وہ حضرت سُلطان ایدہ اللہ کے ساتھ مِلکر دِن رات ایسے کاموں میں مصروف ہوں جن سے دولت و ملّت کی شان بلند ہو۔ یہ گروہ (اہل بہاء) پوری ہمت کے ساتھ نفوس کی تہذیب اور امور کی اصلاح میں مصروف و مشغول ہیں۔ جو کچھ قلمِ اعلیٰ سے اِس لوح مبین میں نازل ہوا وہ اسکا شاہد ہے۔ بہت سے امور ایسے ہیں جو بہت سہل اور آسان نظر آتے ہیں لیکن اکثر لوگ اُن سے بے خبر اور ایسے کاموں میں مشغول ہیں جو تضییع اوقات کا سبب ہیں۔

آستانہ (قسطنطنیہ) میں ایکدن کمال پاشا ہم سے ملنے آئے اور امور نافعہ کا ذکر ہونے لگا آپنے فرمایا کہ میں نے بہت سی زبانیں سیکھی ہیں۔ ہمنے جواب میں کہا کہ آپنے اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصّہ ضائع کیا ہے آپکو اور آپ جیسے دوسرے وکلائے دولت کو چاہئے کہ ایک مجلس قائم کریں۔ اور اس مجلس میں

موجودہ مختلف زبانوں میں سے ایک زبان اور اِسی طرح مختلف خطوط میں سے ایک خط اختیار کریں یا ایک نئی زبان اور نیا خط ترتیب دیں اور مدارس میں بچوں کو اسکی تعلیم دیں۔ اِسطرح دو زبانوں کے مالک ہونگے۔ ایک تو مادری زبان اور دوسری وہ زبان جسے تمام دُنیا کے لوگ بولینگے۔ جو کچھ کہ ذکر ہوا اگر اسپر عمل کیا جائے تو کُل دنیا ایک قطعۂ واحد نظر آئیگی۔ اور لوگ مختلف زبانوں کے پڑھنے اور پڑھانے سے آزاد و فارغ ہوجائینگے۔ ہمارے سامنے تو اُنہوں نے ہماری بات کو قبول کیا۔ اور بہت ہی فرحت و مسرّت ظاہر کی۔ پھر ہم نے اُن سے کہا کہ آپ ہماری اِسبات کو وکلاء و وزراء دولت تک پہنچادیں تاکہ اسکا اجراء ممالک میں ہوجائے۔ اسکے بعد آپ کئی دفعہ تشریف لائے مگر اِسبات کا ذکر نہ کیا حالانکہ جو کچھ ذکر ہوا وہ اہلِ دُنیا کے اتحّاد و اتفاق کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت ایران اسپر عمل کریگی اور اسے جاری فرمائے گی۔ اِسوقت ایک نیا خط اور ایک نئی زبان بنائی گئی ہے اگر مطلوب ہو تو ارسال کی جائے۔ مقصد یہ ہے کہ سب لوگ ایسے کاموں میں مشغول ہوں جن سے زحمت و مشقّت کم ہو اور عمر ایسے کاموں میں بسر ہو جو زیبا اور سزاوار ہوں۔ یقیناً خدا مدد دینے والا۔ جاننے والا اور مدبّر و خبیر ہے انشاء اللہ ایران اُن چیزوں سے مزیّن اور فائز ہوگا جنسے وہ آجتک محروم رہا ہے۔ کہہ۔ اے سلطان! ہمّت کر تاکہ کُل دُنیا کے لوگ تیرے آفتاب عدل کے انوار کی تجلّیات سے منوّر ہوں۔ اس مظلوم کو مدّنظر سوائے امانت۔ صدق وصفا اور امور نافعہ کے نہ تو کوئی اور بات رہی اور نہ ہے۔ ایسے اہلِ خیانت میں شمار نہ کر

اے میرے پروردگار۔ میرے مولیٰ اور میرے سہارے! تو پاک ہے۔ تو حضرتِ سلطان کو اس بات کی تائید فرما کہ وہ تیرے احکام و اوامر کو جاری کرے اور تیرے بندوں کے درمیان تیرے عدل کا اظہار کرے۔ بیشک تو فضل کرنے والا۔ فیاض۔ مقتدر۔ قدیر ہے۔ یقیناً امراللہ فضل کے ساتھ آگیا۔ مبارک ہیں وہ جو اسپر عمل کرتے ہیں۔ مُبارک ہیں وہ جو اُسے سمجھتے ہیں اور مُبارک ہیں وہ جو حق کے ساتھ زمینوں اور آسمانوں کی تمام چیزوں سے رشتہ توڑکر اس سے وابستہ ہوتا ہے

اے شیخ! بحرِ اعظم کے ساحل کا قصد کر اور پھر تو اس سفینۂ حمراء در رُخ کشتی، میں داخل ہو جسے خدا نے قیوم الاسماء میں اہل بہاء کے لئے مقدّر فرمایا ہے۔ اور یہ کشتی خشکی اور تری پر چلتی ہے۔ جو اس میں داخل ہوتا ہے نجات پاتا ہے اور جو اس سے رُخ پھیرتا ہے ہلاک ہوتا ہے۔ جب تو اسمیں داخل ہو کر فائز ہو جائے تو خدائے مہیمن وقیوم کے کعبہ کی طرف اپنے منہ کو پھیر اور کہہ

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَآئِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَآئِكَ بَهِیٌّ

(اے خدا میں تجھسے تیرے جمالِ انور کے وسیلہ تیرے نور کا طالب ہوں۔ اور تیرا سب جمال نورانی ہے) تب ملکوت کے دروازے تیرے سامنے کھُل جائینگے اور تو وہ دیکھیگا جو آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا اور وہ سُنے گا جو کانوں نے کبھی نہیں سُنا۔ بیشک یہ مظلوم تجھے نصیحت کرتا ہے جیسا کر چکا ہے۔ اور اس کی اُسکی تمہارے لئے سوائے اسکے اور کچھ مرضی نہیں کہ تم خدائے رب العلمین کے بحرِ احدیّت میں داخل ہو جاؤ۔ آجکے دن دنیا کی تمام چیزیں پکار پکار کر اس ظہور کی بشارت دے رہی ہیں جس سے وہ چیز ظاہر ہوئی جو خدائے عزیز وحمید کے علم میں مکنون ومخزون تھی۔

اے شیخ! تو نے بیان کی قمریوں کے نغمے شجرِ عرفان کی شاخ سے سُنے۔ اب طیورِ حکمت کے نغموں کو جو جنتِ عُلیا میں بلند ہیں سُن۔ بیشک وہ تجھے اُسبات کا علم دیتا ہے جس سے تو بےخبر رہے۔ وہ سُن جو قوت وقدرت کی زبان نے اُس خدا کی کتابوں میں کہا ہے جو عارفوں کا مقصود ہے۔ اِس گھڑی اس سدرۃ المنتہیٰ سے آواز آئی جو فردوسِ اعلیٰ کے مرکز میں بلند ہے اور مجھے حکم دیا کہ میں آپکے لئے وہ بیان کروں جو زبر والواح میں نازل ہوا اور جو میرے مبشّر نے جس نے اس نبأ عظیم اور صراطِ مستقیم کے لئے اپنی جان قربان کی کہا ہے اور اسکا قول برحق ہے۔ دبیشک میں نے اسکی ذکر میں ایک جوہر مقصد لکھدیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نہ تو وہ میری کسی اشارہ سے سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ ہی جو کچھ کہ بیان میں ذکر ہوا اُس سے کو سمجھا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ اِس ظہور اعظم اور نبأ عظیم کے ذکر میں اس بزرگ و برتر کا

نزل یہ ہے کہ (وہ اس سے بلند و بالا ہے کہ اپنے ماسوا کسی دوسرے کے ذریعہ سمجھ میں آسکے یا اپنی مخلوق کے اشارہ کا مشارالیہ ہو سکے۔ اور میں سب سے پہلا اسکا بندہ ہوں جو اُسپر اور اُسکی آیات پہ ایمان لایا۔ اور جس نے اسکی جنتِ عرفان کے باغ کے شگوفوں سے اسکی کلمات کے پھولوں کو چُنا۔ ہاں! اسکی عزت کی قسم وہ حق ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ سب اُسی کے حکم سے قائم ہیں" (انتہیٰ)

قمری حقیقی سدرۂ الٰہی کی شاخوں پہ اِن کلمات سے نغمہ زن ہوئی۔ مُبارک ہی وہ شخص جو اُنکی سُننے سے فائز ہوا۔ اور بیانِ الٰہی کے اُن بحور سے جو اُنکے ہر کلمہ میں مستور ہیں لیا اور پیا۔ اِسی طرح ایک دوسرے مقام پہ بیان کی ندا، شاخوں میں سے ایک اونچی شاخ سے یوں بلند ہوئی۔ قولہٗ تبارک و تعالیٰ (سنہ ۹ میں تم ساری بھلائی کو پالو گے) دوسری جگہ فرمایا ہے (سنہ ۹ میں تم خُدا کا دیدار پاؤ گے) انتہیٰ

یہ نغمات جو مدائنِ عرفان کے طیور سے ظاہر ہوئے اُنکے مطابق ہیں جو خدائے رحمٰن نے فرقان میں نازل فرمایا ہے۔ اہلِ بصیرت کو مبارک۔ کامیاب ہونیوالوں کو مبارک

اے شیخ! بقائے خداوندی کی قسم۔ رحمت کا دریا جاری ہے بیان کا سمندر موجیں مار رہا ہے اور ظہور کا آفتاب روشن اور منیر ہے۔ فراغتِ قلب۔ انشراحِ صدر۔ اور صداقتِ زبان کے ساتھ اِن بلند کلمات کو جو مُبشر یعنی نقطۂ اولیٰ سے ظاہر ہوئے ہیں پڑھ۔ آپ نے حضرت عظیم کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمایا (یہ وہی ہے جسکا ہم نے اس سے پہلے جب تمہیں جوابدیا وعدہ کر چکے تھے۔ صبر کر حتیٰ کہ بیان کے ۹ نو سال گذر جائیں۔ اُسوقت کہنا مُبارک ہے خدا جو سب پیدا کرنے والوں سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ کہہ وہ ایسی خبر ہے جسکے علم پر سوا خدا کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ مگر تم اسدن بھی ناواقف رہو گے) انتہیٰ

سنہ ۹ میں یہ ظہورِ اعظم ارادہ الٰہی کے مشرق سے نمودار، روشن اور آشکار ہوا۔ اِس بات کا

سوائے شک کرنے والے غافلوں کے اور کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ بندوں کو اپنی طرف لوٹنے کی تائید فرمائے اور اپنی حیاتِ باطل میں جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس سے توبہ کرنے کی توفیق عطا کرے۔ بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا غفور الرحیم ہے۔

دوسری جگہ فرمایا ہے (یقیناً میں اسکا پہلا پرستار ہوں۔ میں اسپر اور اسکی آیات پر ایمان لایا ہوں) انتہیٰ۔ اسی طرح بیانِ فارسی میں فرمایا ہے: بیشک وہ وہ ہوگا جو ہر شان میں کہیگا یقیناً میں خدا ہوں، الیٰ آخر بیانہ جلّ وعزّ۔ ربوبیت و الوہیت کے ذکر سے جو مقصد ہے اسکا ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ یقیناً ہم نے پردے چاک کر دیئے اور وہ ظاہر کر دیا ہے جو لوگوں کو خدائے مالکِ رقاب کے قرب میں لیجائے۔ مبارک ہے وہ جو اس فضل کے بارے میں عدل و انصاف سے فائز ہوا جو تمام جہانوں کے پروردگار خدا کے حکم سے آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والوں پر چھایا ہوا ہے۔

اے شیخ! نغماتِ انجیل کو انصاف کے کانوں سے سن۔ قولہٗ عزّ بیانہٗ۔ اپنے بعد کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ (لیکن اُس دن اور اس گھڑی کو باپ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان میں رہنے والے فرشتے جانتے ہیں نہ بیٹا جانتا ہے)۔ اسجگہ باپ سے مراد حق جلّ جلالہٗ ہے جو مُربیِ حقیقی اور مُعلّمِ معنوی ہے۔ یوئیل فرماتا ہے (کیونکہ خداوند کا دن بہت بڑا اور نہایت ہیبتناک ہے۔ کون اسکی برداشت کرسکتا ہے)

اوّل انجیل میں جو بیانِ جلیل مرقوم ہے اسمیں فرماتا ہے کہ ظہور کے وقت سے کوئی آگاہ نہیں اسے کوئی سمجھ نہیں سکتا سوائے علیم و خبیر خدا کے"۔ دوسرے میں عظمتِ ظہور کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح فرقان میں فرماتا ہے عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ۔ وہ کس چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ نبأ عظیم کے بارے میں۔

یہی وہ نبأ ہے جسکی عظمت کا ذکر اگلی پچھلی بہت سی کتابوں میں آیا ہے۔ یہی وہ نبأ ہے جس سے دُنیا کے جوڑ جوڑ تھرا اُٹھے سوائے انکے جنہیں حفاظت کرنے والے ناصر و معین خدا نے بچایا۔

چنانچہ ظاہری آنکھوں سے دیکھنے میں آیا کہ تمام لوگ اور ملکوں کے رہنے والے منقلب و متحیر ہوئے سوائے اُنکے جنہیں خدا نے چاہا۔

اے شیخ امر عظیم ہے اور نبأ عظیم۔ صبر و سکون کے ساتھ کھُلی آیات اور عالی کلمات اور جو ان ایام میں ظاہر ہوا اُسپر غور کر شاید تو اُن اسرار کو پالے جو کُتب آلٰہی میں پوشیدہ ہیں اور بندوں کی ہدایت کرنے میں ہمت سے کام لے۔ ارمیاہ کی نداء کو حقیقی کانوں سے سُن۔ فرماتا ہے (آہ۔ بیشک وہ دِن بہت عظیم ہے اور اُس جیسا کوئی نہیں)، اگر آپ انصاف سے اسمیں نظر کرینگے تو اِس دن کی عظمت سے آگاہ ہو جائینگے۔ اس جاننے والے ناصح کی آواز سُن اور اپنے آپکو اس رحمت سے محروم نہ کر جو تمام موجوداتِ غیب و شہود پر پھیلی ہوئی ہے۔

حضرت داؤد کے نغمہ کو سُن۔ فرماتا ہے (قلعہ بند شہر کی طرف مجھے کون لے چلے گا) قلعہ بند شہر عکا ہے جواب سجنِ اعظم کہلاتا ہے جسمیں ایک بہت مضبوط قلعہ ہے۔ ای شیخ وہ پڑھ جو اشعیا نے اپنی کتاب میں کہا ہے فرماتا ہے (اے صیہون کی بشارت دینے والی اونچے پہاڑ پر چڑھ جا۔ اور زور سے اپنی آواز بلند کر۔ اے یروشلم کی بشارت دینے والی آواز بلند کر خوف نہ کر۔ یہودا کی بستیوں سے کہدے۔ یہ تیرا معبود۔ یہ ہے تیرا سردار پروردگار۔ بڑی قوّت سے آرہا ہے اور اسکے بازو اسکے لئے حکم کر رہے ہیں)

آج تمام علامات نمودار ہیں۔ ایک بڑا شہر آسمان سے نازل ہوا ہے اور صیہون خُدا کی ظہور سے جھوم جھوم کر مسرور ہو رہا ہے کیونکہ اسنے ہر طرف سے خدا کی آواز کو سُنا ہے۔ آج یروشلم نئی بشارت سے فائز ہوا ہے۔ کیونکہ جبیز (گولر) کی جگہ سرو آزاد (صنوبر) کھڑا ہے۔ اور شلیم دنیا کی تمام قوموں کا محلِ زیارت ہے اور قدس کے نام سے موسوم ہے۔ اور یہ اور صیہون اور فلسطین اس سرزمین میں واقع ہیں۔ اسی لئے فرماتا ہے مبارک ہے وہ جو عکا کی طرف ہجرت کرتا ہے۔ عاموص فرماتا ہے (خداوند صیہون سے

نعرہ بلند فرما رہا ہے۔ اور اسکی آواز یروشلم سے آتی ہے۔ چراگاہیں روتی ہیں اور کرمل کی چوٹی سوکھ جاتی ہے)

کرمل کو کتاب الٰہی میں کوم اللہ اور کرم اللہ کہا گیا ہے۔ کوم ٹیلہ کو کہتے ہیں۔ اور اسی مقام پہ ان ایام میں مالکِ ظہور کے فضل سے بزرگی کا خیمہ بلند ہوا ہے۔ مُبارک ہیں وہ جو پہنچتے ہیں اور مُبارک ہیں وہ جو قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا ہے۔ (ہمارا خداوند آئے گا اور خاموش نہ ہوگا)

اے شیخ! اس بیان میں جو مقصودِ عالمیان نے عاموص کو فرمایا غور کر (سُن اے اسرائیل تو اپنے خدا کی مُلاقات کی تیاری کر۔ کیونکہ دیکھ وہی ہے جس نے پہاڑوں کو بنایا اور ہوا کو پیدا کیا ہے اور جو آدمی کے دِل کی بات ہے اُسے بتاتا ہے اور صبح کو تاریک کرتا ہے اور زمین کے اونچے مقاموں پر چلتا ہے اسکا نام خداوند ربّ الافواج ہے۔)

فرماتا ہے " صبح کو تاریک کرتا ہے " مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مکلّم طور کے ظہور کے وقت اپنے آپکو صبحِ صادق سمجھتا ہے قوت وقُدرتِ الٰہی سے تاریک ہو جاتا ہے۔ صبح کاذب ہوتا ہے مگر اپنے آپکو صبحِ صادق سمجھتا ہے۔ افسوس ہے اُسپر اور اُسپر جو تمام جہانوں کے پروردگار خُدا کی دلیل کے بغیر اسکی پیروی کرتا ہے

اشعیا فرماتا ہے (اُسدن اکیلا خداوند سربلند ہوگا) اور عظمتِ ظہور کے بارہ میں فرماتا ہے (چٹان میں گھُس جا اور مٹی میں چھپ جا اپنے پروردگار کی ہیبت کے سامنے اسکی عظمت کے جلال سے) دوسری جگہ فرماتا ہے (اور خشک زمین خوشیاں منائیگی اور چٹیل میدان تازہ اور نرگس کی مانند پھولے گا۔ پھولیگا اور خوش ہوگا۔ اور گائیگا۔ اسکو لبنان کی بزرگی اور کرمل اور شارون کی رونق دیجائے گی۔ وہ لوگ دیکھینگے پروردگار کی بزرگی ہمارے خُدا کی بہار کو)

یہ عبارات تفسیر کی محتاج نہیں ہیں۔ آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر اور نور کی مانند تاباں

اور درخشاں ہیں۔ ہر منصف اس بیان کی مہک سے گلشن عرفان کی راہ پائے گا۔ اور اس سے فائدہ ہوگا جس سے اکثر اہلِ دُنیا بے پروہ اور محروم ہیں۔ کہہ اے لوگو! خُدا سے ڈرو اور اُن ناعقین کی شبہات کی پیروی نہ کرو جنہوں نے خدا کے عہد و پیمان کو توڑا ہے اور اُسکی اُس رحمت سے انکار کر رہے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزوں پر پھیل رہی ہے۔ اسی طرح فرمایا ہے (ڈرنے والے دلوں سے کہو مضبوط ہو جاؤ خوف نہ کرو یہ ہے تمہارا خدا) انتہیٰ۔

یہ آیۂ مُبارکہ عظمتِ ظہور اور بزرگی امر کی دلیل ہے۔ کیونکہ صُور کی آواز تمام دُنیا کو بے چین کر دیگی اور زلزلہ اور خوف سب کو گھیر لے گا۔ مبارک ہے وہ شخص جو توکّل اور انقطاع کے نور سے منوّر ہوا۔ اسدن کی سختیاں اُسے روک نہ سکینگی اور ڈرا نہ سکینگی۔ اسی طرح خدائے رحمٰن کے حکم سے زبانِ بیان گویا ہوئی یقیناً وہ صاحبِ اقتدار۔ قوت والا۔ غالب اور قدیر ہے۔

اب صاحبانِ گوش و ہوش پر واجب ہے کہ اِن بلند پایہ کلمات میں جنکے ہر ایک کلمہ میں معانی اور بیان کے سمندر پوشیدہ ہیں۔ غور کریں شاید مالکِ ادیان کا بیان اپنے بندوں کو کمال روح و ریحان کے ساتھ اس مقصدِ اقصیٰ اور ذروۂ علیا تک پہنچا دے جو اس نداء کے اُفق کا مطلع ہے۔

اے شیخ اگر تو نفحاتِ بیان کو سوئی کے ناکے سے بھی کم حاصل کرلے تو دنیا اور اُسکے ہنی والوں کو ترک کر کے حضرتِ مقصود کے چہرے کے انوار کی طرف متوجہ ہو جائے۔ المختصر حضرتِ روح کی کلمات میں بیحساب معانی مسطور ہیں۔ بہت سے امور کا ذکر فرمایا ہے لیکن سامعین و ناظرین کے نہ ہونے کے سبب بہتوں کو پوشیدہ رکھا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ (ابھی تم انہیں برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے) وہ مطلع وحی فرماتا ہے (اسدن بعد کی خبریں حضرت موعود دیں گے) چنانچہ کتابِ اقدس۔ الواحِ حضرات ملوک۔ لوحِ رئیس اور لوحِ فؤاد میں اکثر واقعات جو اِسوقت دنیا میں واقع ہو رہے ہیں قلمِ اعلیٰ سے پہلے ہی نازل ہو چکے ہیں۔ کتابِ اقدس میں نازل ہے۔ اے ارضِ طا کسی شئے سے رنجیدہ مت ہو یقیناً

خدا نے تجھے کل جہانوں کی فرحت کا سرچشمہ مقرر کیا ہے۔ اگر اُسنے چاہا تو وہ تیرے تخت کو ایک ایسے شخص سے مُبارک کرے گا۔ جو عدل کے ساتھ حکومت کرے گا اور خدا کی بھیڑوں کو جمع کرے گا جنہیں بھیڑیوں نے بکھیر دیا ہے۔ وہ اہل بہاء کے ساتھ خوشی اور خندہ پیشانی سے پیش آئیگا۔ بیشک وہ خدا کے نزدیک جو ہر خلق میں سے ہے۔ اسپر ہر آن خدا کا اور سب اہل ملکوت امر کا بہاء ہو۔"

یہ آیات پہلے نازل ہو چکی ہیں لیکن اِسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ " الٰہی الٰہی! بہاء تجھے پکارتا ہے اور تجھ سے تیری ذات کے انوار اور تیرے بحرِ امر کی امواج اور تیرے آفتابِ بیان کی تجلیات کا واسطہ دیکر مانگتا ہے کہ تو سلطان کو عدل و انصاف کی تائید بخش۔ اگر تو چاہے تو امر و حکم کے سریر کو اس سے مُبارک کرے۔ بیشک تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ سوائے تیرے کوئی خدا نہیں تو سامع و مجیب ہے۔

اے ارضِ طا خوش ہو کہ تجھے خدا نے نور کے چمکنے کی جگہ مقرر فرمایا اِسلئے کہ مطلعِ ظہور تجھ میں پیدا ہوا اور تو اُس اسم سے موسوم ہوئی جس سے فضل کا آفتاب چمک اُٹھا اور آسمان اور زمینیں روشن ہوئیں۔ عنقریب اُمور تجھ میں منقلب ہونگے اور جمہور تجھپر حکمران ہونگے۔ بیشک تیرا پروردگار علیم و محیط ہے۔ اپنے پروردگار کے فضل سے مطمئن رہ۔ یقیناً کبھی بھی اسکی مہربانی کی نگاہیں تجھ سے جدا نہ ہونگی۔ اضطراب کے بعد پھر اطمینان تجھ میں قائم ہوگا۔ اِسی طرح بِزالی کتاب میں امر کا فیصلہ ہوا ہے"۔

ایسا ہی لوح فؤاد۔ لوح پاریس اور دوسری الواح میں وہ نازل ہوا ہے جسے دیکھکر ہر صاحبِ انصاف حق جل جلالہ کی قدرت و عظمت اور اسکے علم کی گواہی دیتا ہے۔ اگر انصاف سے ملاحظہ کریں تو اِس آیۂ مبارکہ کے بھید سے کہ کوئی خشک و تر نہیں جو کتابِ مُبین میں نہ ہو) واقف ہو جائیں اور اسے سمجھ جائیں مگر آج لوگوں کو انکی مخالفت اسکے سمجھنے سے روک رہی ہے جو قدیم نازل کرنے والے کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ سُبحان اللہ کُھلی کُھلی نشانیاں تمام اطراف کو گھیرے ہوئے ہیں۔ پھر بھی بہت سی لوگ اُن کے دیکھنے اور سمجھنے سے محروم ہیں۔ ہم خُدا سے چاہتے ہیں کہ وہ توفیق عطا فرمائے تاکہ سب

بحرِ اعظم کی سیپیوں میں پوشیدہ موتی سے آگاہ ہوں۔ اور سب پکار اُٹھیں کہ اے دُنیا کے معبود، تیری تعریف ہو۔

اے منصفوں کے گروہ! بیان و علمِ الٰہی کے سمندر کی موجوں کو دیکھو اور غور کرو تاکہ تم ظاہری اور باطنی زبان سے گواہی دو کہ یقیناً کتاب میں اسکے پاس کُل چیزوں کا علم ہے۔ کوئی شئ اُسکے علم سے چھپ نہیں سکتی۔ بیشک اسنے جو کچھ پوشیدہ تھا اُسے ظاہر کیا جب وہ یوم المآب میں عرشِ بیان پر متمکن ہوا۔ جو کچھ نازل ہوا اُسکا ایک ایک کلمہ دنیا میں ظاہر ہوا اور ہوگا۔ کسی کو مخالفت و اعتراض کی مجال نہیں۔ مگر چونکہ انصاف بے قدر و پنہاں ہے اہلِ اکثر اپنے وہموں کے مطابق باتیں کرتے ہیں۔

اے میرے معبود! اے میرے معبود! اپنے بندوں کو اُس نورِ ایقان کی طرف توجہ کرنے سے محروم نہ رکھ جو تیرے آسمانِ مشیت سے روشن ہوا ہے۔ اور اے میرے پروردگار اُنہیں اپنی آیات کے سمندروں سے بے نصیب نہ ہونے دے۔ اے میرے پروردگار تیرے ملکوں میں یہ تیرے بندے ہیں اور تیرے شہروں میں یہ تیرے غلام ہیں۔ اگر تو اُن پر رحم نہ کرے گا تو کون اُن پر رحم کرے گا۔ اے میرے معبود۔ انکے ہاتھ پکڑ جو اوہام کے سمندر میں ڈوب رہے ہیں۔ اور اپنی قدرت اور طاقت سے اُنہیں بچا۔ پھر تو اپنے اقتدار کے بازوؤں سے اُنہیں نکال لے۔ بیشک تو جو چاہے کر سکتا ہے اور تیرے ہی ہاتھ میں آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے اُسکی باگ ڈور ہے۔

ایسا ہی نقطۂ اولیٰ نے فرمایا ہے "اُسکی آنکھ سے اسکو دیکھو اور اگر غیر کی آنکھ سے اُسکو دیکھو گے کبھی بھی اُسکی پہچان اور آگاہی کو نہ پا سکو گے۔" انتہیٰ۔ اور یہ بات اس ظہورِ اعظم کے لئے مخصوص ہے۔ مبارک ہیں وہ جو انصاف کرتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا ہے اسکے ظہور کا یکسالہ نطفہ کُل بیان کی قوی تر ہے۔ بیان اور کتبِ قبل کی یہ بشارتیں کئی ایک کتابوں میں مختلف ناموں کے ساتھ مکرر ذکر کی گئی ہیں تاکہ اُس شمس میں جو عرشِ عظیم کے پروردگار خُدا کے ارادہ کے اُفق سے روشن اور درخشاں ہوا ہے

لوگ انصاف سے نظر کریں۔ اے شیخ! اہل بیان سے کہہ۔ اس کلمۂ مبارکہ میں غور کرو کہ فرماتا ہے
دکل بیان اسکی جنت کے اوراق میں سے ایک ورق ہے، اے لوگو! انصاف کرو اور جہانوں کے
پروردگار خدا کی کتاب میں خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو۔

آج سدرۂ مبارکہ جنت کے عجیب و غریب پھلوں کے ساتھ تیرے روبرو موجود ہے۔ اسکے سوا
اور سب سے الگ ہو کر اسکی طرف نظر کر۔ اسطرح قوت و قدرت کی زبان اِس مقام سے کہہ رہی ہے جسے خدا نے
اپنے اسمِ اعظم اور نبأ عظیم کے قدوم سے زینت دی۔ اسی طرح فرماتا ہے (اِس امر کے آغاز سے ۹
سال پورا ہونے سے پہلے خلق کی حقیقت ظاہر نہ ہوگی۔ اور یہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے حالتِ نطفہ سے ہڈی
پر گوشت چڑھنے کی حالت تک توصبر کر یہانتک کہ خلقِ آخر مشاہدہ کرے کہہ بیشک بزرگ ہے وہ خدا جو احسن الخالقین ہے)
اسی طرح اقتدار ظہور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ (من یظہرہ اللہ کے لئے یہ جائز ہے
کہ ایسے شخص کو رد کردے جس سے اعلیٰ زمین پر کوئی نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب اُسکے قبضۂ قدرت کی مخلوق ہے
اور سب عاجزی سے اسکے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔ بیشک تمہارے لئے کچھ مدت کے بعد ایک امر ہے
جسے تم جانو گے، اور فرماتا ہے (پس یہ بات تم قطعی یقین اور صحیح اور اہل ایمان کے ساتھ جانو کہ وہ
جلال میں سب سے بڑا۔ عزت میں سب سے بلند۔ پاکیزگی میں سب سے اعلیٰ۔ بزرگی میں سب سے برتر۔ اور اپنی شان میں
سب سے شاندار۔ ہر ایک چیز کو اپنی ذات کی شناخت اپنی ہی ذات کے ذریعے دیتا ہے۔ پھر بھلا اُسکو
اسکے بغیر کسی دوسرے کے ذریعہ کون پہچان سکتا ہے)۔ یہانتک فرماتا ہے (خبردار۔ خبردار! ایسا نہ ہو کہ اُسکے
ظہور کے دنوں میں تم کسی واحدِ بیان کے سبب اُس سے محجوب رہجاؤ) کیونکہ وہ واحد اسکا پیدا کیا ہوا ہے
اور خبردار خبردار (ایسا نہ ہو) کہ تم اُن کلمات کے سبب جو بیان میں نازل ہوئے ہیں پس پردہ رہو)
الیٰ قولہ تعالیٰ (اور اُسے سوائے اُسکی آنکھوں کے (اور) کسی کی آنکھ سے نہ دیکھو۔ کیونکہ جو اُسے اُسکی آنکھ سے
دیکھتا ہے وہ اُسے پہچانتا ہے۔ (اور جو اُسے اُسکی آنکھ سے نہیں دیکھتا) وہ پسِ پردہ رہتا ہے۔ اگر تو چاہتا ہے

کہ اللہ اور اُسکی ملاقات سے فائز ہو تو من یظہرہ اللہ کو چاہ اور اُسے دیکھ) اسی طرح فرمایا ہے (اگر من یظہرہ اللہ کی آیات میں سے ایک آیت کو تو پڑھے تو اس سے بہتر ہے کہ تو سارے بیان کو ختم کرے. کیونکہ اُن میں سے وہ ایک آیت تجھے نجات دیگی اور کُل بیان دنجات) نہ دے گا) انتہیٰ۔

کہدے اَے گروہ بیان! انصاف کرو انصاف پھر انصاف کرو انصاف۔ اور اُن میں سے نہ ہو جو دن رات مظہر امر اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مگر جب وہ فضل کے ساتھ آیا اور ظہور کا اُفق چمک اٹھا تو اُنہوں نے اُسپر ایسے فتوے لگائے کہ ملکوت وجبروت کے رہنے والے اور وہ جو علیم وحکیم خدا کے ارادے کے گرد گھومتے ہیں نوحہ گر ہوئے۔

اس بلند کلمہ میں غور کریں کہ فرماتا ہے (میں اُسکا۔ اُسکے دین کا۔ اُسکی کتاب کا۔ اُسکے رہنماؤں کا اسکے طریقوں کا اور جو کچھ اس سے ظاہر ہو اُسکا مومن ہوں۔ اور ان سب باتوں میں اسکے ساتھ اپنی نسبت رکھنا فخر سمجھتا ہوں اور اُسپر ایمان لانا اپنی عزت جانتا ہوں) اسی طرح فرمایا ہے (اے بیان کی ہر ایک چیز اپنی حد کو پہچان کہ نقطۂ بیان جیسا (وجود) سب سے پہلے من یظہرہ اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور بیشک اسکی لئے میں آسمانوں اور زمین کی ملکوت کے سب رہنے والوں پر فخر کرتا ہوں) انتہیٰ۔

خدا کی قسم۔ مخالفینِ بیان کے ظُلم سے کائنات کے تمام ذرّے گریہ وزاری میں ہیں۔ دیکھنے اور سُننے والے کہاں گئے؟ ہم بزرگ و برتر خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ اُنہیں لائے اور اُنہیں اُن باتوں کی نصیحت کرے جو اُنہیں نفع دے اور اُن باتوں سے بچائے جو اُنہیں نقصان دیں۔ بیشک وہ طاقتور۔ غالب اور قدیر ہے۔

اسی طرح فرمایا ہے (خدا سے اُسکے ظہور کے بعد پسِ پردہ نہ رہنا۔ کیونکہ جو کچھ بیان میں ہے وہ میرے ہاتھ کی انگوٹھی کی مانند ہے۔ اور میں من یظہرہ اللہ جل ذکرہٗ کے ہاتھ میں انگوٹھی کی طرح ہوں۔ وہ جیسا چاہے جسے چاہے جسکے ذریعہ چاہے پلٹ دے گا بیشک وہ غالب اور بلند ہے)

اِسی طرح فرماتا ہے (پس اگر وہ دُنیا کے سب رہنے والوں کو نبی بنادے تو وہ سب خُدا کے نزدیک نبی ہونگے)، اِسی طرح فرماتا ہے (اور تب من یظہرہ اللہ کے ظہور کے دِن روئے زمین کے سب رہنے والے اسکے نزدیک یکساں ہیں جسے وہ نبی بنادے وہ اوّل لا اوّل سے آخر لا آخر تک نبی ہوگا کیونکہ یہ خُدا کا کیا ہوا ہے۔ اور جسکو وہ ولی بنادے سو وہ تمام عوالم میں ولی ہوگا۔ کیونکہ یہ خُدا کا کیا ہوا ہے۔ اِسلئے کہ مشیتِ الٰہی من یظہرہ اللہ کی مشیت کے سِوا اور خُدائی ارادہ من یظہرہ اللہ کے ارادے کے بغیر کبھی ظاہر نہ ہوگا۔ بیشک وہ غالب، مقتدر، برتر ہے) انتہیٰ۔

الغرض ہر جگہ ایسا ذکر فرمایا ہے جو لوگوں کے ایمان اور بلندی اور ترقی اور ہدایت کا سبب ہے مگر چند ایک بے اِنصاف لوگ پردہ بنکر رُکاوٹ ہو رہے ہیں۔ اور لوگوں کو چہرۂ جمال کے انوار کی طرف توجہ کرنے سے روک رہے ہیں۔ ہم خُدا سے دُعا مانگتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت سے اُنہیں دور کرے اور اپنی قوت سے اُنہیں پکڑے۔ بیشک وہ مقتدر، غالب، حکمت والا ہے۔

اِسی طرح فرمایا ہے (بیشک اُس جلّ ذکرہٗ کی مثال سورج کی مانند ہے۔ اگر بیشمار آئینے اُسکے مقابل ہوں تو سب اپنی حد کے مطابق آفتاب کی تجلّی سے عکس حاصل کرتے ہیں۔ اور اگر اُن میں سے کوئی بھی مقابل نہ ہو تو آفتاب چمکتا اور غروب ہو جاتا ہے اور آئینے تاریک ہی رہتے ہیں۔ اور بیشک میں نے اِس خلق کو نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی۔ اور نہ ہی میں نے ایسی تدبیر میں کمی کی ہے جس سے وہ اپنے پروردگار خُدا کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے بنانے والے خدا پر ایمان لائیں۔ اور اگر اُسکے ظہور کے دن زمین کے سب رہنے والے اسپر ایمان لائیں تو میری روح خوش ہوگی کیونکہ سب اپنی زندگی کے مقصدِ اعلیٰ تک پہنچ جائینگے۔ اور اپنے محبوب کے رخِ انور کا دیدار کرینگے۔ اور اپنے پیارے مقصود کی تجلّی کو جسقدر عالمِ امکان میں ممکن ہے پالینگے اور اگر ایسا نہ ہوا تو میرا دِل رنجیدہ ہوگا۔ یقیناً میں نے کُل چیزوں کی اِسی بات کے لئے تربیت کی ہے۔ پھر کیسے کوئی اِس سے پسِ پردہ رہ سکتا ہے۔ اور اسکے لئے میں نے خدا سے دُعا بھی مانگی ہے۔ اور مانگونگا

بیشک وہ نزدیک ہی اور دُعاؤں کا سُننے والا ہے۔" اِسی طرح فرمایا ہے "اُس شجرۂ لا شرقیہ ولا غربیہ کو مؤمن کہنا بھی پسند نہ کرینگے۔ کیونکہ اگر پسند کرینگے تو کچھ رنج نہ دینگے" انتہیٰ۔

اے دُنیا کے کان! کیا تو نے سُنا کہ یہ بیانات کیسی عاجزی کے ساتھ مطلع اسماء کے ارادہ کی مشرق سے ظاہر ہوئے ہیں۔ فرماتا ہے "میں نے سب کی اِس ظہور کے پہچاننے کے لئے تربیت کی ہی مگر اہلِ بیان اس سدرۂ مبارکہ لا شرقیہ کا مومن کہلانا بھی نہ چاہینگے" آہ آہ۔ جو کچھ مجھپر وارد ہوا۔ بقائے خداوندی کی قسم جسکی رات دِن میں نے تربیت کی تھی اُسکی طرف سے مجھپر وہ کچھ وارد ہوا جسکے باعث روح القدس اور اس یومِ بدیع کے مالک خُدا کے خیمۂ عظمت کے رہنے والے نوحہ گر ہوئے۔

اِسی طرح بعض مخالفین کے ردّ میں فرماتا ہے "کیونکہ خدا کے سوا کوئی ظہور کو نہیں جانتا۔ جسوقت ہو سب کو نقطۂ حقیقت پر ایمان لانا چاہیئے اور خدا کا شکر بجا لانا چاہیئے" انتہیٰ

مخالفین نے اُمتِ یحییٰ کی سی بات کی۔ کیونکہ اُن لوگوں نے بھی حضرت روح (حضرت عیسیٰ) پر اعتراض کیا تھا کہ شریعتِ یحییٰ ابھی پوری نہیں ہوئی تو کِس لئے آیا ہے۔ اِسوقت بھی مخالفین حالانکہ کبھی ہم نہیں ملے اور اصل امر سے واقف نہ تھے اور نہ ہیں کہ کِس کی طرف سے ہے اور کیا ہے پھر بھی اُنہوں نے وہ کچھ کہا کہ تمام چیزیں گریہ وزاری کر رہی ہیں۔ میری زندگی کی قسم۔ یقیناً گونگا ملکوتِ بیان کے سامنے نہیں ٹہر سکتا۔ اے لوگو! خُدا سے ڈرتے ہوئے تم بیان کے چھٹے واحد کے آٹھویں باب میں جو کچھ برحق نازل ہوا اُسکو پڑھو اور مخالفین میں سے نہ ہو۔ اسی طرح حکم دیتے ہیں کہ "ہر اُنیس دن میں ایک دفعہ اس باب کو پڑھیں تاکہ آیاتِ الٰہی کہ جو سب سے بڑی دلائل و براہین ہیں اُنسے الگ ہوکر کسی بات کے سبب من یظہرہ اللہ کے ظہور کے وقت محتجب نہ ہوں" انتہیٰ

جو کچھ کہ مبشر نے فرمایا ہے وہی یحییٰ بن زکریا نے کہا تھا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمانی بادشاہت نزدیک ہے۔ میں تمہیں توبہ کے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں مگر جو میرے بعد آنیوالا ہے وہ مجھسے طاقتور ہی

ہیں اُنکی جوتی اُٹھانے کے لائق بھی نہیں ،

یہی بات مُبشّر، خضوع وخشوع کے مقام سے فرماتا ہے کہ ذ سب بیان اُنکی جنت کے اوراق میں سے ایک ورق ہے) اسی طرح فرمایا ہے (میں اُسکا سب سے پہلا پرستار ہوں اور اُس کی نسبت ہونے کا مجھے فخر ہے ،

اے لوگو! ان سب کے ہوتے ہوئے اہل بیان نے وہ کام کئے جن سے ذی الجوشن و ابن انس اور اصبحی بھی خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہ مظلوم دن رات سب ادیان کے مقابل امر اللہ کی ترقی میں مشغول ہے اور وہ لوگ اُن اسباب کو پکڑے ہوئے ہیں جو ذلت کا سبب اور اذیت کا باعث ہو رہے ہیں۔

اسی طرح فرمایا ہے (اُسکو پہچان کر اُسکی آیات اور اسکے عرفان کی پرواہ نہ کروگے تو اُسی قدر آگ میں محتجب رہوگے) انتہیٰ۔ اے معرضینِ بیان! اس کلمہ علیا میں جو مطلع بیان اور نقطۂ عرفان سے جاری ہوا غور کرو۔ اور اسوقت اُس کلمہ کو سُنو۔ فرماتا ہے (اُسدن وہ آفتابِ حقیقت اہلِ بیان کو مخاطب کرکے یہ سورۂ فرقان پڑھے گا (کہدے اے کافرو! تم جسکی پرستش کرتے ہو میں اُسکی پرستش نہیں کرتا اور نہ تم اُسکی پرستش کرتے ہو جسکی میں پرستش کرتا ہوں۔ اور نہ میں اُسکی پرستش کرنیوالا ہوں جسکی تم نے پرستش کی اور نہ تم اسکی پرستش کرنیوالے ہو جسکا میں پرستار ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین۔ اور میرے لئے میرا دین)

سُبحان اللہ! ان صریح بیانات اور ان چمکتے ہوئے روشن نشانات کے ہوتے ہوئے سب اپنے اپنے اوہام میں مشغول ہیں اور حضرتِ مقصود سے غافل و محجوب ہیں۔ اے مخالفو! غفلت کی نیند سے جاگو اور مُبشّر کے اس کلمہ کو سُنو فرماتا ہے (شجرِ اثبات (مومن) اُسکی مخالفت کرنے سے مُنکر گنا جائے گا اور شجرۂ نفی (مُنکر) اُسکو ماننے سے مومن سمجھا جائیگا) اسی طرح فرمایا ہے (اگر کوئی شخص مُدعی ہو اور دلیل پیش نہ کرے اُسکی بھی مخالفت نہ کرنا اور اُسپر رنج وارد نہ کرنا) انتہیٰ۔

یہ مظلوم دن رات قُل یٰاَیُّہَا الکافرون پکار رہا ہے کہ شاید تنبیہ کا سبب ہو اور لوگوں کو

انصاف کے زیور سے آراستہ کرے۔ اب ذرا اس کلمہ میں جس سے مایوسی کی بو آتی ہے غور کرو۔ خداوند رب العلمین کی طرف رنج و حزن میں مناجات کرتے ہوئے فرمایا ہے (پاک ہے تو اے میرے معبود! تو گواہ ہو جا کہ بیشک میں نے اِس کتاب کے ذریعہ کُل چیزوں سے اپنی ولایت کا عہد لینے سے پہلے ظاہر ہونیوالے کی ولایت کا عہد لیا ہے۔ تو اور جو تیری آیات پر ایمان لائے وہ میرے لئے کافی گواہ ہیں اور بیشک تو میرے لئے بس ہے۔ میں تجھپر توکل رکھتا ہوں اور بیشک تو سب چیزوں کے لئے کافی ہے)

دوسری جگہ فرماتا ہے (اے آئینوں کے آفتابو! تم شمسِ حقیقت کی طرف متوجہ ہو۔ کیونکہ تمہارا سہارا وہی ہے اگر تم دیکھنے والوں میں سے ہو۔ تم سب سمندر کے پانی کی مچھلیوں کی طرح ہو۔ تم اسمیں تیرتے ہو اور پانی سے بیخبر ہو اور اسکے بارے میں پوچھتے ہو جسکے ذریعہ تم قائم ہو۔ اِسی طرح فرمایا ہے۔ (اے میری عنایت کے آئینے میں سب آئینوں کا تجھ سے ہی شکوہ کروں گا۔ سب اپنے اپنے رنگوں میں میری طرف دیکھتے ہیں) انتہیٰ۔

مُدلکے مصدرِ امر کی طرف سے یہ خطاب (مذکورہ بالا) جناب آسید جواد کے لئے نازل ہوا تھا جو کربلائی مشہور تھے۔ حق شاہد اور دنیا گواہ ہے کہ یہ سید اِس مظلوم کے ساتھ تھا اور آپنے مخالفین کی رد میں ایک مفصل شرح لکھی تھی۔ اور دو لوح بھی کہ جنیں آپنے ظہورِ حق کی گواہی دی ہے اور غیرِ حق سے رُخ پھیرنے کے اشارات ظاہر و ہویدا ہیں جناب حسید تقبل علی کے پاس ہم نے بھیجی تھیں۔ اُنکی خط کو سب جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اِس عمل سے مقصد یہ تھا کہ شاید منکرین اقرار کی نہر تک پہنچ جائیں اور مخالفت نورِ اقبال سے منوّر ہوں۔ خدا گواہ ہے کہ اس مظلوم کا مقصد سوائے کلمۃ الٰہی کو سنانے کے اور کچھ نہیں مبارک ہیں وہ جو انصاف کرتے ہیں۔ اور حیف ہے اُن پر جو مخالفت کرتے ہیں

مخالفین تدبیروں میں مشغول اور حیلوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اُنہوں نے اِس سید کی تصویر لی ہے اور کچھ دوسروں کی تصویریں بھی جمع کی ہیں اور ہر ایک تصویر کو ایک

ورق پر چسپاں کیا ہے۔ اور اِن سب تصاویر کے اوپر میرزا یحییٰ کی تصویر کو چسپاں کیا ہے۔ الغرض انکارِ حق کے لئے ہر ایک وسیلہ کو اختیار کر رہے ہیں کہدے ؎

حق ہے مثلِ مہرِ رخشاں جلوہ گر
حیف کورانِ جہاں کی چشم پہ

سیّدِ مذکور نے منکرین کو نصیحت کی اور اُفقِ اعلیٰ کی طرف دعوت دی۔ لیکن چکنے پتھروں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اور اسکے بارہ میں ایسی باتیں بنائیں جس سے وہ خُدا کی پناہ مانگتا ہے۔ اِسوقت وہ عرائض جو اِس سید نے، ساحتِ اقدس کو بھیجے تھے موجود ہیں۔ مُبارک ہیں وہ جو اِنصاف کرتے ہیں

اب نقطۂ اولیٰ نے جو شکایت مِرایا (آئینوں) کی کی ہے ذرا اسمیں غور کیجئے شاید بیداری کا سبب ہو۔ اور بندے اوہام وظنون کی اُلٹی جانب سے ایمان اور یقین کی سیدھی جانب متوجہ ہو جائیں اور اُس چیز سے آگاہ ہوں جس سے محجوب ہیں۔ باوجودیکہ عالمِ نیستی سے ہستی کی طرف خصوصًا اس امرِ اعظم کے عرفان کے لئے آئے ہیں۔ اِسی طرح فرماتا ہے (اے میرے معبود! تو اِس تمام درخت کو اسکے لئے (وقف) کردے تاکہ اس سے اُس چیز کے پھل ظاہر ہوں جو خُدا نے اسمیں پیدا کی ہے۔ اسکے لئے جسکے حق میں خُدا نے ارادہ فرمایا کہ اسکے ذریعہ اپنی منشا ظاہر فرمائے پس میں نے تیری عزّت کی قسم اِس درخت کے لئے کوئی شاخ پتّا یا پھل ایسا نہیں چاہا جو اُسکے ظہور کے دِن اُسے سجدہ نہ کرے اور اسکے ذریعہ تیری تعریف نہ کرے جیسی کہ اُسکے ظہور کی بلندی و برتری اور اُسکے بطون کی بزرگی اور بڑائی کے لائق ہے۔ اور اگر تو نے اے میری معبود! مجھ میں کوئی ایسی شاخ یا پتّا یا پھل دیکھا ہے جو اُسکے ظہور کے دِن اُسے سجدہ نہ کرے گا تو اُسے اے میرے پروردگار اِس درخت سے کاٹ دے۔ کیونکہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ میری طرف لوٹتا ہے انتہیٰ

اے اہلِ بیان! بقائے خُداوندی کی قسم! یہ مظلوم سوائے اس امر کے اظہار کے جس پر وہ مامور ہے اور کوئی خیال نہیں رکھتا۔ اگر فطرت کے کانوں سے سُنو تو اس مظلوم کے تمام ارکان واعضا اور رگیں

حتیٰ کہ بالوں سے بھی وہ کچھ سنو جو ملأ اعلیٰ اور ناسوت انشاء کے توجہ و انجذاب کا سبب ہے۔ اے ہادی!
پہلے جاہلانہ حمیت نے بیچارے بندوں کو صراطِ مستقیم سے روکے رکھا تھا۔ فرقہ شیعہ کو دیکھو۔ ایکہزار دو سال
تک "یا قائم" پکارتے رہے اور آخر کار سب نے اُسکی شہادت پر فتویٰ دیا اور اُسے شہید کر دیا۔ حالانکہ
حق جل جلالہٗ اور حضرت خاتم اور اوصیاء کے قائل اور ماننے والے تھے۔ اب ذرا غور کرنا لازم ہے کہ شاید
معلوم ہو جائے کہ وہ کونسی بات تھی جو حق اور خلق کے درمیان حائل ہوئی۔ اور مخالفت اور انکار کا سبب
کونسا عمل تھا۔ اے ہادی! منابر کی رجیج پکار کو ہمنے سُنا کہ ظہور کے زمانہ کے علماء سب اُن پر چڑھکر حق کو
بُرا بھلا کہتے تھے۔ اُنہوں نے اُس جوہر وجود اور اُسکے اصحاب پر وہ کچھ وارد کیا جسے دُنیا کی آنکھ نے کبھی نہ دیکھا تھا
اور نہ اسکے کانوں نے کبھی سُنا تھا۔ اب تو لے بھی وصایت اور مرآتیت کے نام سے لوگوں کو دعوت دی
اور دے رہا ہے حالانکہ تو امر سے مطلع نہ تھا اور نہ ہے کیونکہ تو ہمارے پاس کبھی نہیں رہا۔ اِس فرقہ کے سب لوگ
جانتے ہیں کہ سید محمد خادموں میں سے ایک شخص تھا۔ اُن دنوں میں جب ہم نے دولت علیہ عثمانیہ کی
خواہش کے مطابق اُس طرف کو سفر کیا تو ہمارے ساتھ تھا۔ اسکے بعد اس سے وہ کچھ ظاہر ہوا جس سے
بقائے خداوندی کی قسم قلمِ اعلیٰ رو پڑا اور لوح نوحہ کرنے لگی اسلئے ہم نے اُسے نکالدیا اور وہ میرزا یحییٰ
سے جا ملا۔ اور اُسنے ایسا کام کیا جو کسی ظالم نے نہ کیا تھا۔ ہم نے اُسے ترک کیا اور کہا اے غافل نکل جا۔

جب ہم نے یہ کہا تو مولوی خانہ میں جا کر انکے ساتھ رہا۔ حتیٰ کہ اسکے خارج کئے جانے کا حکم صادر ہوا۔

اے ہادی بنئے اوہام کا سبب مت ہو۔ دوسری مرتبہ فرقہ شیعہ کی مانند ایک فرقہ بنانے
کے لئے راضی نہ ہو۔ غور کر کس قدر خون بہایا گیا۔ منجملہ خود تونے جو علم کا مدعی ہے اور اسی طرح سب علمای شیعہ نے
سنینِ اول و آخر میں حق پر لعنت بھیجی اور تم نے اُسکے پاک خون بہانے کا فتوی دیا تھا۔ ای ہادی! خدا سے ڈر
اِسبات پر راضی نہ ہو کہ لوگ پھر سے پہلے جیسے اوہام میں مبتلا ہوں۔ خدا سے ڈر اور ظالموں میں سے نہ ہو۔
انداز ہمنے سُنا ہے کہ تو نہایت ہمت سے بیان کے جمع کرنے اور اُسے محو کر دینے میں لگا ہوا ہے

یہ مظلوم تجھسے طلب کرتا ہے کہ تو خدا کے لئے اِس ارادہ سے باز آ۔ تیری عقل اور سمجھ اس سیدِ عالم سے برتر اور بالا نہ تھی اور نہ ہے۔ خدا شاہد و گواہ ہے کہ اِس مظلوم نے بیان کو نہیں پڑھا اور اُسکے مطالب کو نہیں دیکھا۔ اتنا معلوم اور واضح و آشکار ہے کہ کتابِ بیان کو اپنی کتابوں کی جڑ قرار فرمایا ہے۔ خدا سے ڈرو اور اُن کاموں میں جو تیرے شایاں نہیں دخل نہ ہو۔ ایکہزار دو سو سال تک تیرے ہی جیسوں نے بیچاری شیعوں کو اوہام اور خیالات باطلہ کے اندھیرے کنوئیں میں مبتلا رکھا۔ آخر کار جزا کے دن وہ ظاہر ہوا کہ جس سے پہلے ظالم بھی خدا کی پناہ مانگتے تھے۔ اب حضرت نقطہ کی فریاد کو بیان سے سمجھ۔ فرماتا ہے۔ ‹الٰہی! اگر اِس درخت سے جو خود وہ وجود مبارک ہے کوئی پھل یا پتا یا شاخ ظاہر ہو جو تجھپر ایمان نہ لائے اُسکو اسی وقت کاٹ ڈال› اسی طرح فرمایا ہے ‹اگر کوئی شخص ایک بات بغیر دلیل کہے تو اُسکا رد نہ کرنا› اب تو نے سینکڑوں کتابوں سے اُسکا رد کیا ہے اور خوش ہے۔ میں پھر کہتا ہوں اور التماس کرتا ہوں کہ جو کچھ نازل ہوا ہے اسیں گہری نظر سے دیکھ۔ اس ظہور کے بیانات کی نسائم پہلے بیانات سے علیحدہ ہیں یہ مظلوم ہمیشہ ابتلاء میں رہا ہے اور کبھی کوئی ایسا امن کا مقام نہ رکھتا تھا جہاں حضرت اعلیٰ یا کسی اور کی کتابوں کو دیکھ سکتا۔ حضرت بادشاہ ایران ایدہ اللہ کے حکم سے عراق میں پہنچنے کے دو ماہ یا کچھ عرصہ بعد میرزا یحییٰ بھی وہاں آگیا۔ ہم نے اُس سے کہا کہ ہم حسب الحکم یہاں بھیجے گئے ہیں۔ تیرے لئے بہتر ہے کہ تو ایران میں رہے اور میرزا موسیٰ اخوی کو کسی دوسری طرف بھیج دینگے۔ کیونکہ تمہارا نام دربار میں نہیں آیا۔ تم خدمتِ امر پر قیام کرسکتے ہو۔ پھر یہ مظلوم دُنیا سے علیحدہ ہوکر دو سال تک بغداد سے باہر رہا۔ واپس آنے پر دیکھا کہ وہیں ٹھہرا ہوا ہے اور اُسکا سفر آجکل کے التوا میں پڑا ہوا ہے۔ اس مظلوم کو بہت رنج ہوا۔ خدا شاہد و گواہ ہے کہ ہم تمام وقتوں میں نشرِ امر میں مشغول رہے ہیں۔ زنجیریں اور بیڑیاں ہمیں منع نہ کرسکیں۔ شکنجہ و تقیہ ہمیں اسکے اظہار سے نہ روک سکے۔ اس مُلک میں ہم نے لوگوں کو فساد۔ ناپسندیدہ اور ناپاک اعمال سے روکنے پر قیام کیا۔ اور دن رات ہر طرف الواح بھیجی گئیں۔ جس سے ہمارا مقصد تہذیب نفوس

اور اعلائے کلمہ مبارکہ کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ خلاصکر ہم نے چند لوگوں کو حضرت نقطہ کے آثار جمع کرنے پر مقرر کیا۔ جمع کرنے کے بعد میرزا یحیی اور میرزا وہاب خراسانی کو جو میرزا جواد کے نام سے معروف ہے ایک جگہ اکٹھا کیا اور انہوں نے حضرت نقطہ کی کتابوں کے حسب الامر دو نسخے لکھکر ختم کئے۔

بقائے خداوندی کی قسم! اِس مظلوم نے لوگوں سے ملنے جلنے کی کثرت کے سبب اِن کتابوں کو نہیں دیکھا اور نہ ہی ظاہرہ آنکھوں سے حضرت نقطہ کے آثار کو دیکھا ہے۔ یہ آثار انہی دونوں کے پاس تھے کہ ہجرت واقع ہوئی۔ اُسوقت یہ قرار پایا کہ میرزا یحیی اِن نوشتہ جات کو لیکر ایران کی طرف جائے اور اُس مُلک میں انہیں پھیلائے۔ اور یہ مظلوم دولتِ علیہ کے وزراء کی استدعا کے مطابق اُسطرف روانہ ہوا۔ موصل پہنچنے پر دیکھا کہ میرزا یحیی اِس مظلوم کے روانہ ہونے سے پہلے ہی چلکر وہاں منتظر ہے۔ الغرض کتابیں اور آثار بغداد میں رہ گئے اور وہ خود شطرِ علیہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور ہمارے ساتھ ملگیا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اِس مظلوم پر کیا گزری۔ کیونکہ اتنی تکالیف کے بعد اُسنے آثار کو چھوڑ دیا اور مُہاجرین سے آملا۔ ایک مدت تک یہ مظلوم لاانتہا رنج میں مُبتلا رہا۔ حتّٰی کہ ایک تدبیر کے ساتھ جسے حق کے سوا اور کوئی نہیں جانتا آثار کو ایک دوسرے مقام اور دوسرے ملک میں بھیجدیا کیونکہ عراقِ عرب میں کتابوں کی ہر شہر میں دیکھ بھال ضروری تھی ورنہ بکھر جاتیں اور ضائع ہو جاتیں لیکن اللہ نے اُن کی حفاظت فرمائی اور اُنہیں اُس مقام میں بھیجدیا جو خدا نے پہلے ہی سے اُنکے لئے مقرر کیا تھا۔ بیشک وہ حفاظت کرنے والا مددگار ہے۔

جس جگہ یہ مظلوم گیا میرزا یحیی پیچھے پیچھے آیا۔ خود تو گواہ ہے اور جانتا ہے کہ جو کچھ لکھا گیا وہ سچ ہے لیکن حُنیفہ سید اصفہانی نے اُسے بہکایا اور اُنہوں نے ایسا کام کیا جو ایک بڑے شور و شین کا سبب ہوا۔ اے کاش کہ تو اُس مُلک کے افسرانِ حکومت سے پوچھتا کہ میرزا یحیی نے کیا کیا تھا۔ علاوہ ازیں میں تجھے خدائے واحد المقتدر القدیر کی قسم دیتا ہوں کہ اُن نوشتہ جات کو جو کہ اُنکے

علم سے نقطۂ اولیٰ کے پاس گئے تھے۔ دیکھ تاکہ تو آثارِ حق کو آفتاب کی مانند سمت از مشاہدہ کرے
اسی طرح نقطۂ بیان روح ما سواہ فداہ کے کلمات سے وہ کچھ ظاہر ہوا جسے کوئی پردہ چھپا نہیں سکتا نہ ہی
سبحاتِ جلال اور اہل گمراہی کے پردے اُسے ظاہر ہونے سے روک سکتے ہیں۔ بیشک تیرے قوی
و غالب و قدیر خدا کے ارادہ کی انگلیوں سے پردے چاک کر دیئے گئے۔

ہاں۔ مفتریوں اور حاسدوں کے لئے کوئی علاج نہ تھا اور نہ ہے۔ کچھ دن پہلے ذکر ہوا کہ تو نے
کتابِ ایقان اور بعض دوسری الواح کو کسی اور سے نسبت دی ہے۔ یقیناً خداوندی کی قسم یہ ایک
بہت بڑا ظلم ہے۔ غیر تو انکے سمجھنے سے بھی قاصر ہے اُن کا نازل کرنا تو درکنار۔ حسن مازندرانی کے پاس
ستر الواح تھیں۔ اور جب وہ فوت ہوا تو اُن الواح کو انکے مالکوں کو نہ دیا اور اس مظلوم کی ایک
بہن کو جو بغیر کسی وجہ کے ہم سے مخالف تھی دیدیا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اُن الواح پر کیا وارد ہوا۔ اور یہ بہن ہرگز
ہرگز ہمارے ساتھ نہ تھی۔ آفتابِ حقیقت کی قسم۔ ان امور کے ظاہر ہونے کے بعد میرزا یحییٰ کو نہ دیکھا تھا
اور اُس سے مطلع نہ تھی۔ کیونکہ اُن دنوں ایک مقام پر رہنے کا اتفاق نہ ہوا۔ وہ ایک محلہ میں رہتے تھے
اور یہ مظلوم دوسرے محلہ میں رہتا تھا لیکن روانہ ہونے سے چند روز پہلے محض عنایت و محبت و شفقت
کے سبب اُسکی اور اُسکی والدہ کے پاس گئے کہ شاید کوثرِ ایمان سے پئیں اور اُس سے جو آجکل ذِکر خدا
کے نزدیک لیجانے کا سبب ہے فائز ہوں۔ خدا جانتا اور گواہ ہے اور خود وہ گواہ ہے کہ اسکی سوا اور کوئی
خیال نہ تھا۔ حتی کہ الحمد للہ خدا کے فضل سے فائز اور محبت کے زیور سے آراستہ ہوئی۔ لیکن عراق کی
ہماری اسیری اور آستانہ کی طرف ہجرت کے بعد پھر کوئی خبر ہمیں اسکی نہ ملی۔ اور طہران میں جناب اخوی میرزا
رضا قلی سے جدائی کے بعد پھر ملاقات نہ ہوئی۔ اور مخصوصاً اسکی طرف سے کوئی خبر ہم تک نہ پہنچی۔
پہلے پہلے ہم سب ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ یہ گھر کچھ دیر بعد نیلامی میں بہت ہی کم قیمت پر
بیچا گیا۔ اور فرمانفرما اور حسام السلطنت دو بھائیوں نے اسے خرید کر بانٹ لیا۔ اس حادثہ کے بعد

ہم میں اور دوسرے بھائیوں میں جدائی واقع ہوئی۔ وہ در مسجد شاہ میں اور ہم دروازہ شمیران میں رہتے تھے۔ لیکن بہن کی طرف سے بغیر کسی وجہ کے دشمنی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اس مظلوم نے کبھی کچھ نہ کہا سوائے اسوقت کے جب یہ بہن ہمارے بھائی مرحوم میرزا محمد حسن علیہ بہاء اللہ و سلامہ و رحمتہ کی بیٹی کو جسکی بات چیت غصن اعظم سے ہو چکی تھی، لو کے اپنے گھر لے گئی اور وہاں سے کسی اور جگہ بھیجدیا۔ ہر طرف سے دوستوں اور اصحاب نے شکایت کی۔ کیونکہ یہ بات بہت بڑی تھی اور اولیاے حق میں سے کسی کی رائے کے موافق نہ تھی۔ تعجب تو یہ ہے کہ بہن نے اُسے اپنی جگہ لیجا کر انتظامات کر کے دوسری جگہ بھیجدیا۔ پھر یہ مظلوم خاموش رہا اور کچھ نہ کیا سوائے اسکے کہ احباب کی تسکین کے لئے ایک بات کہی۔ اور حق شاہد و گواہ ہے کہ جو کچھ کہا سچ تھا اور راستی سے کہا گیا۔ یہاں کے اور اس ملک کے اولیا میں سے کسی کو گمان بھی نہ تھا کہ بہن سے ایک ایسی بات ظاہر ہوگی جو حمیت اور دوستی اور محبت کے خلاف ہو۔ اس بات کے واقع ہونے کے بعد راستے بند دیکھکر وہ وہ عمل کئے جو تم سب جانتے ہو اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں۔ یہ معلوم ہی ہے کہ اس عمل کر اس مظلوم کو کسقدر رنج ہوا۔ بعد کو میرزا یحییٰ سے جا ملی۔ اور اب طرح طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں معلوم نہیں کیا کہتی ہے اور کیا کرتی ہے۔ ہم خدائے تبارک و تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اُسے اپنی طرف لوٹائے۔ اور اُسے اپنے دروازہ فضل کے سامنے توبہ کرنے کی تائید عطا کرے۔ بیشک وہ بزرگ توبہ کا سننے والا اور وہ طاقتور بخشنے والا ہے۔

اسی طرح دوسری جگہ فرماتا ہے۔ "اگر اسوقت ظاہر ہو تو میں سب سے پہلا اسکا پرستار اور سب سے پہلا اسکا سجدہ کرنے والا ہونگا، انتہیٰ

اے لوگو! انصاف کرو۔ حضرت اعلیٰ کا مقصد یہ تھا کہ ظہور کا قرب لوگوں کو خدا کی شریعت باقیہ سے نہ روکے جیسے طرح یحییٰ کے اصحاب کو مدوح (حضرت عیسیٰ) کے ماننے سے روکا تھا

بار بار فرما رہے ہیں۔ "بیان اور جو کچھ اسمیں نازل ہوا ہے تمہیں اس ساذج وجود اور مالکِ غیب و شہود سے نہ روکے"۔ اِس حکمِ محکم کے ہوتے ہوئے اگر کوئی بیان کے پیچھے لگے تو وہ سدرہ مبارکہ علیا سے خارج ہے۔ اے لوگو! انصاف کرو اور غافلوں میں سے نہ ہو۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ (اسمآء کے سبب انکے مالک سے محتجب نہ رہنا حتیٰ کہ اسمِ نبی کے سبب سے بھی نہیں کیونکہ یہ نام اُسی کے کلام سے پیدا ہوتا ہے)

اسی طرح ساتویں باب کے واحد ثانی میں فرماتا ہے (اے اہلِ بیان وہ نہ کرنا جو اہلِ فرقان نے کیا کہ تم اپنی رات کے ثمرات کو باطل کرو) یہانتک کہ اس عزّ ذکرہٗ نے فرمایا (اگر اُسکی ظہور سے فائز ہوئے اور اُسکی اطاعت کی تو تم نے ثمرۂ بیان کو ظاہر کیا ورنہ خدا کے نزدیک ذکر کئے جانے کے لائق نہیں ہو۔ اپنے آپ پر رحم کھانا۔ اگر نصرت نہ کرو تو مظہرِ ربوبیت کو رنجیدہ تو نہ کرنا) الیٰ قولہ جلّ شانہٗ (اگر لقآء اللہ سے فائز نہ ہو تو آیۃ اللہ کو رنجیدہ نہ کرنا۔ تم اسے ضرر دینے سے باز رہو گے تو وہ اہلِ بیان کے نفع سے درگذر کرے گا۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ تم ایسا نہیں کرو گے) انتہیٰ

اے ہادی! گویا ان ہی سچّے بیانات کے سبب تو نے بیان کو محو کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اِس مظلوم کی ندا سُن اور اس ظلم سے جس سے ارکانِ بیان بے چین ہیں ہٹ جا۔ میں نہ تو چہریق میں تھا اور نہ ماہ کو میں۔ مگر اب تمہارے مریدوں میں بعینہٖ وہی باتیں ظاہر ہوئی ہیں جو فرقۂ شیعہ کہتا تھا کہ یہ قرآن پورا نہیں ہے۔ وہ حضرات بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بیان وہ بیان نہیں ہے۔ آقا سید حسین اور میرزا آقا حکم کے خط موجود ہیں۔ اس شخص کو جس نے دنیا میں ایک صدمہ نہ سہا ہو اور جو ہمیشہ پانچ عورتیں رکھتا ہو اُسے تو مظلوم کہتا ہے اور حق جو اوّل عمر سے ابتک دشمنوں کے ہاتھ میں رہا اور دُنیا کے بدترین دُکھوں سے ستایا گیا اُسکی نسبت تو وہ کچھ کہتا ہے جو یہودیوں نے مسیح کے حق میں بھی نہ کہا تھا۔ مظلوم کی ندا اُن

اور اُن میں سے نہ ہو جو گھاٹے میں ہیں۔ اِسی طرح فرمایا ہے کتنی ہی آگوں کو خدا من یظہرہ اللہ کے لئے نور کر دے گا۔ اور کتنے ہی نوروں کو اسکی وجہ سے آگ کر دے گا۔ اور ہم اسکے ظہور کو ایسا ہی دیکھتے ہیں جیسا یہ آفتاب آسمان کے درمیان ہے۔ اور کل (دوسروں) کے غروب کو ایسا ہی دیکھ رہے ہیں جس طرح رات کے ستارے دن کے وقت غروب ہو جاتے ہیں) انتہیٰ

اے دنیا! کیا تیرے کان ہیں کہ تو اُن سے حق کی آواز سُنے اور اس ظہور میں انصاف کرے جسکے ظاہر ہوتے ہی طور بول اُٹھا کہ بیشک مجھ پر بولنے والا واضح نشانیوں اور چمکتی ہوئی دلیلوں کے ساتھ آگیا سب جھوٹے مفتریوں اور سب بُعد میں پڑے ہوئے غافلوں کی مرضی کے خلاف جو ارادہ کرتے تھے کہ خدا کے نور کو اپنی مفتریات سے بجھا دینگے اور اللہ کے آثار کو اپنی دشمنی سے محو کر دینگے! خبردار! وہ خدائے رب العٰلمین کی کتاب میں ظالموں میں سے ہیں۔

اِسی طرح فرمایا ہے (بیان اوّل سے آخر تک اُسکی صفات کا مکمن ہے اور اسکے نار و نور کا خزانہ ہے) انتہیٰ۔ سُبحان اللہ! اِس بیان کی مہک اِنسان کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔ کیونکہ جو کچھ مشاہدہ کرتا ہے اُسی کمال رنج کے ساتھ فرماتا ہے۔ اسی طرح جناب حرف حیّ یعنی مُلّا باقر علیہ بہاءاللہ و عنایتہ کو فرماتا ہے:۔ (اُمید کہ آٹھ برس میں اسکے ظہور کے دن تو اسکی مُلاقات حاصل کرے) انتہیٰ

اے ہادی! سمجھ اور سُننے والوں میں ہو۔ انصاف کر۔ بہت سے دوستانِ آلہی اور ہمایانِ حق شہید ہوئے۔ تو ابھی موجود ہے۔ تیری حفاظت کس طرح ہوئی؟ بعثتِ خداوندی کی قسم تیرے انکار کرنے سے! اور نفوسِ مقدسہ کی شہادت اقرار کرنے سے۔ اسبات کی گواہی ہر صاحبِ عدل و انصاف دیتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کی علت و سبب آفتاب کی مانند ظاہر ہے۔ اِسی طرح دیّانِ مظلوم شہید کو خطاب کر کے فرماتا ہے (تیری قدر من یظہرہ اللہ کے قول سے جانینگے) اسی طرح انکو حرف ثالث من یظہرہ اللہ کا مومن کہا ہے۔ بقولہ (اور بیشک تو اے حرفِ ثالث من یظہرہ اللہ کے مومن) اور اسی طرح فرماتا ہے (لیکن خدا جب چاہے گا من یظہرہ اللہ کے قول سے تیری

شناخت کرائیگا) حضرت دیّان جو بقول نقطۂ روح ماسواہ فداہ حق جل جلالہٗ کی امانت کا مخزن اور اُسکے علم کی موتیوں کا گنجینہ ہیں انہیں ایسے ظلم سے شہید کیا کہ ملأ اعلیٰ رونے اور نوحہ کرنے لگے اور وہ ہی وہ شخص ہے جسے مکنون و مخزون علم اُسنے سکھایا اور اُنہیں ودیعت کیا جیسا کہ فرمایا ۔

(اے اسم دیّان! یہ مکنون مخزون علم خدا کی طرف سے عزت کے طور پہ ہم نے تجھ میں ودیعت کیا اور تجھے دیا کیونکہ تیرے دل کی آنکھیں لطیف ہیں، تو اسکی قدر جانتا ہے اور اسکے بہا کی عزت تجھے معلوم ہے۔ اور بیشک اللہ پاک نے نقطۂ بیان پر وہ پوشیدہ اور چھپا ہوا علم احسان کیا جو اللہ نے اس علم سے پہلے نازل ہو گیا تھا۔ اور یہ علم خدائے پاک کے نزدیک سب علموں سے زیادہ عزیز ہے۔ بیشک خدا نے اُسے اپنی طرف سے حجت مقرر کیا ہے جس طرح آیات کو اپنی طرف سے حجت مقرر فرمایا ہے) انتہیٰ

اُس مظلوم کو جو خزینۂ علم الٰہی کا مالک تھا مع جناب میرزا علی اکبر جو حضرت نقطہ علیہ بہاء اللہ کے رشتہ داروں میں سے تھے اور جناب آقا ابوالقاسم کاشی اور کچھ دوسروں کو میرزا یحییٰ کے فتویٰ سے شہید کیا۔ اے ہادی! اُنکی کتاب جسکا نام اُسنے مستیقظ رکھا ہے تیرے پاس موجود ہے پڑھ۔ اگرچہ تو اُسے دیکھ چکا ہے لیکن پھر دیکھ۔ شاید تو خیمۂ صدق کے تلے اپنے لئے ایک بلند مقام حاصل کرے۔

اِسی طرح آقا سید ابراہیم جس کے بارے میں نقطۂ اولیٰ کی قلم سے یہ کلمات جاری ہوئے ہیں قولہ تعالیٰ (اے میرے دوست صحیفوں میں۔ اے میرے ذکر کتابوں میں صحیفوں کے بعد اور اے میری نام بیان میں) انتہیٰ۔ انہیں اور دیّان کو ابوالشرور (شرارتوں کا باپ) ابوالدواہی (مصیبتوں کا باپ) اُسنے نام دئے۔ اب ذرا انصاف کر۔ اِن مظلوموں پر کیا وارد ہوا حالانکہ ایک اسکی خدمت میں مشغول اور دوسرا اسکا مہمان تھا۔ الغرض بھلائے خداوندی کی قسم۔ ایسے ایسے عمل اُسنے کئے کہ اُن کا ذکر کرنے سے قلم شرماتی ہے۔ ذرا عصمت نقطۂ اولیٰ میں غور کر اور پھر دیکھ کہ کیا ظاہر ہوا۔ جب یہ مظلوم ہجرت دو سال کے جنہیں پہاڑوں اور بیابانوں میں رہا۔ اور بعض لوگوں کے سبب جو مدت تک بیابانوں میں تلاش کرتے رہے

دارالسلام واپس آیا، میرزا محمد علی نامی رشتی حضور میں آیا اور ایک امام جمعہ نے آنحضرت کی عصمت کے بارہ میں ایسی باتیں کہیں کہ فی الحقیقت رنج ہی رنج ہر طرف پھیل گیا۔ سبحان اللہ! یہ لوگ ایسی بڑی خیانت کے کس طرح مرتکب ہوئے۔ الغرض ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ عمل کرنے والے کو توبہ اور رجوع کی توفیق بخشے۔ بیشک وہ مددگار دانا ہے۔

اور جناب دیان علیہ بہاء اللہ ورحمتہ حضور سے فائز ہوئے تھے اور جو کچھ نقطۂ اولیٰ کی قلم سے نازل ہوا تھا اُسکے مطابق ظاہر ہوا۔ ہم خدا سے مانگتے ہیں کہ وہ غافلوں کو اسکی طرف توجہ کرنے مخالفوں کو اسکی طرف اقبال کرنے اور منکروں کو اس امر کی تصدیق کرنے پر تائید فرمائے جو جب ظاہر ہوا تو کل چیزیں پکار اٹھیں بیشک وہ آگیا جو کنز علم میں مخفی تھا اور جو قلم اعلیٰ سے کُتب و صحف و زبر و الواح میں لکھا گیا تھا۔

اِس مقام پر اُن حدیثوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو اِس مُبارک مشرّف بستی یعنی عکّا کی شان میں وارد ہوئی ہیں تاکہ تواریخ نادی صداقت کی راہ اختیار کرے اور خدائی راستہ پر گامزن ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلتِ عکّہ و دریائے عکّہ۔ فضیلت عین البقر واقعۂ عکّا

عبدالعزیز ابن عبدالسّلام راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملکِ شام میں عکّا ایک بستی ہے جسے خدا نے اپنی خاص رحمت سے مخصوص فرمایا ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام ساحلوں سے افضل ساحل عسقلان ہے اور عکّاء عسقلان سے بھی افضل ہے۔ اور عسقلان اور تمام ساحلوں پر عکّا کی فضیلت ایسی ہے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام نبیوں پر

کیا میں تمہیں وہ بستی بتاؤں جو شام میں دو پہاڑوں کے درمیان میدان میں واقع ہے اُسے عکّاء کہا جاتا ہے۔ آگاہ ہو! جو اُس سے اور اُسکی زیارت سے رغبت رکھتا ہوا اسمیں داخل ہوتا ہے خدا اُسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتا ہے۔ اور جو اسمیں سے اُسکی زیارت کی خواہش نہ رکھتے ہوئے نکلتا ہے خبردار نہ خدا اسکے اس نکلنے میں برکت نہیں دیتا۔ خبردار! اسمیں ایک چشمہ ہے جسے عین البقر کہتے ہیں۔ جو اسمیں سے ایک گھونٹ پیتا ہے خدا اسکے دل کو نور سے بھر دیتا ہے اور قیامت کے دن بڑے عذاب سے اُسے امن میں رکھیگا۔ اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواحل میں پایۂ عرش سے معلق ایک بستی ہے جسے عکّاء کہا جاتا ہے۔ جو شخص وہاں خدمتِ حق میں کمربستہ محض خدا کیلئے ایک رات گذارے خدا تعالیٰ اسکے لئے قیامت تک صابرین قائمین۔ راکعین۔ ساجدین کا ثواب لکھدیتا ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بستی بتاؤں جو ساحل سمندر پر ہے۔ سفید جسکی سفیدی خدا کے نزدیک بہت ہی اچھی ہے اُسے عکّاء کہا جاتا ہے۔ اور اسکے پتھروں میں سے جس شخص کو ایک پتھر کاٹ لے تو یہ خدا کے نزدیک راہِ خدا میں زخمِ کاری سے بھی افضل ہے۔ خبردار۔ جو کوئی اسمیں اذان دے تو جتنی دور تک اُسکی آواز پہنچتی ہو اتنی ہی جگہ اُسے جنت میں ملیگی۔ اور جو شخص اسمیں سات دن دشمن کے مقابل بیٹھا رہے خدا تعالیٰ اسکا حشر خضر علیہ السلام کے ساتھ کرے گا اور قیامت کے دن خدا اسے فزعِ اکبر سے محفوظ رکھے گا۔

اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بہتسے بادشاہ اور سردار ہونگے اور عکّا کے فقراء جنت کے بادشاہ اور سردار ہیں۔ اور یقیناً عکّا میں ایک مہینہ دوسرے مقاموں پر ایک ہزار سال رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک وہ جو عکّا کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور مبارک وہ جس نے عکّا کے زیارت کرنیوالے کو دیکھا۔ مبارک وہ جسنے عین البقر کا پانی پیا اور اسکے پانی سے نہایا کیونکہ حورِ عین جنت کی کافور عین البقر اور عین سلوان اور چاہِ زمزم سے پیتی ہیں۔ مبارک وہ جو ان چشموں کا پانی پیتا ہے اور اسمیں نہاتا ہے کہ خدا قیامت کے دن اُسپر اور اُسکے بدن پر دوزخ کی آگ حرام ٹھہراتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عکا میں کچھ خاص برکتیں اور فضیلتیں ہیں۔ جیسے خدا بار بار اُن سے مخصوص و ممتاز فرماتا ہے۔ جو کوئی عکہ میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہے خدا اسکے لئے ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور اُنکی ہزار ابدیاں مٹا دیتا ہے اور جنت میں اسکے ہزار درجے بلند کر دیتا ہے اور اسکے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور جو کوئی عکا میں کہتا ہے استغفر اللہ خدا اسکے سب گناہ بخشدیتا ہے۔ اور جو کوئی عکا میں صبح شام رات دن خدا کا ذکر کرتا ہے تو یہ خدا کے نزدیک سباہت سی افضل ہے کہ راہ خدا کے جہاد میں تلواریں اور نیزے اور ہتھیار اُٹھائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو دریا و اقع عکہ) کو زوال کے وقت دیکھے اور غروب کے وقت خدا کی تکبیر کرے اسکے گناہ خدا بخشدیگا اگرچہ وہ بیابان کے ریت کی مانند (بکثرت) ہوں۔ اور جو چالیس موجوں کو گنتے ہوئے خدا کی تکبیر کرتا جائے خدا اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دریا کو ایک پوری رات دیکھے تو یہ عمل رکن اور مقام میں پورے مہینے ٹھہرنے سے بہتر ہے۔ اور جو کوئی سواحل میں

پل کر بڑا ہو تو دوسرے مقامات پر پل کر بڑا ہونے سے بہتر ہے

اور سواحل میں سونے والا دوسرے مقام پر

عبادت الٰہی میں کھڑے رہنے والے

سے بھی افضل ہے انتہیٰ

رسول اللہ نے جو کچھ

فرمایا سچ فرمایا

-:::-

۲۹۷۵۴۸ ب ـ ل

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ درانہ لیا جائیگا۔